Posted On Kitab Nagri

تماشائے ذات

فاطمہ طارق

نماز کا وقت نکل جائے گا۔ ماہم، افرحہ اُٹھ جاؤ۔ دیکھو اگر اب تم دونوں نا اُٹھی نا تو پانی کا بھرا جگ دونوں پر اُنڈھیل دوں گئی۔ جائے نماز کو فولڈ کرتی وہ اپنی دونوں بہنوں کو اُٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسنے آگے بڑھ کر دونوں کے اوپر سے چادر اتار دی۔ اور اے سی کا آف کیا۔

آپی یار سونے دونا۔ پہلے ہی ساری رات لائٹ نے اتنا تنگ کیا ہے۔ صرف ایک گھنٹہ سو پائی ہوں۔ ماہم دوبارہ سے اپنے اوپر چادر لیتے ہوئے بولی۔

ماہم بری بات اُٹھو جلدی سے نماز پڑھ لو پھر سو جانا۔ وہ اسے پیار سے اُٹھانے لگی۔ افرحہ تب تک اُٹھ چکی تھی۔

اچھا پڑھ لیتی ہوں۔ ماہم اُٹھ کر بیٹھی۔ اسکی آنکھیں ابھی بھی بند ہو رہی تھیں۔ وہ اُٹھی اور کمرے کے ساتھ ہی بنے واشروم میں وضو کرنے چلی گئی۔ حوریہ نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔ یہ روز کا معمول تھا۔ وہ ایسے ہی دونوں کو اُٹھاتی۔ حوریہ صوفے پر بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی آج صدف باجی کا نکاح ہے۔ کتنا مزہ آئے گا۔ میں تو آج کالج نہیں جاؤں گئی۔ تینوں نماز اور تلاوت سے فارغ ہو کر اب بیڈ پر بیٹھیں تھیں۔

میں بھی یونی نہیں جاؤں گی۔ افرحہ آرام سے بول کر دوبارہ سے لحاف اوپر لینے لگی۔

ایک منٹ نکاح رات کو ہے۔ تم دونوں کس خوشی میں نہیں جاؤ گئی۔ پڑھائی کا نقصان ہو گا۔ افرحہ تمہارے تو پیپرز قریب ہیں۔ شرم کرو اُٹھو اور تیار ہو جاؤ کچھ ہی دیر میں وین آ جائے گئی۔ حوریہ اسکا لحاف پکڑتے ہوئے بولی۔

مجھے تو بخار ہو رہا ہے۔ یا اللہ یہ چکر کیوں آ رہے ہیں۔ ماہم اپنا سر پکڑتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا ماہی تم لیٹو میں پانی لاتی ہوں۔ حوریہ اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ اور اسے لٹایا۔ وہ بھاگ کر کیچن سے پانی لانے گئی۔

ماہی کی بچی کتنی بری جھوٹی ہے۔ آپی بچاری کی معصومیت کا فائدہ اُٹھا رہی ہو۔ دیکھو کتنا پریشان ہو گئیں۔ افرحہ اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

ماہم تم نے جھوٹ بولا۔ ڈرامے کر رہی تھی۔ جانتی ہو نا اللہ پاک کو جھوٹ بالکل پسند نہیں۔ حوریہ ہاتھ میں پانی کا گلاس لے کر کمرے میں داخل ہوئی جب افرحہ کی بات اسکے کانوں میں پڑی۔

ارے میری پیاری آپی جی کبھی کبھی چھوٹا موٹا جھوٹ چلتا ہے۔ ماہم بیڈ سے نیچے اتر کر اسکے کندھوں کے گرد اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل نہیں جھوٹ تو جھوٹ ہوتا ہے چاہے چھوٹا ہو یا برا۔ اتنی بری ہو گئی ہو اتنی تو سمجھ ہونی چاہیے۔ حوریہ اسے ہٹاتے ہوئے بولی۔

ساری باتیں مجھے ہی سناؤ۔ اس افرحہ کو بھی کچھ بولو نا دیکھو کیسے سو رہی ہے۔ ماہم صوفے سے کُشن پکڑ کر افرحہ پر پھینکا۔ جو کہ مزے سے سونے کی کوشش کر رہی تھی۔

آہ ماہی کی بچی رُک ابھی تو۔ وہ غصے سے اُٹھ بیٹھی اور وہی کُشن ماہم کی طرف پھینکا۔ ماہم اسی وقت جھک گئی۔ کُشن کمرے سے باہر جا کر گِرا۔

صبح صبح یہ کیا بدتمیزی چل رہی ہے۔ کسی کی روب دار آواز گونجی۔

معاف کیجیے گا ابو مزاق کر رہی تھیں۔ تینوں ایک دم تیزی سے سیدھی کھڑی ہو گئیں۔ اور سر پر ڈوپٹے اُڑھے نظریں نیچیں کر کے بولیں۔

تم دونوں ابھی تک کالج جانے کے لیے تیار کیوں نہیں ہوئیں؟ امین صاحب ماہم اور افرحہ کو گھورتے ہوئے بولے۔

ابو! وہ آج صدف باجی کا نکاح۔ ماہم ہمت کر کے بولی۔ ورنہ امین صاحب کے سامنے کسی کے بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نکاح اسکا ہے تمہارا نہیں جو یوں منہ اُٹھا کر چھٹی کر رہی ہو۔ لگتا ہے بری بہن کے نقشے قدم پر چلنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جیسے اس نے بارہ بھی سی گریڈ کے ساتھ پاس کی تھیں۔ تم بھی اسی طرح کرو گئی۔ امین صاحب نے سر جھکا کے کھڑی حوریہ پر طنز کا تیر پھینکا۔ اسکا سر مزید جھک گیا۔

اگلے پانچ منٹ میں تیار ہو کر دونوں نیچے آؤ۔ ایک تو چار لڑکیاں ملی اور وہ بھی سب کی سب نکمیں۔ بس باپ کے پیسے اُڑانے ہیں۔ احساس نام کی چیز نہیں ہے۔۔ بیٹا ہوتا تو کم از کم میرا بازو تو بنتا۔ وہ منہ بربراتے ہوئے نیچے چلے گے۔

ابو کو پتہ نہیں کیا مسلہ ہے۔ اب ان کے نصیب میں اگر چار لڑکیاں تھیں تو اس سب میں ہمارا کیا قصور ہے؟ زندگی اجیرن کر دی ہے۔ افرحہ غصے سے بولتی کمرے میں پلٹی۔ اور الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگی۔

میں اسی لیے بول رہی تھی۔ تیار ہو جاؤ۔ ابا کا جب پتہ ہے تو کیوں فضول میں موقع دینا۔ اب دونوں تیار ہو کر آجاؤ۔ میں ناشتہ بناتی ہوں۔ حوریہ بول کر باہر نکل گئی۔

اف اچھی بھلی چھٹی بن رہی تھی۔ ابا بھی نا۔ ماہم کالج کا یونی فام لے کر واشروم میں گھسی۔

****

Posted On Kitab Nagri

ابا کھانے کی ڈیگیں تو پکنا شروع ہو گئی ہیں۔ میں سوچ رہا تھا۔ چاولوں کی پانچ اور مرغی کی دو ڈیگیں بہت ہوں گئی۔ اگر کم پڑ گئی تو؟ وہ میٹرس کندھے پر ڈالے رشید صاحب کے پاس آیا۔ جو کہ ہاتھ میں پکڑے پیسے گن رہے تھے۔

ازلان پُتر اللہ بہتر کرے گا۔ تو جلدی سے کرسیاں لگوا دے۔ بارات تین بجے تک آ جائے گئی۔ رشید صاف ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولے۔

ابا آپ اندر بیٹھو۔ دیکھو کتنا پسینہ آ رہا ہے۔ آپکی طبعیت خراب ہو جائے گئی۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ وہ انہیں زبردستی اندر لایا۔ اور پنکھا چلا کر اسکے سامنے بیٹھایا۔

بھائی باہر ٹینٹ والا آ گیا ہے۔ اسے میں نے جگہ تو بتا دی ہے۔ پر وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ حامد اسکے پاس آ کر بولا۔

رک یہ میٹرس یہاں ڈال دوں۔ سب خواتین یہی روٹی کھائیں گئی۔ وہ کندھے پر پڑا میٹرس اتار کر نیچے زمین پر رکھتے ہوئے بولا۔ حامد نے اسے بیچھانے میں مدد کی۔

چل حامد! تم ناہمسائیوں سے چار پانچ پنکھے پکڑ لاؤ۔ یہاں حال میں لگا دیں گے۔ تا کہ گرمی کا ماحول تھوڑا کم ہو۔ وہ حامد کو لیے گھر سے باہر نکلا۔ حامد ہاں میں سر ہلا کر دوسری گلی میں مُڑ گیا۔ وہ سیدھا چلتا کھلے میدان مین پہنچا۔ یہاں محلے کی ساری شادیوں کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اس نے وہاں سارا انتظام کروایا۔

****

Posted On Kitab Nagri

امی دو بج چکے ہیں۔ اصولاً تو ہمیں اس وقت تایا کے گھر ہونا چاہیے تھا۔ پر جب تک آپ کی بیٹیاں تیار ہی نہیں ہوں گئی ہم کیسے پہنچے گے۔ ماہم اپنا موبائل چلاتے ہوئے بولی۔

میڈیم ہم تیار ہیں۔ پر شائد آپ اپنے موبائل پر اتنا مصروف ہیں کہ اتنی پیاری حسن کی پری آپ کو نظر ہی نہیں آئی۔ افرحہ ہیل پہنے کر چلتے ہوئے اپنے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔۔

پری اور تم ہاہاہا یہ زندگی کا سب سے برا مزاق تھا۔ جو آج افرحہ اٰمین نے سنایا ہے۔ وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے بولی۔۔

السلام علیکم! امی وہ دنوں زیادہ لڑتیں اُس سے پہلے دروازے سے عطیہ کی آواز گونجی جو کہ اپنے ایک سالہ بیٹے کو پکڑے اندر داخل ہوئی اسکے پیچھے اسکا شوہر آصف کھڑا تھا۔

وعلیکم السلام! ماشااللہ ماشااللہ میری بچی آگئی۔ بشرہ بیگم آگے بڑھ کر اسکے گلے ملتے ہوئے بولیں۔

آپی بھالو کو مجھے دیں۔ افرحہ اگے بڑھ کر اسکی گود میں اُٹھائے بیٹے کو پکڑنے کے لیے بولی۔۔

ہٹو میری گُوڈو کو تم جیسی خالہ بالکل پسند نہیں دو ہٹو۔ ماہم اسے دور کرتے ہوئے بولی۔ اور ہادی کو گودی میں لیا۔ جو کہ ان سب کو دیکھ کر عجیب عجیب سے منہ بنا رہا تھا۔

بشرہ بیگم نے داماد اور بیٹی کو اندر حال میں رکھے صوفے پر بیٹھایا۔ ماہم اور افرحہ وہی کھڑی ہادی کے لیے ایک دوسرے سے لڑ رہی تھیں۔ (دو سال پہلے عطیہ کی شادی آصف سے ہوئی تھی۔ ان کا ایک سال کا پیارا سا بیٹا تھا۔ آصف ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتا ہے۔)

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم! آپی، جیجو۔ اوازیں سن کر حوریہ باہر آئی۔ سامنے عطیہ کو دیکھ کر وہ کھل کر مسکرائی۔

وعلیکم السلام! شکر ہے تم بھی باہر نکلی۔ جانا کب ہے۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ عطیہ حوریہ سے ملتے ہوئے بولی۔۔

آپی ابو کو کوئی کام تھا۔ وہ بس آنے ہی والے ہیں۔ پھر چلتے ہی۔ ماہم بولی۔

اے حوریہ یہ تم نے ایک گال پر اتنا زیادہ میک اپ کیوں لگایا ہے۔ عطیہ صوفے سے اُٹھ کر اسکے سامنے کھڑی ہو کر بولی۔ سبھی نے اسکی طرف دیکھا۔

وہ آپی داغ چھپا۔۔۔ وہ ہاتھ مڑورتے ہوئے بولی۔۔

ہاہا پاگل کہی کی تجھے کیا لگتا ہے۔ میک لگانے سے تیرا داغ چھپ جائے گا۔ ڈفر۔ تیرا داغ بہت گہرا ہے۔ بالکل بھی نہیں چھپا۔ اور یہ اتنی بری سے چادر کس خوشی میں لی ہے۔ ایک تو تم اتنی خوبصورت بھی نہیں ہو اسکے اوپر یہ داغ اور اس سے بڑھ کر یہ بری سے چادر لیے رکھتی ہو۔ اسی لیے تو جو رشتہ آتا ہے ریجیکٹ کر کے چلا جاتا ہے۔ خود عقل کو ہاتھ مارلو۔ تھوڑی سی تو ماڈرن بنو۔ تاکہ کسی کو تو پسند آؤ۔ عطیہ اسکے گال پر انگلی لگا کر بیس اتارتے ہوئے بولی۔۔ اسکے الفاظ حوریہ کے دل میں چھبے۔۔

عطیہ کیا بکواس بول رہی ہو۔ آصف نے اسے چپ کرواتے ہوئے بولا۔ بشرہ بیگم نے سر جھکا لیا۔ ان کے مطابق عطیہ صحیح بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عطیہ آپی جو بھی رشتے آئے تھے وہ ہماری پیاری سی آپی کے لیے سوٹ نہیں کرتے تھے۔ اگر کوئی صورت دیکھ کر شادی کرے گا۔ اس سے اچھا ہے ہم خود انکار کر دیں گے۔ ابو کی گاڑی باہر آگئی ہے۔ تو چلیں۔ افرحہ اگے بڑھ کر عطیہ کو سنا کر حوریہ کی طرف بڑھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی۔

امی اس افرحہ کو سمجھائیں بری بہن سے بات کرنے کی تمیز ہی نہیں۔ چلیں آصف۔ وہ اپنا پرس کندھے پر ڈالتے ہوئے بولی۔ اور باہر نکل گئی۔

باہر المین صاحب کی گاڑی میں افرحہ، حوریہ بیٹھی ہوئیں تھی۔ ماہم دوسری گاڑی میں بیٹھ گئی۔ وہ ہادی سے بہت دنوں کے بعد مل رہی تھی۔ تو اسے ایک منٹ کے لیے بھی جدا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ ہادی کے معاملے مین بہت ٹچی تھی۔

ایک گھنٹے میں وہ رشید صاحب کے گھر پہنچ گے۔

ایک تو رشید بھائی کو اس محلے سے نا جانے کیا پیار ہے۔ اس پھٹیچر محلے سے نکلنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ دیکھو اتنی مہنگی گاڑی کا ستیاناس ہو گیا۔ اگر خاندان کی باتوں کی پرواہ نا ہوتی تو یہاں قدم بھی نا رکھتا۔ اُمین صاحب اپنے سفید سوٹ پر پڑی سلوٹوں کو ہاتھ سے صحیح کرتے ہوئے بولے۔ ان کی گاڑی کافی گندی ہو چکی تھی۔ وہ سب گھر کے اندر داخل ہوئے۔

شکر ہے تم سب وقت پر آگے۔ رشید صاحب مسکرا کر امین صاحب کے گلے لگنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

رشید بھائی پہلے پسینہ تو صاف کرلیں۔ میرا اتنا مہنگا سوٹ خراب ہو جانا ہے۔ وہ انہیں دور کرتے ہوئے بولے۔ رشید صاحب کا چہرہ ایک دم اترا۔

بٹیا تم سب اندر چلو۔ اور اُمین تم میرے ساتھ چلو۔ وہ ان کو اپنے ساتھ لے کر انتظامات والی جگہ پر پہنچے جہاں پہلے سے ہی خاندان اور محلے کے کافی لوگ جمع تھے۔

السلام علیکم! چاچو ازلان نے جیسے ہی انہیں آتے دیکھا وہ بھاگ کر ان کو سلام کرنے آیا۔

وعلیکم السلام! میاں کچھ پنکھوں کے ہی انتظامات کر لو۔ کتنی گرمی ہے۔ وہ اپنا چہرہ رومال سے صاف کرتے ہوئے بولے۔۔

چاچو آپ یہاں بیٹھیں۔ ازلان انہیں لیے ایک طرف لگی کرسیوں اور ٹیبل کے قریب لایا۔ اور پاس پڑا پنکھا ان کی برف کیا۔

بھائی اماں گھر بلا رہی ہیں۔ آکر بات سن جاؤ۔ تبھی حامد آیا۔۔ جو کہ فل تیار تھا۔ ازلان اسکے ساتھ گھر کی اور روانہ ہوا۔

حامد کون کون آیا ہے؟ وہ اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

کون سے مطلب؟ سبھی آئے ہیں۔ ویسے بھائی میں کیسا لگ رہا ہوں۔ وہ اپنی کالر کو ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔ اس نے بلو سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

ہمشہ کی طرح ہینڈسم وہ اسکے بال بگارتے ہوئے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یار بھائی کتنی دیر لگی مجھے بال بنانے میں حد ہے ویسے وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔ ازلان ہنس دیا۔ گھر کا دروازہ قریب اگیا۔

ازلان تو ایسے گھوم رہا جا بیٹے جلدی سے تیار ہو جا تیرے کمرے میں کپڑے استری جیے رکھے ہیں۔ جا جلدی کر بارات آنے والی ہے۔ بشرہ بیگم کیچن سے نکلتے ہوئے بولیں۔

جی اماں وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سامنے اپنے کمرے میں آیا۔ اور تیار ہونے لگا۔

****

ماشاءاللہ صدف باجی آپ کتنی پیار لگ رہی ہو۔ سامنے پلنگ پر ریڈ گڑارہ کرتی پہنے ہوئے بیٹھی تھی۔ محلے کی پارلر والی نے خوبصورتی سے اسکا میک اپ کیا ہوا تھا۔ وہ بہت خوصورت لگ رہی تھی۔

صدف باجی میرا دوپٹہ نہیں مل رہا کہاں ہے۔ کرن کمرے کی الماری کو چیک کرتے ہوے بولی۔

تیسرے خانے میں رکھا ہے۔ صدف اپنے ڈوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے بولی۔۔

اف شکر ہے مل گیا۔ آپ کے بنا میرا کیا ہو گا۔ میں آپ کو بہت مس کروں گئ۔ وہ منہ بسور کر صدف کے گلے لگتے ہوئے بولی۔ صوف نے مسکراتے ہوئے اسکے سر پر بوسہ دیا۔ اسکا بھی کرن کے بغیر رہنا مشکل تھا۔

کچھ نہیں ہو گا۔ بس تم یہ جو ہڈ حرام ہوتی ہو وہ ٹھیک ہو جاؤ گی۔ دیکھنا ایک دم فُرتری سے کام کرنے لگ جاؤ گئی۔ ماہم ہادی کے گال کو چومتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لو جی کون بولی۔ دنیا جہاں کی نکمی ایک گلاس تو پکڑا جاتا نہیں بری آئی۔ افرحہ کہاں چپ رہنے والی تھی۔

چپ کرو تم دونوں کہی بھی شروع ہو جاتی ہو۔ موقع محل بھی نہیں دیکھتیں۔ اور میرے بیٹے کو واپس کرو۔ چوم چوم کر کالا کر دو گئی عطیہ ہادی کو اسکی گود سے لیتے ہوئے بولی۔ ماہم کا چہرہ اتر گیا۔۔ افرحہ کا قہقہ گھونجا۔۔

حوریہ پانی یا بوتل لا دو۔ گرمی کی وجہ سے گلا سوکھ رہا ہے۔ عطیہ ہادی کو لے کر پلنگ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

جی آپی لاتی ہوں۔ وہ جلدی سے بولتی کمرے سے باہر نکلی اور سیدھی کیچن میں آئی۔ جہاں بشرہ بیگم کام کر رہیں تھیں۔

تایا جی پانی یا بوتل ملیں گئی۔ عطیہ باجی کو پیاس لگی ہوئی ہے۔ وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

ارے حوریہ بیٹی تم۔ ہاں میں دیتی ہوں۔ پانی تو گرم ہے۔ اور بوتلیں ختم ہوگئی ہیں۔ تم ایسا کرو ازلان یا حامد کو بولو باہر سے ٹھنڈی بوتلیں لا دیں۔ باقی مہمانوں کو بھی دینی ہیں۔ وہ گلاس دھوتے ہوئے بولیں۔ حوریہ ہاں میں سر ہلا کر پلٹی۔

ازلان کمرے سے بلیک شلوار قمیص پہنے جلدی سے باہر کی طرف جا رہا تھا حوریہ نے اسے دیکھ لیا۔ وہ فوراً اسکے پیچھے بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

رکیے ازلان !وہ اسکے پاس آکر بولی۔ وہ جہاں تھا وہی تھم سا گیا۔

کیا یہ اُسی کی آواز ہے ؟ کیا اس نے مجھے رُکا؟ وہ وہی کھڑا سوچ رہا تھا۔ جب ایک بار پھر اپنے قریب سے ہی اسکی آواز سنائی دی۔

وہ تائی جی کہ رہی ہیں۔ بوتلیں اور ٹھنڈا پانی لا دیں۔ مہمانوں کو دینا ہے۔ وہ اپنے چہرے کے ایک طرف ڈوپٹہ کرتے ہوئے ہولے سے بولی۔

جی آپ جائیں میں ابھی لا دیتا ہوں۔ وہ نظریں یونہی جھکائے بری ہمت کر کے بولا۔ حوریہ ہاں میں گردن ہلا کر پلٹ گئی۔ وہ اپنی ڈھڑکنوں کو کنٹرول کرتا گھر سے باہر نکل گیا۔ کچھ پل کے لیے تو اسے یقین ہی نا ہوا کہ ابھی ابھی وہ کس سے بات کر رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں حامد بوتلیں دے گیا۔۔ حوریہ ماجدہ بیگم کے ساتھ مل کر سب کو سرو کرنے لگی۔

بشرہ تم نے اپنی اس بچی کا ابھی تک کہی رشتہ کیوں نہیں کیا؟ حوریہ سب کو کولڈ درنک پیلا رہی تھی جب اسکے کان میں ایک عورت کی آواز پڑی۔

رشتے دیکھ رہے ہیں مناسب وقت پر کر دیں گے۔ بشرہ بیگم پہلو بدلتے ہوئے بولیں۔

تم اسے کسی سکین سپیشلسٹ ڈاکٹر کو دیکھاؤ مجھے تو لگتا ہے۔ چہرے کے داغ کی وجہ سے ہی رشتے سے انکار ہوتا ہو گیا۔ میری بھی ایک جاننے والی تھی۔ اسکی بیٹی کے چہرے پر گرم پانی گر گیا تھا بالکل ایسا ہی نشان بنا تھا کئی سال تک رشتے کو انکار ہوتا رہا پھر ایک ڈاکٹر ملا جس نے پتہ نہیں کون سی کریم دی۔ کچھ

Posted On Kitab Nagri

ہی مہینوں میں اسکا داغ ختم ہو گیا۔ اور اگلے ہی مہینے رشتہ ہو گیا۔ تم بھی وہی کے کر جاؤ۔ وہ انہیں لمبی چوڑی کہانی سناتے ہوئے بولیں۔ حوریہ پاس ہی کھڑی سب سن رہی تھی۔

کیسی باتیں کرتی ہو رضیہ حوریہ بہت پیاری ہے۔ اسکی شادی جب ہونی ہو گئی ہو جائے گئی۔ انشااللہ بہت ہی اچھے گھر میں ہو گئی۔ تم یہ پانی پیو ماجدہ بیگم نے گلاس اگے کرتے ہوئے کہا۔

حوریہ آپی اپ کو ماہم بلا رہی ہے۔ یہ مجھے دیں میں کر لیتی ہوں۔ کرن اسکے قریب آ کر بولی۔ حوریہ جبراً مسکرائی اور ٹرے اسکو دے کر وہاں سے نکل گئی۔ ایسی باتیں وہ تقریباً روز ہی سنتی تھی۔ ان کڑوی باتوں کو سن کر ہی وہ بری ہوئی تھی۔ ان باتوں کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ اسکی گال پر ایک طرف پیدائشی براؤن کلر کا نشان تھا۔ جو کہ کافی برا تھا۔ اسکی آدھی گال کو کور کر لیتا تھا۔

مبارک ہو ماجدہ بیٹی کی شادی بہت مبارک ہو۔ مریم بیگم کی آواز سنائی دی۔ ماجدہ بیگم انکے گلے لگیں۔

بہت بہت شکریہ مریم ماجدہ بیگم مسکرا کر بولیں۔ بشرہ بیگم اُٹھ کر اپنی بہن کو ملیں۔ سحر سب سے مل کر سامنے صدف کے کمرے میں آ گئی۔

اسد کیسے ہو؟ وہ ایک طرف کھڑے اسد کے پاس آ کر بولا۔۔

نہیں مجھے بتاؤ اتنی گرمی میں شادی رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

باجی کے سسرال والوں کے کہنے پر جلدی کرنی پڑی۔ تم یہاں بیٹھو پنکھے سے پسینہ ختم ہو جائے گا۔ وہ اسے لیے ایک طرف رکھی کرسی کے پاس آیا۔

آہ شکر ہے۔ تمہیں پتہ ہے۔ ایک منٹ اے سی کے بغیر نہیں رہا جاتا۔ آفس ہو یا گھر ہمشہ اے سی چلا ہوتا ہے۔ وہ چہرے کو رومال سے صاف کرتے ہوئے بولا۔ ازلان نے بس سر ہلانے پر اکتفاد کیا۔

اسد بھائی کیا بات کرتے ہیں۔ یاد نہیں اسی محلے میں ہمارے گھر کے ساتھ ہی آپکا گھر ہوتا تھا۔ صرف۔ ایک ڈیدھ سال پہلے ہی تو شفٹ ہوئے ہیں۔ ساری زندگی اسی گرمی میں گزاری ہے۔ ویسے مجھے اس چھری کا نام تو بتادیں جسے استعمال کر کے اپ راتوں رات اتنے امیر ہو گے۔ اور خود کا بزنس شروع کیا۔

۔ حامد جو کہ تھوڑی دور ہی کھڑا اسعد کی باتیں سن رہا تھا۔ آخر میں اسکے پاس آ کر ہنستے ہوئے بولا۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ تمہیں کیا لگتا ہے۔ میں حرام کا پیسہ کماتا ہوں؟ اسد غصے میں کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

اسد تم اس پاگل کی باتوں کو اگنور کرو۔ یہان بیٹھو میں پانی بجھواتا ہوں۔ حامد چلو میرے ساتھ۔ ازلان نے سچویشن کو سھنمبالا اور حامد کو لیے ایک طرف بڑھا۔

کیا بکواس کر رہے تھے؟ ازلان نے حامد کے سر پر تھپر مارتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو بول رہے تھے کیا وہ ٹھیک ہے؟ سچ ہی تو بولا دو سال پہلے تو یہی رہتے تھے تو اب یوں امیروں والے طریقے اپنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اور ویسے بھی بھائی سوچیں اتنے تھوڑے سے عرصے مین وہ کیسے اتنے امیر ہو گے؟ حامد کے لہجے میں تجسس بڑھا ہوا تھا۔

اس نے کس طرح کمایا۔ یہ دیکھنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ وہ ہمارا مہمان ہے۔ اور کزن بھی۔ اور تم سے برا ہے۔ اب میں تمہیں کبھی بھی اس سے بد تمیزی کرتے ہوئے نا دیکھوں۔ چھوٹے ہو تو چھوٹوں کی طرح بی ہیو کرو۔ بارات کی اچھے سے خاطر داری کرو۔ چلو میرے ساتھ ازلان اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔۔

بارات پہنچ گئی تھی۔ خوشگوار ماحول میں نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد کھانا لگایا گیا۔۔ اب باری رخصتی کی تھی۔ سب نے اپنی دعاؤں کے سائے میں صدف کو رخصت کیا۔ رخصتی کے وقت سب سے زیادہ کرن اور حامد رُوئے۔ تقریباً سبھی مہمان چلے گے تھے۔ صرف امین صاحب اور مریم بیگم کی فیملی بچی تھی۔ جو کہ ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔

رشید بھائی اگر اپ کے پاس پیسوں کی کمی تھی۔ تو مجھے بول دیتے میں دے دیتا۔ کتنا برا کھانا بنوایا تھا۔ صرف مرغی اور چاول۔ کیا شادیوں پر اسطرح کے کھانے ملتے ہیں۔ امین صاحب کرسی پر بیٹھے رشید صاحب سے مخاطب ہوئے۔ سب جو آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دم سے چپ ہو گے۔ اور امین صاحب کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا؟ امین سب اچھے سے تو ہو گیا۔ رشید صاحب چہرے پر جبراً مسکراہٹ لا کر بولے۔

اچھے سے ہنہہہ یہ اچھے سے ہوا۔ میرے برابر میں جتنے بھی آدمی بیٹھے تھے سبھی باتیں بنا رہے تھے۔ اور اتنی بُری فیملی کیوں ڈھونڈی، بالکل ہی لو کلاس کے لوگ ہے۔ جنہیں نا کھانے کی تمیز ہے نا بیٹھنے کی۔ امین صاحب غصے سے بولے۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو امین لڑکا اور اسکا خاندان بہت اچھا ہے۔ لڑکا بہت پڑھا لکھا ہے۔ اور بہت اچھی نوکری بھی کرتا ہے۔ سب سے زیادہ اور اہم بات بہت شریف ہے۔ رشید صاحب نرم لہجے میں بولے۔

ہنہہہ اچھی نوکری۔ وہ تو میں دیکھ ہی چکا ہوں کس طرح کے لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔ اور آپ اسے خاندانی کہتے ہیں۔ وہ طنزیہ انداز مین بولے۔

بالکل ٹھیک بول رہے خالو۔ مجھے تو لڑکے کا کردار مشقوق لگا۔ اسکا ابا بھی کافی عجیب لگ رہا تھا۔ اسد سیدھا ہو کر بولا۔۔

جب سب کچھ خود چھپ چھپا کر کیا ہو تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ کیا جاتا اگر آپ مجھے بلوا لیتے۔ میرے قریبی میں ایک لڑکا کافی امیر اور شریف تھا۔ اسکا رشتہ آ جانا تھا۔ پر نہیں آپ نے ہمیں پرایا کِیا۔ ایک دفع بھی نہیں پوچھا۔ اور اب اسطرح کی روٹی پکا کر ناک ہی کٹوا دی۔ پیسے کم تھے تو مانگ لیتے۔ امین صاحب غصے سے بھرے انداز میں بولے۔ رشید صاحب سر جھکا گے۔ حوریہ ماجدہ بیگم کے ساتھ مل کر سب کو

Posted On Kitab Nagri

چائے دے رہی تھی۔۔ ازلان ایک طرف چارپائی پر بیٹھا کب سے ساری باتیں سن رہا تھا۔ جب اسکی ہمت جواب دے گئی تو وہ اُٹھا اور ان سب کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

چاچو میری بہن کے نصیب میں جو تھا وہ اسے مل گیا۔ اب وہ اچھا ہے یا برا ہے یہ تو اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لڑکا اسکا کردار جیسا بھی ہوا۔ اس پر ہمیں یوں بات کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اور آپ کی اطلاع کے لیے بتا دوں۔ وہ لڑکا میرے قریبی دوست کا خالہ زاد کزن ہے۔ میں اپنی بہن کے معاملے میں اتنا لاپرواہ نہیں جو لڑکے کی پوچھ تاش نا کرواؤ۔ سب تصدیق کے بعد ہی ہم نے ہاں کی تھی۔ اور جہاں تک بات رہی روٹی کی۔ تو خدا کا شکر ہے۔ جتنی ہماری حیثیت تھی۔ اسکے مطابق بہت اچھی روٹی بنی اور کوئی ایک بھی بھوکا نہیں گیا۔

مجھے بہت اچھے سے یاد ہے۔ ابا نے رشتہ طے کرنے سے پہلے آپ کو فون کیا تھا۔ تاکہ آپ خود بھی سب دیکھ لیں۔ پر آپ بہت مصروف تھے۔ تو اب یہ گلِہ کرنا بنتا نہیں۔ وہ بہت ہی سنجیدگی سے نرم لہجے میں بولا۔ جو کہ اسکی شخصیت کا حصہ تھی۔ وہ ہر بات میں ہائپر نہیں ہوتا تھا۔ اپنی بات بہت ہی سنجیدگی سے رکھتا جس سے کسی کو برا بھی نا لگے۔۔

امین صاحب نے اسکی بات پر اپنا پہلو بدلا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے جس دن رشید صاحب نے فون کیا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ڈینر کرنے گے تھے۔

بھائی صاحب ان باتوں کو چھوڑیں اور یہ چائے پیں۔ ماجدہ بیگم نے چائے کا کپ ان کو پکڑایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک طرف بیٹھی سحر مسکرا کر ازلان کی باتیں سن رہی تھی جواب بول کر واپس اپنی جگہ آ کر بیٹھ گیا۔ چہرے پر ہزاروں سوچیں چل رہی تھیں۔ جب اپنے قریب سے وہی خوبصورت آواز سنائی دی۔

چائے! اسکی آواز بالکل قریب سے آئی تھی۔

شکریہ۔ اسنے نظریں جھکائے ہی چائے پکڑ کر کہا۔ حوریہ واپس پلٹ گئی۔

چلیں بھائی صاحب ہم اب چلتے ہیں۔ بہت دیر ہو چکی ہے۔ امین صاحب کھڑے ہو کر بولے۔ سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔

اللہ حافظ ازلان بھائی ویسے بہت اچھا بولتے ہیں۔ ماہم اسکے پاس آکر ہنستے ہوئے بولی۔۔ وہ بس مسکرا دیا۔ مسکراتے ہوئے انجانے میں اسکی نظر سامنے کرن سے گلے ملتی حوریہ پر پڑی۔ کچھ پل تو وہ ٹرانس کی کیفیت میں اسکو تکتا رہا۔ جیسے کتنے عرصے بعد اسے دیکھ رہا ہو۔ آج بھی وہ دو دفع مخاطب ہوئی پر اسنے ایک دفع بھی اسکی طرف نا دیکھا۔ اپنی بے خودی پر خود کو ہی کوستا اپنی نگاہیں پھیر لیں۔ سب جا چکے تھے۔

یہ رشید صاحب کا گھر تھا۔ جو کہ کافی پرانا تھا۔ یہی وہ اپنے ماں باپ اور بھائی کے ساتھ رہتے تھے۔ ماں باپ کی وفات تو کافی سال پہلے ہی ہو گئی۔ رشید صاحب سب سے برے تھے۔ ان کی شادی ماجدہ بیگم سے ہوئی۔ ان کے چار بچے تھے۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں۔ سب سے بری صدف تھی۔ دوسرے نمبر پر ازلان جس نے ایم بی اے کیا ہوا تھا۔ اور ابھی نوکری کی تلاش میں بھٹک رہا تھا۔ تیسرے نمبر پر حامد

Posted On Kitab Nagri

تھا جس نے اسی سال گورمینٹ یونیورسٹی بی ایس کیمسٹری میں ایڈمیشن لیا تھا۔ اور آخر مین کرن تھی۔ جو کہ ایف ایس سی کر رہی تھی۔ اور سب کی لاڈلی تھی۔

رشید صاحب کے بعد امین صاحب آتے تھے۔ جن کی شادی بشرہ بیگم سے ہوئی۔ اور ان کی چار بیٹیاں تھیں۔ بری بیٹی عطیہ تھی۔ دوسرے نمبر پر حوریہ جو کہ بارویں کے بعد ہی گھر بیٹھ گئی تھی۔ تیسرے نمبر پر افرحہ تھی جو کہ ماجد کی ہی یونی میں اسی کی کلاس میں پڑھتی تھی۔ اسکے بعد ماہم آتی جو کہ ایف ایس سی کر رہی تھی۔ وہ اور کرن دونوں ایک کالج میں پڑھتیں تھیں۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

یار ابو نے اتنا سب بول کر اچھا نہیں کیا۔ کتنا برا لگ رہا تھا۔ افرحہ بیڈ پر بیٹھ اپنی ہیل اتارتے ہوئے بولی۔۔

ہاں۔ اچھا تو نہیں لگ رہا تھا۔ پر دیکھا ازلان بھائی نے کیسے جواب دیا۔ مزہ آگیا۔ ماہم ہنستے ہوئے بولی

اتنا سب سن کر کسی کو بھی برا لگ سکتا ہے۔۔ خیر مجھے تو شادی کا بہت مزہ آیا۔ وہ اپنے پاؤں آزاد کرتے ہوئے بولی۔

ویسے آج عطیہ اپی نے حوریہ اپی کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ کتنا غلط غلط بولیں۔ بہت برا لگا۔ ماہم منہ بسورتے ہوئے بولی۔

ہاں حوریہ آپی کدھر ہے۔ دیکھنا اب ساری رات وہ انہیں باتوں کو سوچ گئیں۔ افرحہ لحاف لیتے ہوئے بولی۔

ماہم افرحہ یہ دودھ پی لو تبھی حوریہ کمرے میں دو گلاس دودھ لے کر داخل ہوئی۔ جسے دونوں نے تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپی آپ عطیہ آپی کی باتوں کی وجہ سے پریشان تو نہیں؟ ماہم اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ارے نہیں میں کیوں پریشان ہوں۔ اور وہ تو ہر دفع ایسی باتیں کرتی ہیں۔ اب کیا ہر دفع سوچتی رہوں۔ اور تم دونوں سو جاؤ کل اُٹھنے میں دیر لگا دو گئی۔ حوریہ انہیں لیٹا کر خود دونوں گلاس لے کر کیچن میں اگئی۔ اور چائے بنا کر واپس کمرے میں آئی۔ کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ کر وہ چائے پینے لگی۔

یہ تو سچ تھا۔ اسکے دماغ میں ابھی تک عطیہ اور محلے کی عورتوں کی باتیں گھوم رہی تھیں۔

وہ چائے پیتی سامنے لگے لیمپ کی روشنی کو تکے جا رہی تھی۔۔ کچھ سوچ کر وہ اُٹھی اور اپنی ڈائری نکال کر صوفے پر دوبارہ بیٹھ گئی۔

ہائے دوست! کیسی ہو؟ مجھے آج تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ وہ پین کو کورے کاغذ پر چلانے لگی۔

تمہیں پتہ آج مجھے ایک بات کا شدت سے احساس ہوا۔ اسی صوفے پر بیٹھے بیٹھے میری نظر بالکل سامنے رکھے لیمپ پر گئی۔ جس کی روشنی بالکل تھوڑی سی ہے۔ جو اس کالے سیاہ اندھیرے میں جگنو کا کام کر رہی ہے۔ جیسے ہی اسکا بٹن بند کر دوں گئی۔ واپس سے اندھیرا ہو جائے گا۔ بلکل میری زندگی کی طرح۔ اسکو جب دوبارہ جلاؤ گئی تو روشنی بکھر جائے گئی پر میری زندگی میں تو وہ روشنی آ ہی نہیں رہی۔ جس سے سب حسین ہو جائے۔ ایسا لگتا ہے میرے آس پاس بہت سارا اندھیر ہے۔ اور اس اندھیرے مین جب بھی کوئی ہلکی سی روشنی لاتا ہے۔ وہ میرے چہرے پر پڑے داغ کو دیکھ کر دوبارہ سے بجھا دیتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔ پتہ نہیں ان لوگوں کو کیا مزہ اتا ہے دوسرے کی خامیوں کو ہائی لائیٹ کرنے کا۔ دوسروں کو بار بار یہ احساس کروانے کا کہ دیکھو تم میں یہ سب خامیاں ہیں۔ اللہ نے مجھے ہی کیوں ایسا بنایا۔ وہ نم آنکھوں سے ڈائری کے پنوں پر لکھ رہی تھی۔ وہ جب کبھی بہت زیادہ ٹوٹ جاتی تو یونہی کافی دیر تک ڈائری میں اپنے احساسات قلم کے ذریعے اتارتی رہتی۔

آہستہ سے ڈائری بند کر کے وہ اُٹھی اور چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ ڈایری کو اپنے لاکر میں رکھا اور خود بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔ انکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

* *

بھائی آج جو کچھ چاچو نے بولا بہت برا لگا۔ حامد ازلان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہوا بول رہا تھا۔ اس وقت دونوں چھت پر پری چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

ان کی سوچ کے مطابق پیسہ ہی سب کچھ ہے۔ کرن ان دونوں کے پاس بیٹھ کر بولی۔

مجھے تو ایک بات سمجھ نہیں آتی۔ یہ سب یہی رہتے تھے تو آج سالوں بعد یہ سب برا کیوں لگنے لگ گیا۔ صرف پیسوں کی وجہ سے سب بدل گے۔ حامد نفی مین سر ہلاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولا۔۔

بھائی یہ لوگ کیوں بدلتے ہیں؟ کرن سوالیہ انداز میں بولی۔۔

گڑیا لوگ نہیں بدلتے صرف حالت بدلتے ہیں۔ اگر آج حالات اچھے ہو جائیں تو لوگ خود با خود اچھے ہو جاتے ہیں۔ ازلان کھوے ہوئے لہجے میں بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو ایسے لوگوں کا کیا فائدہ جو حالات بدلنے پر اچھے ہوں۔ وہ توفیک ہوئے ناحامد بولا۔

صحیح کہا۔ تم دونوں نے پڑھا نہیں اللہ دے کر بھی ازماتا یے اور لے کر بھی۔ وہ اپنی رحمت برسا کر دیکھتا ہے کہ میرا بندہ اس رحمت کے ملنے سے کیا کرتا ہے۔ اور جب وہ اسے چھین لیتا ہے تب وہ کیسے ری ایکٹ کرتا ہے۔ اور یہی ہماری آزمائش ہوتی ہے۔ ہمیں ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جو چاچو نے بولا۔ وہ ان کی سوچ تھی۔ ان باتوں کو دل مین رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ برے ہیں جو بول گے سب دل سے نکال دو۔ اور چلو دونوں بھاگو سو جاؤ جا کر صبح کالج بھی تو جانا ہے۔ رات کو ولیمہ اٹینڈ کرنا ہے۔ ازلان دونوں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے مسکرا کر بولا۔۔

ایک تو پڑھائی پتہ نہیں کس نے بنا دی ہے۔ اوپر سے ایف ایس سی یا اللہ مجھ معصوم کو بچا۔ کرن اوپر ہاتھ اُٹھا کر دھایا دیتے ہوئے بولی۔

ہاہاہا چل ڈرامے باز مجھے اپنے ٹیسٹ دیکھا۔ حامد اسکے بالوں کو پکڑتے ہوئے بولا۔ اور ساتھ کھینچ کر نیچے لے گیا۔ ان دونوں کے جانے کے بعد ازلان چارپائی پر لیٹ گیا۔

اپنے ماتھے پر بازو رکھتے ہوئے وہ اوپر کالے آسمان پر چھائے چھوٹے چھوٹے تاروں کو دیکھنے لگا۔ تبھی کسی کے خیال پر اسکے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ ابھری۔

آج کتنے عرصے بعد اسنے دوبار میرا نام پکارا۔ اسکے منہ سے اپنا نام سن کر نام اور پیارا لگنے لگ گیا۔ ویسے کیا سچ میں اسی نے بلایا تھا۔ وہ اوپر دیکھتے سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں پاگل سچ میں تمہیں ہی پکارا تھا۔ اور کس کا نام ازلان ہے۔ تبھی اسکو اپنے اندر سے اواز سنائی دی۔ اسکے پکارنے سے دل کی دھڑکن اتنی تیز ہو گئی جیسے ابھی دل باہر نکل کر آ جائے گا۔ کاش وہ ہمشہ مجھے ایسے ہی پکارے۔ کاش میں کبھی اسکو پکار سکوں۔ حوریہ میری حور ازلان کی حور۔ اسنے دل ہی دل میں سوچتے ہوئے آخر میں حور کا نام لبوں سے ادا کیا۔ دل بے اختیاری میں دھڑکا۔ اسنے اپنا ہاتھ دل پر رکھ لیا۔

پر پتہ نہیں مجھ سے اسکا نام کیوں نہیں لیا جاتا۔ اور جب اس نے پکارا تھا۔ پلٹ کر دیکھنے کی ہمت کیوں نہیں ہوئی۔ مجھے ایسے لگتا ہے جب بھی میں اسے دیکھوں کا میری انکھیں میری چوری پکڑ لیں گئی۔ ایسا لگتا ہے سارے زمانے کو میرے دل کے راز کا پتہ چل جائے گا۔ میری چوری پکڑی جاے گئی۔ وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔ اور خود ہی جواب دے رہا تھا۔

اسکی یاد، اسکا خیال سب کتنا خوبصورت ہے۔ کاش کے وہ میرے نصیب میں لکھ دی جائے۔ یا خدا اسے میرے نصیب میں لکھ دے حوریہ کو میری حور کر دے۔ وہ اوپر آسمان کو دیکھ خدا سے مانگ رہا تھا۔ اور یہ تو اسکا معمول تھا۔ ازلان کو بچپن سے حوریہ سے محبت تھی۔ جب اسے محبت کے م کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا تب سے اسے اس لڑکی سے محبت تھی۔ وہ جب بھی اس کے گھر جاتا۔ وہ بے پر اوہ اپنی دھن میں لگی ہوتی۔ ازلان کو اسکی معصومیت اسکی بے پرواہگی سے محبت تھی۔۔ یوں کہنا غلط نہیں تھا۔ ازلان اگر جیتا تھا تو صرف اسکی یاد میں۔ اسکا خیال ہر پل اسکے ذہن میں رہتا۔ وہ اپنی ہر نماز میں رب

Posted On Kitab Nagri

سے اسے مانگتا۔۔ اور روز رات کو یونہی اسمان کو دیکھے وہ اسے یاد کرتا۔ اور یوہنی اسکو سوچ کب اسکی آنکھ لگ جاتی وہ نہیں جانتا تھا۔

****

تمہیں کیا لگتا ہے یہ سن کرنا ٹھیک ہو گا؟ مریم بیگم اس وقت اسد کے کمرے میں بیٹھیں تھیں۔

افکورس ماما یہی ایک طریقے یے جس سے اس امین کی ساری اکڑ مر سکتی ہے۔ دو سال پہلے جس انداز سے ہماری بے عزتی کی تھی۔ وہ تذلیل میں آج تک نہیں بھولا۔ اب بس اسکا بدلہ لینا ہے۔ مجھے آج بھی غصہ آتا ہے جب میں سوچتا ہوں صرف اسکے غرور اور اکڑ کی وجہ سے مجھے میری محبت سے دور ہونا پرا۔ اور آج وہ میرے سامنے جب کسی دوسرے کے ساتھ جاتی ہے تا دل کرتا ہے امین کا سارا غرور جلا کر راکھ کر دوں۔ اسد انگارے بھرتے نظروں سے پچھلے لمحے سوچتے ہوئے بولا۔۔

ہمم ٹھیک ہے تو صحیح وقت پر میں ان کے گھر جاؤ گئی۔ اس دفع وہ انکار نہیں کریں گے۔ مریم بیگم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بولیں۔ اور اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

امین میاں اب تیار ہو جاؤ۔ تمہارا سارا غرور نا ختم کر دیا تو میرا نام اسد نہیں۔ وہ مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے بولا۔۔۔

****

Posted On Kitab Nagri

کالی ہُڈی پہنے چہرے کو کور کیے کوئی دیوار کو پھاند کر گھر میں داخل ہوا۔ وہ وجود آہستہ آہستہ چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھا۔۔۔

کالی ہُڈی پہنے چہرے کو کور کیے کوئی دیوار کو پھاند کر گھر میں داخل ہوا۔ وہ وجود آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میں گیٹ کی طرف بڑھا۔۔۔

پانچ فٹ کی دیوار کو پھاند کر وہ گھر کے گارڈن میں داخل ہوا۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔ اوپر کے ایک کمرے کی لایٹ جل رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا داخلی دروازے کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا۔ اندر سے چٹکی کھلنے کی آواز آئی۔ اگلے ہی پل دروازہ کھل گیا۔

ہائے !وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

ہائے کے بچے یہ وقت ہے گھر آنے کا اگر بھائی جاگ گے تو پٹو گے۔ اسنے اسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

اُومائی ڈیر سسٹر تم کس لیے ہو۔ یہی سب سھنمبالنے کے لیے تو تمھیں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے۔ جاؤ جا کر اپنے بھائی کی حفاظت کرو۔ وہ اسکے بال بگارتے ہوئے بولا۔

آہ زین اگر اب دوبارہ اگر تم نے میرے بال بِگارے تو قسم سے اگلی دفع دروازہ نہیں کھولوں گئی پتہ ہے کب سے انتظار کر رہی تھی۔ اج شادی کی وجہ سے کتنی تھک گئی تھی۔ وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

سوری سحر آپی وہ اصل میں دوست کے فام ہاؤس پر پارٹی تھی تو اسی لیے دیر ہو گئی۔

او ہیلو آئندہ مجھے اپی نا کہنا تم سے تھوری سی ہی بری ہوں۔ اور اب تم بھی یہ چوروں کی طرح آنا بند کرو اور پڑھائی پر فوکس کرو۔ سیکنڈ ایر کے پیپرز سر پر ہیں۔ گورمنٹ یونی میں ایڈمیشن نہیں ملے گا۔

یار یہ لیکچر بعد مین دے دینا ابھی ایک کپ کافی بنا دو۔ میں فریش ہوتا ہوں۔ وہ ہُڈی کو اتار کر اسکے منہ پر پھینکتے ہوئے بولا اور اگے بڑھ گیا۔ سحر نے دانت پیسے۔ وہ تقریباً روز ہی رات کو دیر سے واپس اتا تھا۔ اور سحر بیچاری ایمو شنل بلیک میل میں اجاتی اور روز اسکے میسج ملنے کے بعد فوراًمین دروازہ کھولتی۔ ابھی بھی نا چاہتے ہوے وہ کیچن میں گئی اور کافی بنانے لگی۔

مریم بیگم کے شوہر کی دیتھ دس سال قبل پہلے ہو چکی تھی۔ تب تینوں بچے چھوٹے ہی تھے۔ مریم بیگم بشرہ بیگم کی چھوٹی بہن تھیں۔ ان کے تین بچے ہیں۔ اسد جو کہ ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کر تا تھا۔ سحر بی بی اے کی اسٹوڈینٹ تھی اور زین ابھی سیکنڈ ایر میں پرھا تا تھا۔

****

کبھی تو وقت پر ناشتہ دے دیا کرو۔ ہر کام میں نکمی ہو۔ پتہ نہیں کس منحوس وقت میں تم سے شادی ہو گئی۔ جب سے زندگی میں آئی ہو۔ ساری قسمت میں کالک ہی جم گئی۔ وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے اونچی اواز میں بول رہے تھے۔

ماجدہ بیگم نے کانپتے ہاتھوں سے ان کے اگے پڑا اٹھا رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابو یہ چائے حوریہ نے کپ ٹیبل پر رکھنے لگی۔ انجانے میں کپ سے چائے ٹیبل اور امین صاحب کے کپڑوں پر گر گئی۔

پاگل بے وقوف لڑکی تمہیں عقل نہیں اندھون کی طرح کام کرتی ہوں۔ امین صاحب نے اسکے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ حوریہ گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے چہرہ جھکا گئی۔ ابھی وہ اگر کچھ بھی بولتی تو اور مار پڑتی۔ ماہم اور افرحہ نے سیڑیوں سے اترتے ہوئے یہ منظر دیکھا۔

سب کی سب اپنی ماں پر چلی گئیں ہیں۔ کوئی کام ڈھنگ کا نہیں کرتیں۔ عیشوں آرام جو مل گیا ہے۔ ہر وقت بستر پر پڑی رہتی ہو ان کو کوئی کام سیکھاؤ۔ اگلے گھر جا کر ناک ہی کٹوائیں گئی۔ امین صاحب کرسی کو لات مار کر کھرے ہوتے ہوئے بولے۔ حوریہ ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی۔ ماجدہ بیگم نے گردن جھکا دی۔

ایک لڑکا تو پیدا کر نہیں پائی یہ نکمی چار بوجھ پیدا کر دیے۔ جلدی سے اسکا رشتہ دیکھو۔ اسکو تو بیاہوں۔ ناجانے اور کتنے رشتے ریجیکٹ ہوں گے۔ شکل جو کسی کام کی نہیں۔ نکمی بوجھ کہیں کی۔ وہ بولتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔

آپی ماہم بھاگ کر حوریہ کے گلے لگی۔ حوریہ بالکل بھی نا روئی۔ تھوری دیر بعد امین صاحب واپس آئے افرحہ اور ماہم ان کے ساتھ چلی گئیں۔ حوریہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

امین صاحب کا ان کے ساتھ ایسا ہی رویہ تھا۔ وہ بالکل بھی پیار نہیں کرتے تھے۔ ہر وقت ماجدہ بیگم کو بیٹے کے طعنے دیتے رہتے۔ حوریہ کے کیے اب تک کئی رشتہ اچکے تھے۔ پر اسکے چہرے پر پڑے داغ کی وجہ سے سبھی نے ریجکٹ کر دیا تھا۔ اس ریجکشن نے اسکے دماغ پر بہت برا اثر چھوڑا تھا۔ بچپن سے ہر جگہ سے ملنے والے طعنوں نے اس کے اندر سے پر اعتمادی کو جڑ سے پکڑ کر ختم ہی کر دیا تھا۔ وہ اب بہت ڈری ڈری سہمی سہمی رہتی تھی۔ جیسے کوئی اسے کچھ بول نا دے۔ ہر ایسا ہی ہوتا تھا اسی چکر میں اس نے سیکنڈ ایر کے بعد ایڈمیشن لینے سے انکار کر دیا تھا۔۔ حالنکہ اسکے نقش بہت ہی خوبصورت تھے۔ اسکے چہرے میں بہت اٹریکشن تھی۔ پر اسکی یہ ساری چیزیں ایک داغ کے پیچھے کہی چھپ سی جاتی تھیں۔

*************** ★ ********

پچھلے دو سالوں سے جتنے بھی پیسے جوڑے تھے۔ سب شادی پر ختم ہو گے۔ اب تو گھر کا خرچہ چلنا بھی بند ہونے کے قریب ہے۔ دکان سے بھی کوئی خاص کمائی نہیں ہو رہی تم بتاؤ نوکری کا کیا بنا؟ ملے گئی یا نہیں؟ رشید صاحب حال میں رکھی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

ابا اسلام آباد کی ایک کمپنی میں انٹرویو ہے۔ بس نکلنے لگا ہوں۔ انشااللہ بہت پر امید ہوں نوکری مل جائے گئی۔ وہ اپنے ڈاکومینٹس فائل میں لگاتے ہوے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

نہ مل جائے گئی۔ پتر پچھلے دو سالوں میں تو ملی نہیں اب کہاں سے مل جائے گئی۔ میں جانتا ہوں بری بری کمپنوں میں صرف شفارشوں سے کام ہوتا ہے۔ وہ طنزیہ انداز میں بولے۔

ابو نا امید کیوں ہوتے ہیں انشااللہ ضرور ملے گئی۔ اور دیکھیے گا بہت اچھی پوسٹ پر نوکری ملے گئی۔ وہ مسکرا کر بولا۔

کرن کو اتنے برے کالج میں داخل کروانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اسکے کالج سے صبح فون آیا تھا۔ فیس مانگ رہے ہیں بولو کہاں سے دوں۔ میں تو کہتا ہوں اُٹھوالو۔ کوئی ضرورت نہیں اتنا پڑھانے کی۔ وہ بہت پریشان تھے۔

ابا کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ سالوں پہلے ایک بہن کے ساتھ زیادتی ہو چکی ہے۔ صدف باجی کو سکول سے اُٹھوا دیا تھا۔ پر اب کرن کے ساتھ ایسا بالکل نہیں ہونے دوں گا۔ اور ویسے بھی سیکنڈ ایر ہے۔ کچھ مہنوں بعد پیپرز ہونے ہیں۔ اور یاد نہیں گیارویں میں کتنے اچھے نمبر لیے تھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ تین چار دن تک اسکے پیسے دے دوں گا۔ جہاں ٹیوشن پڑھاتا ہوں وہاں سے پیسے ملنے والے ہیں۔ وہ چارپائی سے اُٹھ کر بولا۔

ٹھیک ہے ابا اب میں چلتا ہوں دعا کیجیے گا۔ نوکری مل جائے۔ شام پانچ بجے انٹرویو ہے۔ پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔ آپ دعا کیجیے گا۔ وہ ان سے گلے ملتا گھر سے باہر نکل گیا۔ رشید صاحب اُٹھ کر اپنی دکان پر چلے گے۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان پچھلے دو سال سے مسلسل نوکری کی تلاش میں تھا۔ پر وہ ہمشہ ریجکٹ ہو جاتا۔ گھر کا خرچ کریانے کی دکان کی کمائی سے کہاں چلنے والا تھا۔ اس نے ایم بی اے تو سکالرشپ سے کیا تھا۔ وہ ایک ذہین اور محنتی اسٹوڈینٹ تھا۔ اسکا ریذلٹ بہت اچھا تھا۔ ان سب کے باوجود اسے نوکری ملنے میں پریشانی ہو رہی تھی۔۔ فل حال وہ ٹویشن پڑھا کر ہی گزارا کر رہا تھا۔

****

کیاہواایسے منہ کیوں بنا کر بیٹھی ہو؟ حامد اپنا بیگ اسکے ساتھ پڑی کرسی پر رکھتے ہوئے بولا۔ وہ جو گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اپنے پاس سے حامد کی آواز پر چونکی۔

کہی نہیں بس ایسے ہی اسنے بات کو ٹالنا چاہا۔

افرحہ بتاؤ کیا ہوا اتنا پریشان اور اداس کیوں ہو کہی چاچو نے تو کچھ نہیں کہا۔

ابا نے آج پھر سے حوریہ پر ہاتھ اُٹھایا۔ وہ سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔

حد ہو گئی۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہے پتہ نہیں وہ کب سمجھیں گے۔ حامد افسردہ لہجے میں بولا۔

انہیں ہم بہنوں کی زندگی سے کوئی لینا دینا نہیں۔ وہ تو بس بیٹے کے نا ہونے کے غم میں مبتلا رہتے ہیں۔

امی کو تو ایسے طعنے دیتے ہیں۔ جیسے بیٹا بیٹی ان کے ہاتھ میں ہو۔ آنکھ کا کنارہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

یہ تو سوسائٹی کا المیہ ہے۔ سمجھ دار لوگ ان سب سے بچ جاتے ہیں۔ اور باقی پھنس جاتے ہیں۔ اور اپنی ساری زندگی اسی سوچ سے گزار دیتے ہیں۔ حامد اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

حور یہ کا رشتہ بھی تو نہیں ہو رہا وہ ہی ہو جائے تو اسکی ان باتوں اور طعنوں سے جان تو چھوٹے۔ کل پھر سے کچھ لوگ آنے والے ہیں۔ اللہ کرے اسے پسند کر جائیں۔ وہ اسے بتانے لگی۔

انشااللہ رشتہ ہو جائے گا۔ اور دیکھا بہت اچھی جگہ ہو گا۔ تم فکر مت کرو۔ اور چلو لنچ کرتے ہیں بہت بھوک لگی ہے۔ مجھے پورا یقین ہے تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہو گا۔ چلو اُٹھو وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کینٹین میں لے آیا۔

*********"""*****************************

وہ چار بجے اسلام آباد پہنچا۔ وہاں اسکا دوست ارسم پہنچا۔ اسکے ساتھ وہ اپنے انٹرویو کے لیے پہنچا۔

پانچ بجے انٹرویو تھا۔ چھے بجے کے قریب اسکی باری آئی۔ اپنی طرف دے اسنے بہت اچھا انٹرویو دیا۔

فارغ ہو کر وہ باہر نکلا۔ تو اسکا دوست ارسم باہر موٹر سائیکل پر کھڑا تھا۔

ہاں کیسا ہوا؟ ارسم نے اسے آتے دیکھ کر پوچھا۔

اچھا ہوا ہے انشااللہ نوکری مل جائے گئی۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

اتنا بھی پر امید نا ہو۔ اس ملک میں نوکری ملنا سب سے بری بات ہے۔ ہم جیسے تو رلتے ہی رہتے ہین۔ دو سال ہو گے۔ سالا ایک نوکری نہیں۔ اور گھر میں اماں ابا طعنے مار مار کر ختم کر رہے ہیں۔ اتنے سال تیری پڑھائی پر پیسے لگائے اور ابھی تک ایک نوکری نہیں ملی۔ اپنے سے نیچے گریڈ والا مینجر لگے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

ہین اور ہم در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ کاش ایک شفارش میرے پاس ہوتی آج مین بھی کسی بری سی کمپنی کا میجیجر لگا ہوتا۔ ارسم جو کہ کافی بھرا ہوا تھا۔ پھٹ پڑا۔

زیادہ سینٹی مت ہو۔ مل جائے گئی۔ ازلان اسکی فیلنز کو سمجھتے ہوئے بولا۔۔

دفع کر چل جگر پھر کچھ کھانے چلتے ہیں۔ تجھے اپنے شہر کا بہترین کھانا کھیلاتا ہوں۔ ارسم بائیک کو سٹاٹ کرتے ہوئے بولا۔ دونوں قریبی چھوٹے سے ریسٹورینٹ میں پہنچے۔ کھانا آڈر کیا۔

انکل آنٹی کیسے ہیں۔ ارسم اسکی طرف متوجہ ہو کر بولا۔۔

سب ٹھیک ہیں۔ باجی کی شادی ہو گیی۔ تجھے کتنا بولا تھا آجا مگر تم۔۔۔ وہ تھوڑے رُوٹھے ہوئے لہجے میں بولا۔

یار اماں کو ہسپتال لے کر جانا تھا۔ اسی لیے نہیں آپایا۔ پرائیویٹ ہسپتال اتنے مہینگے ہیں۔ کاش میں امیر ہوتا تو اپنی اماں کا علاج کسی اچھے سے ہسپتال سے کرواتا۔ وہ دکھی ہوتے ہوئے بولا اسکی آنکھیں نم ہو گئی۔۔

اتنا نا امید نا ہو آنٹی ٹھیک ہو جائیں گئی۔ وہ جانتا تھا۔ یہ نا ممکن ہے۔ وہ کینسر کی لاسٹ سٹیج پر تھیں۔۔۔ پھر بھی وہ اسے حوصلہ ہی دینا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بات بتا تو اتنا پازیٹو کیسے رہ سکتا ہے۔ تجھے کیا غصہ نہیں آتا تیری حالت بھی میری جیسی ہی ہے۔ کالج یونی میں بھی ہمشہ ایسے پازیٹو ہی رہا۔ مجھے بھی اسکا نسخہ بتا دے۔ ارسم ہلکا سا ہنسا۔ ویٹر نے کھانا لا کر آگے رکھا۔

ہمم غصہ! نہیں غصہ نہیں آتا۔ میری سوچ ان سب معاملات میں تھوڑی سی مختلف ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے۔ جیسے ہر کالی رات کے بعد دن کا خوبصورت اجالا ہوتا ہے۔ ویسے ہی مشکلوں کے بعد آسانیاں آتی ہی ہیں۔ میرے خیال کے مطابق یہی تو وہ وقت ہوتا ہے۔ جس میں اللہ ہمارا صبر تحمل، اور برداشت کے لیول کو دیکھتا ہے۔ کہ میرا یہ بندہ کتنا برداشت کر سکتا ہے۔ مجھے میرے اللہ پر پورا یقین ہے اسنے میرے حق میں کچھ نا کچھ بہتر لکھا ہی ہو گا۔ بس اس منزل تک پہنچنے کے لیے ان مشکلوں کو ہمت سے اور مسکرا کر جھیلنا ہو گا۔ میری کوشش ہوتی ہے میں ہر چیز میں نیگیٹو کی جگہ پوزیٹو ڈھنڈوں۔ وہ مسکرا کر بول رہا تھا۔

کیسے ہر چیز میں پازیٹو؟ ارسم اسکی باتوں کو سن کر بولا۔۔

ہمم کیسے؟ سوچ اگر یہ نوکری بھی نا ملے تو ہمارے مطابق یہ نیگیٹو بات ہے۔ پر دوسری طرف ہم سوچیں کیا پتہ اس سے بہتر جگہ ہمارا انتظار کر رہی ہو۔ وہ سوچ کر بولا۔

ہاہ یار مجھے تو تیرے لوجکس کی سمجھ نہیں آتی۔ کچھ اور بات کرتے ہیں۔ بتا کب میری ہونے والی بھابھی کے گھر رشتہ بھیج رہے ہو۔ ارسم نے بات بدلی۔

Posted On Kitab Nagri

جب صحیح موقع آئے گا۔ وہ جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولا۔اسکے خیال سے ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھائی۔ جسے ارسم نے بہت غور سے دیکھا۔

صحیح وقت اور وہ کب آئے گا۔ میری مان تو رشتہ بھیج دے یہ نا ہو کوئی اور اُڑا لے جائے۔ ارسم اگے ہو کر بولا۔

میں نے امی سے بات تو کی ہے وہ مان چکی ہیں۔ پر یار تو میرے چاچو کو جانتا تو ہے۔ انہیں پیسے سے بہت پیار ہے۔ اور میں ایک بے روزگار بندہ ہوں۔ کیسے وہ رشتہ دے دیں گے۔ وہ سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔

یہ تو بنا رشتہ بھیجے کیسے بول سکتا ہے۔ ایک دفع بھیج تو سہی کیا پتہ سب اچھا ہو جائے۔

جا کر بات کرتا ہوں۔ وہ بولا۔ وہ جانتا تھا۔ یہ سب اتنا آسان نہیں ورنہ وہ کئی سال قبل ہی رشتہ بھیج دیتا۔ اپنے چاچو کی نظر میں اسنے اپنے گھر والوں کے لیے مقام دیکھا ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ یہ بہت مشکل کام ہے۔

****

آپی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ دیکھنا آج جو رشتے والے آئے ہیں۔ وہ پہلی نظر میں ہی رشتہ طے کر جائیں گے۔ ماہم اسکے سر پر دوپٹہ ڈالتے ہوئے بولی۔ حوریہ پھیکا سا مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ آچکے ہیں۔اور تجھے پتہ ہے۔لڑکا کافی اچھالگ رہاہے۔امی نے حوریہ کو نیچے لانے کے لیے بولا ہے۔ چلیں حوریہ۔افرحہ مسکراتے ہوئے بولی۔اور حوریہ کو ساتھ لے کر سیڑیوں کی طرف بڑھی۔

افرحہ نے حوریہ کو بشرہ بیگم کے ساتھ صوفے پر بیٹھایا۔

ماشااللہ آپکی ساری بیٹیاں بہت پیاری ہیں۔سامنے اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی عورت بولی۔

جی شکریہ۔آپ چائے پیں نابشرہ بیگم کو کچھ پازیٹو سائن نظر آیا۔تو وہ دل سے مسکرائیں۔

اور بیٹی کہاں تک پڑھی ہو؟ وہ عورت حوریہ سے مخاطب ہوئی جو کہ سر جھکائے انگلیوں کو مڑور رہی تھی۔ان کے سوال پر ایک دم گڑبرائی۔

جی بارویں تک پڑھا ہے۔اپنی گھبڑاہٹ پر قابو پاتے ہوئے وہ ہولے سے بولی۔لڑکے کے ماتھے پر بل پڑے۔

او۔۔ ویسے ہمارے خاندان میں تو کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی وکیل۔ ماشااللہ میرا بیٹا جانا مانا وکیل ہے۔ وہ گردن اکڑاتے ہوئے بولی۔بشرہ بیگم نے امین صاحب کی طرف دیکھا۔

جی وہ بس پڑھائی میں تھوڑی ڈھیلی تھی۔اسی لیے نہیں پڑھایا۔بشرہ بیگم شرمندہ ہوتے ہوئے بولیں۔

ارے بیٹا یہ تم نے چہرے کے ایک طرف ڈوپٹہ کیوں کیا ہوا ہے؟ وہ بہت غور سے دیکھتے ہوئے بولیں۔حوریہ ایک دم ڈر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہٹاو اسے وہ دوبارہ بولیں۔ حوریہ نے ڈرتے ہوئے بشرہ بیگم کی طرف دیکھا۔ جو کہ اپنا سر جھکا چکیں تھیں۔اس نے دھیرے سے ڈوپٹہ ہٹا دیا۔

غضب خدا کا یہ تمہارے چہرے پر کیا ہے؟ اتنا گہرا داغ؟ وہ اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے فوراً دل پر ہاتھ رکھ کر بولیں۔

بہن جی بس یہ بچپن کا نشان ہے۔ امین صاحب بولے۔

بھائی صاحب بچپن کا نشان ہے۔ ہم دوسری باتوں پر توجہ دیں۔ وہ بات کو سھنمبالتے ہوئے بولے۔

ارے بس بہت ہوا۔ ایک تو لڑکی کو پڑھایا نہیں اوپر سے اتنا برا داغ۔ غضب خدا کا شکر ہے پہلے ہی دیکھ لیا میرے ہیرے جیسے بیٹے پر اپنی داغی بیٹی تھوپنا چاہتیں تھیں۔ وہ فوراً صوفے سے کھڑی ہو کر بولیں۔

آنٹی اپ ایسے میری بہن کے متعلق بات نہیں کر سکتیں۔ افرحہ اگے ہو کر بولی۔

ارے بس بہت ہوا۔ یہ داغی ہی رہ گئی۔ میرے بیٹے کے لیے۔ میرا بیٹا چاند سا ہے۔ اسکے لیے تو خوبصورت بیوی ڈھونڈ رہی تھی۔ یہ داغی نہیں۔ دیکھنا بہن اسکا رشتہ کسی کے ساتھ نہیں ہو گا۔ کوئی اچھا خاندان تو کبھی نہیں لے گا۔ ہاں کسی شادی شدہ سے کر دو ورنہ ساری زندگی یہی پڑی رہے گئی۔ وہ عورت بولے جا رہی تھی۔ حوریہ چہرہ جھکائے بس آنسوں بہا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آنٹی جی آپکو اسکی ٹینشن لینے کی ضروت نہیں۔ یہ بہت اچھے اور اونچے گھرانے میں جائے گئی۔ تبھی پیچھے سے اسد کی اواز آئی۔ جو کہ مریم بیگم اور سحر کے ساتھ آیا تھا۔

اسد بھائی یہ کب آئے ماہم اگے ہو کر ہولے سے بولی۔

ہنہہ وہ تو دیکھ ہی رہا ہے۔ کوئی پاگل ہی یو گا جو اس سے شادی کرے گا۔ خیر بہن جی آجاذت دیں۔ وہ عورت بول کر اپنے بیٹے کے ساتھ باہر کی طرف جانے لگی۔

تو وہ پاگل میں ہوں۔ میں حوریہ سے شادی کرنے والا ہوں۔ اسد انہیں جاتے ہوئے دیکھ کر بولا۔ وہ ایک دم ٹھہر گئیں۔ پھر سر جھٹک کر اپنے بیٹے کے ساتھ باہر نکل گئیں۔ باقی سب نے اسد کی بات سن کر حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔ وہ تینوں صوفے پر ان کر بیٹھے۔

دیکھیں بھائی صاحب میں صاف لفظوں میں آپ سے حوریہ کا ہاتھ مانگتی ہوں۔ اپنے اسد کے لیے۔ مریم بیگم امین صاحب کو دیکھ کر بولیں۔

مریم کیا تم سچ میں میری حوریہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہو۔ بشرہ بیگم حیرانگی سے بولیں۔

ہاں بالکل ہماری حوریہ اتنی پیاری ہے۔ اسے تو کوئی بھی اپنی بہو بنالے۔ تم ان فالتو لوگوں کی طرف توجہ مت دو۔ ان میں عقل نام کی چیز تو ہوتی نہیں۔ ہیرے کو پہچانے ہی طاقت ہر کسی میں نہیں ہوتی۔ مریم بیگم حوریہ کے پاس آکر بیٹھیں۔

انکل میں وعدہ کرتا ہوں۔ حوریہ کو بہت خوش رکھوں گا۔ اسد امین صاحب کی طرف ہو کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

توبھابی صاحب رشتہ پکہ سمجھیں؟ مریم بیگم مسکرا کر بولیں۔ امین صاحب نے سب کی طرف دیکھا۔ اور مسکرا کر ہاں مین سر ہلایا۔ سبھی بہت خوش تھے۔۔

اسد ان کے ہاں کہنے کے بعد صوفے پر ایک دم ریلکس ہو کر بیٹھا۔ اور کچھ سوچ کر مسکرایا۔ اسکی آنکھوں کی چمک ایک دم گہری ہوئی۔

حوریہ کو ابھی تک اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے وہ عورت اسے باتیں سنا کر گئی۔ اور اب اسکا رشتہ بھی طے ہو گیا۔ وہ ابھی تک شاک میں تھی۔

صبح صبح وہ واپس گھر پہنچا اور اتے ہی سو گیا۔ دو بجے کے قریب وہ جاگا۔ نہا کر وہ حال میں رکھی چارپائی پر آ کر بیٹھا۔ اور موبائل ان کیا۔ میل چیک کی وہاں پر کل جہاں وہ انٹرویو دے کر آیا تھا۔ وہاں سے میل آئی ہوئی تھی۔ ایک امید کے ساتھ اسنے موبائل کی سکرین پر نظر آتی میل پر ٹچ کیا۔ موبائل کی پوری سکرین پر میل کھل گئی۔ جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا۔ اسکا چہرہ اتر رہا تھا۔

کیا ہوا بھائی حامد اسکو یوں پڑھتے دیکھ کر چارپائی پر بیٹھ کر بولا۔۔

ہمم کچھ نہیں میل چیک کر رہا تھا۔ جہاں انٹرویو دیا۔ وہاں سے ریجکشن کی میل آئی ہے۔ موبائل کو بند کرتے وہ ہوامیں سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔

او۔۔ ایک بار اور ریجکشن حامد نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

خیر چھوڑو۔ تم یونی نہیں گے ؟ وہ اپنی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بولا۔

بس ہلکا سا بخار تھا تو نہیں گیا۔ وہ ماتھے پر آتے بال پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

دیکھاؤ۔ ازلان نے اپنا ہاتھ اسکے ماتھے پر رکھا۔

یہ ہلکا سا بخار ہے۔ چلو اُٹھو دوائی لے کر آتے ہیں۔ وہ چارپائی سے اُٹھا اور اسے کھڑا کیا۔

بھائی تھوڑا سا ہی ہے۔ پیناڈول کھائی ہے۔ اتر جائے گا۔ حامد نے انکار کرنا چاہا۔

تھوڑا نہیں ہے تم چلو میرے ساتھ۔ امی میں حامد کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر میں ہم آتے ہیں۔ ازلان اسکے بازو سے پکڑتے ہوئے آگے بڑھا۔ اور کیچن میں کام کرتی ماجدہ بیگم کو آواز دے کر کہا۔ اور دونوں باہر نکل آئے۔ حامد اپنے برے بھائی کے فکر مند نہ انداز کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا۔ ازلان سب سے کتنی محبت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ سے پہلے اپنے گھر والوں کو رکھتا تھا۔

دنوں موٹر بائیک پر بیٹھ کر محلے کے کلینک میں پہنچے۔ وہاں سے دوا لے کر وہ واپسی کے رستے پر نکلے۔

بھائی آپ کو ایک بات بتانی تھی۔ حامد پیچھے بیٹھے ہوئے اونچی آواز میں بولا۔

بولو! ازلان موٹر بائیک چلاتے ہوئے بولا۔۔

وہ کل افرحہ بتا رہی تھی۔ حوریہ اپی کا رشتہ آنا تھا۔ آج۔ وہ اونچی آواز میں بولا۔۔ ازلان کی بائیک نے جھٹکا کھایا۔ اور رک گئی۔

کیا ہوا بھائی بائیک کو جھٹکا کیوں لگا۔ وہ بولتے ہوئے اترا۔ ازلان بائیک چیک کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے مجھے لگتا ہے بائیک کو نہیں آپکو جھٹکا لگا ہے۔ تبھی اچانک چلتی بائیک رک گئی۔ حامد مسکراہٹ دبا کر بولا۔

کیا مطلب؟ وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولا۔

مطلب میرے بھولے بھائی آپ کو کیا لگا حوریہ آپی سے دل ہی دل میں محبت کرتے رہیں گے اور کسی کو علم بھی نہیں ہو گا۔ حامد اسکے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو ایسا کچھ نہیں وہ اسکا بازو جھٹکتے ہوئے بولا۔

بھائی آپ چاہے دل میں اپنی محبت چھپالیں۔ مگر آپکی آنکھوں کی چمک سب عیاں کر دیتی ہے۔ ان کے نام پر آپکا یہ رویہ سب عیاں کرتا ہے۔ چھپے انداز میں ان کے بارے میں دریافت کرنا کیا آپ کو لگتا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی۔ چھت پر اکیلے لیٹ کر آسمان سے ان کی باتیں کرتے ہیں۔ آپکو کیا لگتا ہے۔ کسی کو علم نہیں ہو گا۔ حامد اسکا رخ اپنی طرف موڑ کر بولا۔

اپنی بھائی کی جاسوسی کرتے وقت شرم نہیں آئی ازلان نے اسکے سر پر کیپ مارتے ہوئے کہا۔

میں تو بس یہ دیکھتا تھا۔ آج کے زمانے میں بھی کوئی اتنی خاموش محبت کیسے کر سکتا ہے۔ اتنی محبت کوئی چھپا کر کیسے رکھ سکتا ہے؟ بھائی پلیز وقت ضائع مت کریں اور رشتہ بھیجیں۔ حامد مسکرا کر بولا

رشتہ! تمہیں کیا لگتا ہے چاچو مان جائیں گے۔ تم ان کی سوچ تو جانتے ہو۔ ازلان اپنے ماتھے سے بال پرے کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بنا رشتہ بھیجے آپ کیسے کہ سکتے ہیں وہ منظور نہیں کریں گے۔ میں تو کہتا ہوں امی کو تو پہلے سے پتہ ہے۔ ابا کو مناؤ۔ اور کل ہی رشتہ بھیجو۔ دیکھنا انشااللہ حوریہ آپی ہماری حوریہ بھابھی بن جائیں گئ۔ مجھے پورا یقین ہے سب مان جائیں گے۔ وہ یقین بھرے انداز میں بولا۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو ٹھیک ہے گھر چل کے بات کرتے ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا اور بائیک پر بیٹھا۔

* *

میری بہنا بنے گئ دلہنیاں اوئے بلے بلے او شاوا شاوا ماہم کمرے میں بھنگڑا ڈالتے ہوئے بولی۔ بیڈ پر بیٹھی حوریہ شرمائی۔

یار کتنا مزہ آئے گا۔ نئے کپڑے جوتے کیا کچھ نہیں لیں گے۔ میں تو ابھی ڈریس دیکھنے لگی ہوں۔ افرحہ خوشی سے بھرپور انداز میں بولی اور موبائل نکال کر دیکھنے لگی۔

رک میں بھی آئی۔ ماہم بھاگ کر بیڈ پر بیٹھی اور دیکھنے لگی۔ حوریہ دونوں کی پرجوش انداز کو دیکھ کر مسکرائی۔ کچھ سوچ کر وہ اُٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے اپنی ڈائری نکال کر صوفے پر بیٹھی۔

کیسی ہو ڈائری؟ تمہارا پتہ نہیں پر میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا میری شادی ہونے والی ہے میرا رشتہ طے ہو گیا ہے۔

اچھا اچھا بتاتی ہوں۔ اسد کے ساتھ میرا رشتہ طے ہوا ہے۔ وہ مجھ سے برے ہیں۔ اور میرے کزن ہیں۔ آج جیسے سب کے سامنے انہوں نے مجھے اپنایا۔ میرے چہرے کے داغ کو جس پر ہر کوئی کومینٹ

Posted On Kitab Nagri

کرتا تھا۔ اس کو اپنانا۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ میرے چاروں طرف جگمگاتی موتیوں کی روشنی پھیل گئی ہے۔ اور اس روشنی میں میری آنے والی خوبصورت زندگی جگمگا رہی ہے۔ اسی روشنی میں مجھے ایک ہاتھ نظر آرہا ہے۔ اسد کا ہاتھ۔ ایسا لگ رہا ہے۔ وہ میرا ہاتھ تھام کر میرے نام کے ساتھ اپنے نام کو جوڑ کر مجھے خوبصورت دنیا میں لے جائیں گے۔ جہاں صرف خوشیاں ہوں گئی۔ ایسا ہو گا نا؟ کہی یہ سب خواب تو نہیں؟ اگر کسی نے میرے اوپر پانی چھینک کر خواب سے جگا دیا تو؟ رُکو میں جٹکی کاٹتی ہوں۔

آہ یہ تو سچ میں ایک حقیقت ہے۔ ایک خوبصورت حقیقت۔ ایسی حقیقت جسکا انتظار مجھے پچھلے کئی سالوں سے تھا۔ میری حقیقت میرے خوابوں کی حقیقت جس میں ایک شہزادہ آتا ہے اور دنیا کے غم کی ماری لڑکی کو اپنے سنگ اپنے جہاں میں کے جاتا ہے۔ جیسے اسد مجھے لے کر جائیں گے۔ میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔ وہ لکھتے لکھتے مسکرا رہی تھی۔

اُوبری مسکراہٹ چھائی ہوئی ہے بتاؤ بتاؤ کیا لکھ رہی ہو۔ افرحہ اسے یوں مصروف انداز میں لکھتے ہوئے دیکھ کر بولی اور بیڈ سے اتر کر اسکے پاس آئی۔ حوریہ نے جلدی سے ڈائری بند کر دی۔

کچھ نہیں تم اپنا کام کرو۔ وہ ڈائری کو ڈرا میں رکھ کر بولی۔

ابھی رشتہ طے ہوا کے اور دیکھو لڑکی نے ماتھے پر آنکھیں رکھ لی ہیں۔ شادی کے بعد تو یہ ہمیں بھول ہی جائے گئی۔ ماہم اسے چھیرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تم لوگ زیادہ پٹڑی سے مت اترو۔ میں چائے بنانے جارہی ہوں پینی ہے؟ اسنے دونوں سے پوچھا۔ دونوں نے سر ہلایا۔ اور دوبارہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گئیں۔

حوریہ مسکراتے ہوئے کیچن میں چلی گئی۔

*************************** ★ ************

اتنی جلدی رشتہ طے کر دیا۔ مجھے کوئی لے کر ہی نہیں گیا؟ زین ٹیوی لاونچ میں بیٹھے ہوئے سب کے چہروں کو دیکھ کر بولا۔ جنہوں نے ابھی ابھی اسد اور حوریہ کے رشتے کا زین کو بتایا تھا۔

رشتہ ہی طے ہوا ہے شادی ابھی ایک مہینے تک ہے۔ تو حوصلے سے بیٹھو۔ سحر اسے دوبارہ صوفے پر بیٹھاتے ہوئے بولی۔

امی آپ کل سے شادی کی تیاری شروع کریں۔ اور کنجوسی مت کیجیے گا۔ سب بہت شاندار ہونا چاہیے۔ کافی بڑے لوگ شادی میں آئیں گے۔ تو کپڑے جیولیری شاندار ہونے چاہیے۔ پیسے لی ٹینشن مت لیں۔ یہ کارڈ رکھیں اور دل کھول کر خرچ کریں۔ اسد اپنے وائلٹ سے کارڈ نکالتے کر دیتے ہوئے بولا۔

سحر، زین چلو اپنے اپنے کمرے میں جا کر پڑھو۔ دل لگا کر پڑھائی کرو۔ پیپرز سر پر ہیں مریم بیگم کارڈ پکڑتے ہوئے بولیں۔ وہ دونوں اُٹھے اور اوپر اپنے اپنے کمرے میں چلے گے۔ انکے جاتے ہی مریم بیگم اسد سے مخاطب ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسد اتنا خرچا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب پلین کچھ اور ہے۔ وہ بہت رازدانہ انداز میں بولیں۔

امی آپ سمجھتی نہیں یہ سب بہت ضروری ہے۔ اس امین کو یہ بھی تو دیکھانا ہے۔ ہم بہت چاہت خلوص کے ساتھ اسکی بچی کو بیاہ کر لے جا رہے ہیں۔ اسد گہری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولا۔۔

اتنا خرچہ نا بھی کریں گے تو بھی کام چل جائے گا۔ وہ ابھی تک اپنی بات پر اڑی ہوئیں تھیں۔

اتنے سے پیسے لگنے سے میرے پیسوں میں کمی نہیں آئے گئی۔ آپ بے فکر ہو کر خرچ کریں۔ ابھی مجھے امپورٹینٹ بندے سے ملنے جانا ہے۔ چلتا ہوں۔ وہ بول کر اُٹھا اور باہر کی طرف نکل گیا۔

مریم بیگم کارڈ کو دیکھتی کچھ سوچنے لگیں۔

گھر پہنچے کے بعد وہ کافی دیر تک اس بارے میں سوچتا رہا۔ اپنے ارادے کو مظبوط بنا کر وہ ماجدہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا۔ جہاں رشید صاحب بیڈ پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ اور ماجدہ بیگم الماری سے کپڑے نکال رہیں تھیں۔ وہ دونوں کر دیکھتا کمرے میں داخل ہوا۔ دونوں نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا۔

ابا امی مجھے آپ دونوں سے ایک بات کرنی ہے۔ وہ ہمت کر کے بولا۔

بولو بیٹے کیا بات ہے؟ ماجدہ بیگم نے الماری بند کر کے پوری طرح متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

کیا آپ کل چاچو کے گھر جا سکتے ہیں؟

Posted On Kitab Nagri

امین کے گھر کیوں ؟رشید صاحب حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولے۔ ازلان نے ماجدہ بیگم کی طرف دیکھا۔جو کہ کچھ کچھ سمجھ گئیں تھیں۔

اہمم اباوہ۔میں چاہتاہوں کہ اہمم میں چاہتاہوں کہ آپ امین چاچو سے حوریہ کا رشتہ مانگیں۔وہ سر جھکا کر بولا۔

رشید صاحب نے ماجدہ بیگم کی طرف دیکھا۔جنہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

ادھر آؤ۔رشید صاحب اسے بیڈ پر آنے کے لیے بولے۔وہ چلتاہوا انکے قریب بیٹھا۔

بیٹے یہ اچھی بات ہے تم حوریہ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔مجھے یا تمہاری ماں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔پر تم یہ بھی اچھے سے جانتے ہوں۔امین کی سوچ کیسی ہے۔اوپر سے تمہاری نوکری بھی نہیں ہے۔مجھے لگتاہے وہ اپنے بیٹی کا رشتہ ہمارے جیسے گھر میں نہیں کرے گا۔رشید صاحب اسکے کندھے کے گرد بازو لپیٹتے ہوئے بولے

اباجب تک ہم کوشش نہیں کریں گے تب تک کیسے مان لیں کہ وہ رشتہ نہیں دیں۔گے۔ایک کوشش توکرنی چاہیے نا۔ازلان انکے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

اور اگر انکار ہوا تو؟وہ کسی ڈر کے تحت بولے۔

ایسا نہیں ہو گا مجھے پورا یقین ہے انکار نہیں ہو گا۔وہ یقین بھرے انداز میں بولا۔رشید صاحب اسکی انکھوں کی چمک کو دیکھ کر مسکرائے۔وہ جان گے کہ ان کا بیٹا کن راہوں پر چل رہاہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے کل بارہ بجے چلیں گے۔ رشید صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ وہ دل سے مسکرایا۔ اور انکے گلے سے لگ گیا۔

ان سے بات کر کے وہ اوپر چھت پر چلا آیا۔ چھت پر چکر لگانے لگا۔ اور من ہی من مسکرانے لگا۔

مجھے یقین نے نہیں ہو رہا کل میں تمہارے گھر آ رہا ہوں۔ بس چاچو مان جائیں تو تمہیں اپنی دلہن بنا کر اس گھر میں کے آؤں گا۔ وہ چلتے چلتے خود سے باتیں کر رہا تھا۔

اُوہو لگتا ہے ابا مان گے۔ تبھی یوں مسکرایا جا رہا ہے۔ حامد جو کہ کتابیں لے کر چھت پر کھلی ہوا میں پڑھنے کے لیے آ رہا تھا۔ ازلان کو یوں مسکراتے دیکھ کر اسکے قریب پہنچ کر بولا۔

ہاں مان گے۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔ وہ اسکی طرف پلٹکر بولا۔

یس بھائی ویسے اس کے لیے آپکو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے میں ہی وہ انسان ہوں جس نے آپکے اندر یہ ہمت پیدا کی کہ آپ اپنا مقدمہ لڑ سکیں ویسے میں کتنا ذہین ہوں۔ وہ اپنے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔ ازلان اسکی نوٹنکی دیکھ کر ہنسا۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ دونوں کیوں ہنس رہے ہو۔ پیچھے سے کرن کی آواز آئی۔ جو کہ اپنی انگلش کی کتاب ہاتھ میں لیے اوپر آئی تھی۔

تم دونوں کیا آج چھت پر پڑھنے والے ہو؟ ازلان نے دونوں کے ہاتھ میں کتابیں دیکھ کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بس ہم اپنے بھائی کو کسی کے خوبصورت خیالوں میں کھونے نہیں دینا چاہتے اس لیے اوپر آ گئے۔ حامد شرارتی انداز میں بولا۔

کیا مطلب؟ کرن حیرانگی سے بولی۔

کچھ نہیں چلو چارپائی پر بیٹھ کر پڑھو۔ میں بعد میں سنوں گا۔ ازلان روب سے بولا۔۔

کرن مین بتاتا ہوں۔یوں سمجھو کل ہمارے بھائی کے دل کی مراد پوری ہونے والی ہے۔ اور ہمارے گھر میں جلد ہی ایک پیاری سی بھابھی آنے والی ہے۔ حامد جلدی سے کرن کے پاس آ کر بولا۔

کیا سچ میں؟ وہ چیخی دونوں نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا۔

اف کرن کی بچی کیوں ہونے والے دلہا کے کان پھارنے کا ارادہ ہے۔ حامد اپنے کانوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔

کون ہے وہ؟ کرن تجسس بھرے انداز میں بولی۔

تم دنوں چلو اور پڑھو۔ ازلان نے دونوں کے کان کو پکڑ کر مڑورتے ہوئے کہا اور دونوں کو چارپائی پر بیٹھایا۔

دونوں اپنے کان سہلاتے ہوئے کتابیں کھولنے لگے۔

حوریہ آپی ہیں حامد سے صبر نا ہوا اسنے کرن کے کان میں کہا۔ وہ ایک دم خوشی کے مارے چارپائی سے اچھلی۔

Posted On Kitab Nagri

پڑھو۔ ازلان نے روب دار آواز میں کہا۔ دونوں نے جھٹ سے نظریں کتابوں پر کیں

واہ بھائی واہ آج تو بے حد خوبصورت لگ رہے ہو۔ سفید سوٹ ،ہاتھ میں اپنی لکی گھڑی، اور بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہے۔ واہ مطلب اپنے ہونے والے سسرال کو امپریس کرنے کا فل پروگرام بنایا ہے۔ حامد کمرے سے نکلتے ازلان کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے بولا۔

ہوگیا تمہارا اب میں جاؤں۔ ازلان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

ازلان بھائی حامد کو بولیں مجھے کالج چھوڑ آئے۔ میری وین چھوٹ گئی۔ کرن اپنے کندھے پر کالج بیگ ڈالے ان دنوں کے پاس آکر بولی۔

مجھے خود دیر ہورہی ہے۔ اور تمہیں کس نے بولا تھا۔ لیٹ اُٹھو۔ حامد اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

حامد تم یہ موٹر سائیکل کی چابی پکڑو۔ کرن کو کالج چھوڑ کر خود یونی چلے جانا۔ ہم لوگ تو میرے دوست کی گاڑی پر جائیں گے۔ ابھی کچھ چیزیں لانی ہیں۔ میں اسی کے ساتھ جارہا ہوں۔ تم لوگ جاؤ لیٹ ہو رہی ہے۔ ازلان نے اپنی جیب سے چابی نکال کر اسکے ہاتھ میں دی۔

ٹھیک ہے۔ چلیں بھائی آل دی بیسٹ حامد ازلان کے گلے لگتے ہوئے بولا۔ ازلان ہولے سے مسکرا دیا۔

✻✻✻✻✻✻✻✻★✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

Posted On Kitab Nagri

حامد کرن کو اسکے کالج چھوڑ کر خود یونی آ گیا۔ آج آخری پریڈ میں اسکی پریزنٹیشن تھی۔ وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے ہنستا مسکراتا یونی میں داخل ہوا۔ سامنے ہی اسے اسکے دوست مل گے۔ جن سے وہ باتیں کرنے لگ گیا۔

افرحہ کچھ دیر پہلے ہی پہنچ گئی تھی۔ حامد کو دوستوں کے پاس کھڑے دیکھ وہ بھی اس تک آئی۔

حامد تم نے پریزینٹیشن تیار کی؟ وہ اپنی پریزنٹیشن فائل ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی۔

ہاں کرلی یہ رہی یو ایس بی ایک دفع تم بھی پڑھ لینا۔ وہ مسکرا کر اسکے ہاتھ میں یو ایس بی رکھتے ہوئے بولا۔

نائیس! پریزنٹیشن تو آخری لیکچر میں ہے۔ سر کلاس میں آ چکے ہوں گے۔ چلیں گائیز وہ باقی سب کی طرف دیکھ کر بولی۔ سبھی نے ہاں میں سر ہلایا اور اسکے ساتھ کلاس روم میں داخل ہوئے۔

****

ازلان اپنے دوست سے گاڑی لے کر گھر آ گیا۔ رشید صاحب اور ماجدہ بیگم تیار ہو چکے تھے۔ گھر کو تالا لگا کر وہ باہر نکلے۔

ازلان یہ کار کس کی ہے؟ رشید صاحب سامنے کھڑی گاڑی کو دیکھتے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

ابا میرے دوست کی ہے میں نے سوچا سب آرام سے چلے جائیں گے۔ موٹر سائیکل پر جانا تو آسان نہیں تھا۔ وہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے بولا۔ رشید صاحب ہاں میں سر ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گے۔ ازلان نے گاڑی سٹاٹ کر دی۔

سفر ایک گھنٹے کا تھا۔ رستے سے فروٹس خریدے۔ بارہ بجے کے قریب وہ امین صاحب کے گھر پہنچے۔ تینوں گاڑی سے باہر نکلے۔

یااللہ میرے بچے کی خواہش پوری کرنا۔ ماجدہ بیگم نے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بے اختیار دعا کی۔ ازلان فروٹس کے شاپر اُٹھا کر انکے پیچھے چلنے لگا۔ اسکے چہرے پر ایک انجانی سی خوشی اور ایکسائیٹمنٹ تھی۔ آنکھوں میں سالوں سے پلنے والی خواہش پوری ہونی کی امید نظر آرہی تھی۔ اگر کوئی اس وقت اسے دیکھتا تو یقیناً اسکے دل کی کیفیت جان جاتا۔ وہ اندر داخل ہوئے۔

انکل بس کچھ دیر میں میٹنگ کے لیے جانا ہے۔ امی فورس کر رہی تھیں۔ اسے ساتھ لے کر ہی شاپنگ کرنی ہے۔ تو بس میں امی کو لے آیا۔ حال میں صوفے پر بیٹھا اسد مریم بیگم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

مجھے کوئی اعتراض۔۔۔ امین صاحب ابھی بول رہے تھے۔ جب انکی نظر حال سے اندر داخل ہوتے ہوئے رشید صاحب داور انکے پیچھے ماجدہ بیگم نظر آئیں۔

یہ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بھی یوں اچانک امین صاحب صوفے سے کھڑے ہو کر آگے بڑھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے ہیں رشید بھائی؟ وہ انکے گلے لگتے ہوئے بولے۔ رشید صاحب کو بہت عجیب لگا یوں کبھی بھی امین صاحب انکے گلے نہیں لگے تھے۔

میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟ رشید صاحب مسکرا کر بولے۔ مریم بیگم اور بشرہ بیگم اور علینہ اگے بڑھ کر ماجدہ بیگم سے ملیں۔(علینہ جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی)وہ انکو لے کر صوفے پر بیٹھے۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ تم سب یہی موجود ہو۔ مجھے تم سب کچھ ضروری بات کرنی تھی۔ رشید صاحب صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولے۔

بات کیسی بات؟ اسد کو کچھ گڑبر نظر آئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تایا جی جوس حوریہ ٹرے میں سب کے لیے جوس کے گلاس لے کر آئی تھی۔۔

مہرمانی جیتی رہو بیٹی۔ شید صاحب نے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے حوریہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ سب کو سرو کر کے وہ ٹرے لے کر کیچن کی طرف جانے لگی۔ جب ازلان ہاتھ میں دو شاپر اُٹھائے اندر داخل ہوا۔ حال میں قدم رکھتے ہی اسکی نظر اُٹھی اور سیدھی کیچن کی طرف جاتی حوریہ پر پڑی۔ وہ جو کیچن میں جا رہی تھی۔ ازلان کو دیکھ کر رک گئی۔ اسکے ہاتھ میں پکڑے سامان کو دیکھ کر وہ اسکی طرف آئی۔ اسکے یوں اپنی طرف آتے دیکھ کر ازلان نے جھٹ سے نظریں جھکائیں۔

السلام علیکم ! یہ مجھے دے دیجیے۔ حوریہ اسکے پاس آ کر رکی اور مسکرا کر اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔

وعلیکم السلام ! جی جی یہ لیں۔ وہ نظریں جھکائے بولا۔ اور شاپر اسکے حوالے کیا۔ بنا کوئی اور بات کیے باقی سب کی طرف بڑھا۔ سب کو سلام کر کے وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

اور کسی نے تو نا سہی پر ازلان کا یوں اسے تکنا، اور اسکا یوں مسکرا کر سلام کرنا اسد نے ضرور دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں جی بھائی صاحب کیا بات کرنی تھی۔ جو یوں بنا بتائے آ گے۔ آپ بتا دیتے تو اچھا سا انتظام کر تا۔ امین صاحب ہلکا سا ہنستے ہوئے بولے۔ رشید صاحب نے ماجدہ بیگم کی طرف دیکھا۔ جنہوں نے سر کے اشارے سے انہیں بات کرنے کا کہا۔

وہ دراصل میں یہاں پر تم سے تمہاری عزیز چیز مانگنے آیا ہوں۔ رشید صاحب نے بات کا آغاز کیا۔

کیا ہوا بھائی صاحب پیسوں کی ضرورت ہے۔ بتائیں کتنے پیسے چاہیں۔ میں دے دیتا ہوں۔ امین صاحب نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کہا۔ اسد ہلکا سا ہنسا پھر جلدی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ ازلان نے اسکی طرف دیکھا۔ رشید صاحب نے شرمندگی سے سر جھکایا۔

کیسی باتیں کر رہے ہو میں پیسے لینے نہیں آیا۔ اللہ کا شکر ہے۔ اس ذات نے اس قابل بنایا ہے کبھی زندگی میں کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانے پڑیں گے۔ میں یہاں پر تمہاری بیٹی حوریہ کا رشتہ مانگنے اپنے برے بیٹے ازلان کے لیے مانگنے آیا ہوں۔ رشید صاحب نے پہلے سخت لہجے میں اور آخر میں اپنے لہنے کو نرم کرتے ہوئے کہا۔

اسد نے ساری بات سنی تو اسے سب سمجھ آگیا۔ اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے ازلان کو دیکھا۔ جسکے چہرے ہر ہلکی سی پر کشش مسکراہٹ اسے بہت کچھ سمجھا رہی تھی۔ کیچن کے دروازے میں کھڑی حوریہ نے سب سن لیا تھا۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔ پہلے جس لڑکی کے لیے ایک رشتہ آنا مشکل ہو رہا تھا۔ آج اسی کے خاندان سے دو دو رشتے آئے تھے۔ ایک جسکے ساتھ اسکی بات طے ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہ ہاہا کیا کہا معاف کیجیے گا میں نے شائد ٹھیک سے سنا نہیں۔ آپ نے ابھی ابھی کیا کہا؟ امین صاحب ہنس کر بولے۔

بھائی صاحب ہم حوریہ کو اپنے ازلان کی دلہن بنانا چاہتے ہیں۔ ماجدہ بیگم کو گا شائد انہوں نے ٹھیک سے سنا نہیں تو وہ دوبارہ سے بولیں۔

ہاہا کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ ایسا ممکن نہیں۔ میں آپ کو اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دے سکتا۔ وہ ہنس کر بولے۔ ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ ازلان پر اُولوں کی طرح گڑ رہے تھے۔

کیوں؟ ازلان کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ جو با حو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ کسی خوف کے تحت اسکا دل ایک دم دھڑکا۔

کیوں؟ یہ تم پوچھ رہے ہو؟ پہلے خود کو دیکھو پھر مجھ سے پوچھنا کیوں؟ رشید صاحب طنزیہ انداز میں بولے۔ اسد کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

کیا مطلب؟ مجھ میں کیا کمی ہے؟ وہ چہرہ اُٹھا کر انکی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں بولا۔ یوں جیسے وہ آج اپنا کیس خود لڑنا چاہتا تھا۔

ہنہہ کمی! سب سے بری کمی تمہاری بے روزگاری ہے۔ تم ایک بے روزگار انسان ہو۔ دوسری کمی تمہارا گھر ہے۔ تمہارا گھر ایک پھٹیچر محلے میں ہے۔ اس محلے میں اپنی بیٹی کو سڑنے کے لیے بھیجھ دوں۔ وہ طنزیہ انداز میں اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

میں اسکا خیال رکھوں گا۔ دن رات محنت کروں گا۔ اسے اچھی زندگی۔۔۔۔ وہ جیسے اپنے حق میں دلائل دے رہا تھا۔

اتنا انتظار کرنے سے بہتر ہے نا کہ میں کسی ایسے لڑکے کے ہاتھ میں اپنی بیٹی کا ہاتھ دوں جسکا سوسائٹی میں ایک مقام ہے۔ جو اپنی محنت کے بل آج اس مقام پر پہنچا ہے کہ سر اُٹھا کر مجھ سے میری بیٹی کا ہاتھ مانگ سکے۔ تمہاری طرح سر جھکا کر نہیں۔ وہ اسکے یوں ادب سے بیٹھنے پر چوٹ کر کے بولے حوریہ کیچن سے نکل کے حال کے ایک کونے میں کھڑی ہو گئی۔

رشید تم ایک دفع سوچ لو میرا بیٹا بہت شریف لائق ہے۔ وہ نوکری کے لیے دن رات ایک رک رہا ہے۔ اسکی محنت ضرور رنگ لاگ گئی۔ بہت جلدی اسے نوکری مل جائے گئی۔ ہم لوگ گھر بھی۔۔۔۔ رشید صاحب آگے ہو کر بیٹھے۔ اور انہیں سمجھانے لگے۔

بس کریں بھائی صاحب! بہت ہو گیا آپ کا آپ سب کی اطلاع کے لیے بتادوں میں نے کل ہی اپنی بیٹی کا رشتہ طے کر دیا ہے۔ امین صاحب گردن اکڑا کر بولے۔ ازلان کا سر ایک دم چکرایا۔

رشتہ طے کر دیا۔ کس کے ساتھ۔ ماجدہ بیگم بولیں۔

ایسے لڑکے کے ساتھ جسکی اس سوسائٹی میں ایک حیثیت ہے۔ جسکا ایک اچھے جگہ پر اپنا گھر ہے۔ جو ایک ہونہار قابل، اور شریف انسان ہے۔ بالکل آپکے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے کل اسد سے

Posted On Kitab Nagri

حوریہ کا رشتہ طے کر دیا۔ امین صاحب کے منہ سے نکلنے والے الفاظ وہاں پر بیٹھے تین نفوس پر بم کی صورت میں گرے۔ اسد ان کے چہرے دیکھ کر ایک ادا سے مسکرایا۔

تم نے ہمیں بتایا بھی نہیں۔ رشید صاحب کو اپنی آواز بھاری سی محسوس ہوئی۔

کیوں آپکو کیوں بتاتا۔ آگے نا آج میری بیٹی کی خوشیوں میں روڑے اٹکانے کے لیے۔ اگر بتا دیتا تب کیا کرتے ؟ میری بات مانے اپنے بیٹے کو اسد جہاں کام کرتا ہے اس کمپنی میں جاب پر لگوا لیں۔ ورنہ یوں ہی آوارہ گردی کرتے ہوئے ساری زندگی گزار دے گا۔ ہو سکے تو اس بار میری بات مان لیں۔ ورنہ اسکا بھی حال آپ کی ہی طرح ہو گا۔ سر اُٹھا کر باقی کی زندگی گزار نہیں سکے گا۔ بالکل آپکی طرح۔ سالوں پہلے بھی میں نے آپکو وہ محلہ چھوڑنے کا کہا تھا۔ تب بھی آپ اپنی ضد پر آڑے رہے۔ اور دیکھیں آج آپ کہاں ہیں اور میں کہاں ہوں۔ امین صاحب گردن اکڑا کر اپنی برائی بیان کر رہے تھے۔

صحیح کہا ابو نے۔ تایا جی آپ خود ہی ازلان اور اسد کا موازنہ کر لیں۔ کہاں اسد اور کہاں ازلان اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو آپ خود اسد جیسا لڑکا چنیں گے۔ علینہ جو کب سے چپ بیٹھی تھی۔ وہ بولی۔ اسد نے اسکی طرف دیکھا۔ بہت کچھ اسکی آنکھوں کے سامنے آیا۔ اسنے اپنا سر جھٹکا۔ رشید صاحب نے اپنا سر جھکا لیا۔ ماجدہ بیگم نے اپنی آنکھ کا کنارہ صاف کیا۔

Posted On Kitab Nagri

آج میں اپنے چھوٹے بھائی کے گھر آیا تھا۔ مجھے بری خوشی ہو رہی تھی۔ میں تو یہ سوچ کر آیا تھا۔ میرا چھوٹا بھائی ہے مجھے کہاں منع کرے گا۔ پر تم تو یہاں امیری غریبی کے رونے لے کر بیٹھ گے۔ امین میری بات یاد رکھنا رشتے امیری غریبی پر نہیں چاہت اور عزت پر ٹکتے ہیں۔ میں نے اپنا محلہ نہیں چھوڑا کیونکہ میرے ماں باپ کی ساری زندگی وہاں گزری تھی۔ مرتے دم تک میں نے وہی رہنے کا فیصلہ کیا۔ اس گھر سے مجھے انکی خوشبو آتی ہے۔ پر تم یہ نہیں سمجھو گے۔ تم تو امیری کے کھیل کو سمجھتے ہو۔ علینہ بیٹے مانا میرا بیٹا اتنا امیر نہیں ہے۔ پر آج تک میں نے اسے حق حلال کی کمائی کھیلائی ہے۔ میں اسے یہی سیکھایا ہے چاہے گھر میں پانچ روپے لاؤ یا پانچ سو لانا پر حق حلال کا۔ آج جتنی بے عزتی تم لوگوں نے کر دی۔ ساری زندگی نہیں بھلا پاؤں گا۔ معاف کرنا اگر کچھ غلط بول دیا ہو۔ رشید صاحب اپنے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ اور کھڑے ہو گے۔ ماجدہ بیگم بھی انکے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔

بھابھی یہ سمجھیے آج ہمارا اس گھر میں آخری چکر تھا۔ آج کے بعد ہم کبھی نہیں آئیں گے۔ اللہ حوریہ کے نصیب اچھے کرے ماجدہ بیگم بشرہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولیں جو کافی شرمندہ تھیں۔

ازلان چلو۔ رشید صاحب اسکے پاس آ کر بولے اور خود آگے بڑھ گے۔

ازلان کو کب سے اپنے آس پاس سب سائیں سائیں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے بہت سی آوازیں چل رہی ہوں پر اسے کچھ سمجھ نا آ رہا ہو۔ رشید صاحب کی آواز پر وہ چونکا اور خالی نظروں ست انکی طرف دیکھ کر کھڑا ہوا۔ بنا کسی کو مخاطب کیے وہ آگے بڑھا۔ جب اسکی کلائی پر بندھی گھڑی کلائی سے نکل کر زمین

Posted On Kitab Nagri

پر گری۔ وہ زمین پر جھکا اور کانپتے ہاتھوں سے گھڑی پکڑی۔ جیسے ہی وہ کھڑا ہوا اسکی نظر حوریہ پر پڑی۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ دو پل کے لیے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ ایک بے معانی سا آنسوں اسکی گال پر گرا۔ اور وہی وہ بنا دیر کیے پلٹا اور ماجدہ بیگم کے پیچھے گھر سے باہر نکلا۔

حوریہ جو کہ اسکو دیکھ رہی تھی۔ آج پہلی بار اسنے ازلان کو خود کو نظر اُٹھا کر دیکھتے ہوئے دیکھا۔ اسکو اسکی آنکھوں میں نا جانے کیا محسوس ہوا۔ جیسے وہ خود سمجھنے سے عاری تھی۔ اور اسکی آنکھ سے نکلنے والا آنسو اسے اپنے والد کے گڑے لفظوں کی تقلیف کا چھوٹا سا حصہ محسوس ہوا۔ وہ جیسے ہی نکل گیا۔ حوریہ نے نظریں پھیریں۔ تبھی اسکی نظر اسد سے ملیں جو کہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ نظریں پھیر کر کچن میں گھس گئی۔

افرحہ اگلے پریڈ میں ہماری پریزیٹشن ہے۔ تم نے سلائیڈز پڑھ لیں؟ وہ اپنے سامنے پڑے رجسٹر پین کی مدد سے کچھ لکھتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھی افرحہ سے مخاطب ہوا۔

پڑھ رہی ہوں۔ ایزی ہے۔ وہ لیپ ٹاپ پر اپنی سلیڈز آگے کرتے ہوئے بولی۔

اشیٹ حامد میں نے تمہیں ایک خوشخبری تو سنائی ہی نہیں۔ وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔ حامد چونکا۔

Posted On Kitab Nagri

بولو ایسا کیا بتانا تھا؟ کہی اپنے ابو سے ہمارے پیار کا اقرار تو نہیں کر دیا۔ دیکھ لو پہلے مجھے بتا دینا گھر والوں سے بات بھی تو کرنی ہے۔ وہ ہلکا سا ہنس کر بولا۔

بدتمیز میں پاگل نہیں ہوں جو منہ اُٹھا کر اور وہ بھی ابو سے یہ سب بولوں گئی۔ اصل میں حوریہ کا رشتہ اسد بھائی سے طے ہو گا۔ افرحہ اسکے بے تکے جوک پر اسکے کندھے پر ہاتھ رسید کرتے ہوئے بولی۔

حامد جہاں تھا وہی رک گیا۔

کیا کہا تم نے ابھی؟ وہ پورا اسکی طرف مُڑ کر بولا۔ چہرے پر حیرانگی کے تاثرات تھے۔

حوریہ کا رشتہ ہو گیا۔ پہلے جو رشتہ دیکھنے کے لیے آئے تھے۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ بہت باتیں سنائیں۔ اسی وقت نا جانے کہاں سے اسد بھائی اور خالہ آ گے۔ اور پتہ ہے کیا اسد بھائی نے کافی باتیں سنائیں۔ اور آپی کا رشتہ مانگ لیا۔ میں بہت خوش ہوں۔ شکر ہے حوریہ کا رشتہ ہو گیا۔ ایک ماہ تک اسکی شادی ہو جائے گئی۔ وہ کتنی پریشانیوں سے آزاد ہو جائے گئی۔ افرحہ کی آواز میں واضع خوشی کے اثار تھے۔ وہ بنا حامد کو دیکھے بولے جا رہی تھی۔ یہ جانے بغیر حامد کے چہرے کا رنگ سفید پر گیا۔

یہ اچھا نہیں ہوا۔ ازلان بھائی وہ ہولے سے بولا۔

کلاس اپنی پریزیٹشن کے لیے ریڈی ہو جائیں۔ سب سے پہلے افرحہ اور حامد پریزیٹشن دیں گے۔ وہ ابھی تک شاک میں تھا۔ جب سر کی آواز گونجی۔

حامد چلو چلیں۔ افرحہ نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔ جو ابھی تک سکتے میں تھا۔ اسکی آواز پر چونکا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں چلو وہ کھڑا ہوا۔ افرحہ نے آگے بڑھ کر اپنی یو ایس بی کلاس کے لیپ ٹاپ پر لگائی۔ لیپ ٹاپ کے کچھ بٹن پریس کیے تو سامنے والی دیوار پر انکی سلائیڈز دیکھیں۔ افرحہ اور حامد نے اپنا انٹروڈیکشن دیا۔ افرحہ نے پریزینٹیشن شروع کی۔ حامد بے دھیانی میں دیوار کی طرف دیکھ رہا تھا۔ افرحہ نے اپنا حصہ پورا کر کے حامد کی طرف دیکھا۔ جو خالی نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

حامد تم بولو۔۔ وہ آہستہ اواز میں بولی۔ پر وہ کچھ نا بولا۔ ساری کلاس اسکے بی ہیوریر پر کافی حیران تھی۔

حامد کیا آپ کچھ نہیں بولیں گے۔ سر کی آواز گونجی۔ تو وہ ہوش میں آیا۔

اہمم سوری سر اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو ہاتھ کی ہتھیلی سے صاف کرتا وہ بولا۔ اور ہمت کر کے پریزنٹیشن دینے لگا۔ وہ ہر دوسری سلائیڈ پر اٹک رہا تھا۔ جو کہنا چاہیے اسکے علاوہ بول رہا تھا۔ الفاظ بھول رہا تھا۔ افرحہ پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ آج تک کبھی اسکی پریزینٹیشن اسطرح کی نہیں ہوئی تھی۔ وہ کلاس کا ایک قابل اسٹوڈینٹ تھا۔ وہ بول رہا تھا۔ جب اسکے موبائل پر بیپ ہوئی۔ کلاس کے رول کے مطابق وہ موبائل کھول نہیں سکتا تھا۔ پر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر نا جانے کس ڈر سے بنا کسی کی پرواہ کیے اسنے اپنی پوکٹ سے موبائل نکالا اور اس پر آنے والے میسج کو دیکھا۔

حامد جلدی سے ہسپتال پہنچو۔ ابا کو ہاٹ اٹیک ہوا ہے۔ سکرین پر ازلان کا میسج تھا اس ہر لکھے الفاظ پڑھ کر اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکی۔ وہ ایک دم لڑکھرایا۔ افرحہ اور باقی سب اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہو گے۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا حامد؟افرحہ بھاگ کر اسکے قریب آئی اور اسکے ہاتھ سے موبائل لیا۔

ابا! مجھے جانا ہو گا۔ وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھا۔اور جلدی سے اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر افتحہ سے موبائل کھینچ بنا کسی کا جواب دیے وہ کلاس سے باہر بھاگا۔

سر اسکے ابا کو ہاٹ اٹیک ہوا ہے۔افرحہ نے سب کی سوالیہ نظروں کا جواب دیا۔

او اللہ ان کو صحت دے۔ افرحہ اپ کی لسی اور دن پریزینٹیشن ہو جائے گئ۔ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ سر بولے۔

سر وہ میرے تایاہیں کیامین جاسکتی ہوں۔افرحہ نے پوچھا۔انکے ہاں کے جواب میں اگلے ہی پل وہ بھی اپناسامان لے کر کلاس سے نکلی۔

****

ازلان خاموشی سے گاڑی چلارہاتھا۔رشید صاحب اور ماجدہ بیگم گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔

ماجدہ بیگم یہ میرا سگا بھائی تھا۔ جسکے ساتھ میرا سارا بچپن میری جوانی گزری۔ تم نے دیکھا اسنے کیسے بات کی۔ وہ ہمشہ سے خود کو برا آدمی مانتا تھا۔ ابا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ شہر آگیا۔ اس وقت میں نے اسکی مدد کی۔ ہمیشہ ابا کی ڈانٹ سے اسکو بچایا۔ ہمشہ اپنا چھوٹا بھائی نہیں بیٹا سمجھا۔ کبھی بھی اپنے برے ہونے کا روب نہیں ڈالا۔ ہمیشہ اسکا ساتھ دیا۔ بہت پیار کیا۔ اور دیکھو آج اسنے کیسے مجھے غریب ہونے کا طعنہ دے دیا۔ انکی آواز میں غم غصہ اداسی سب تھا۔ یوں لگ رہا تھا انکی آواز نم ہو۔ رشید

Posted On Kitab Nagri

صاحب کے الفاظ سن کر ازلان نے سٹرنگ پر اپنے ہاتھ مضبوط کیے۔ اسکی آنکھیں لال ہو رہیں تھیں۔

دفع کریں آپ کیوں ان باتوں کو سوچ رہے ہیں۔ آپ جانتے تو ہیں امین بھائی کی سوچ کیسی ہے۔ماجدہ بیگم نے انکی طبعیت بگڑنے کے ڈر سے کہا۔

جانتا ہوں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔ پر تم ہی بتاؤ ماجدہ کیا اسکی باتوں سے تمہیں تقلیف نہیں ہوئی۔ جب اسنے بولا نا پیسے چاہیں بتاؤ کتنے چاہیے۔ قسم سے دل رو پڑا۔ میں جس نے آج تک زندگی میں کبھی کسی سے ایک پیسہ نہیں مانگا ہو وہ اپنے چھوٹے بھائی سے بھلا پیسے مانگنے آیا ہو گا۔ میں نے تو ایر سے حوریہ کا رشتہ مانگا۔ پر دیکھو اسنے کیسے انکار کیا۔ جیسے اگر ہم اسے اپنی بہو بنا کر لے جائیں گے تو کھلا پیلا نہیں سکیں گے۔ کیا بھائی ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنے سے غریب بھائیوں کو دوسروں کے سامنے ایسے ذلیل کریں۔ کیا کوئی سگا بھائی ایسے کرتا ہے۔ماجدہ تم سہی تھی میرا کوئی اپنا نہیں سب پیسے کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اگر اپنے سے غریب دیکھے چاہے وہ سگا بھائی ہی کیوں نا ہو اسکو بھی اسکی ہی نظروں میں گرِا دیتے ہیں۔ رشید صاحب بولتے بولتے آخر میں رو دیے۔ ماجدہ بیگم ان کی تقلیف کو سمجھتی تھیں۔ وہ کافی بار ان کے چھوٹے بھائی کے حوالے سے باتیں کر چکیں تھیں۔ پر ہمیشہ رشید صاحب انکی نفی کر دیتے تھے۔ پر آج ان کا دل بہت دکھا تھا۔ وہ جی بھر کے روئے۔ ازلان کو اپنی آنکھیں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان یہ تمہارے ابا کو کیا ہو رہا ہے۔ماجدہ بیگم کی ڈری سہمی اواز گاڑی میں گھونجی۔ ازلان نے جھٹ سے پلٹ کر دیکھا تو رشید صاحب اونچے اونچے سانس لے رہے تھے۔ اور انکا ایک ہاتھ دل پر تھا۔

ابا کیا ہوا؟ وہ اونچی آواز میں پیچھے کی طرف دیکھ کر چلایا۔

ازلان جلدی سے ہسپتال لے چلو۔ ماجدہ بیگم انکی بگڑتی حالت کو دیکھ کر بولیں۔ ازلان نے گاڑی گھومائی۔ اور اسکی سپیڈ حد سے زیادہ تیز کر دی۔ اگلے بیس منٹ میں وہ ہسپتال میں موجود تھے اسنے جلدی سے حامد کو میسج کیا۔ڈاکٹر رشید صاحب کا مائنع کرنے لگے۔

ازلان بھائی ابا کو کیا ہوا؟ کہاں ہیں؟ حامد بھاگتا ہوا ہسپتال میں داخل ہوا۔ سامنے کوریڈول میں کھڑے ازلان کو دیکھا تو فوراً بولا۔ اسکے پیچھے ہی افرحہ تھی۔

ہاٹ اٹیک ہوا ہے۔ ابھی ڈاکٹر نے ائی سی یو میں شیفٹ کیا ہے۔ حامد دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائیں۔ ازلان ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔

میں یوں اچانک ہاٹ اٹیک آپ تو چاچو کے گھر گے تھے۔ تو؟ حامد اپنے اندر اُمڈ آنے والے ہزار سوال کا جواب جاننا چاہتا تھا کہ کہی وہ جو سوچ رہا ہے وہ سچ تو نہیں۔

ازلان نے ایک پل کے لیے حامد کی طرف دیکھا۔ اور اس ایک پل میں حامد نے اسکی آنکھوں میں وہ سب دیکھ لیا جو وہ زبان پر نالا یا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تائی جان آپ پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے ابو کو فون کر دیا ہے ہو آتے ہی ہوں گے۔ افرحہ پاس پر کرسی پر بیٹھی ماجدہ بیگم کے پاس بیٹھ کر انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

اسکی بات پر ماجدہ بیگم اور ازلان نے اپنی آنکھیں بھیچیں۔

دور رہو مجھ سے اور خبر دار اگر تمہارا باپ یہاں آیا۔ ماجدہ بیگم نے اسے دھکہ دیا۔ وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگئی۔ آج تک جس تائی نے لاکھ انکے والد کے اختلاف کے ہمیشہ پیار دیا تھا آج انکے اس رویے کو دیکھ کر وہ کچھ پل تو بول ہی نا پائی۔۔

امی ہسپتال ہے پلیز ایسا ویسا کچھ مت کیجیے گا۔ بس دعا کریں۔ ازلان پاس والی سیٹ پر بیٹھ کر بولا۔

افرحہ تم پلیز گھر جاؤ۔ ہم لوگ دیکھ لیں گے۔ حامد نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔ افرحہ جو پہلے ماجدہ بیگم کے رویے سے ہرٹ تھی۔ اب حامد کا اسکو چلے جانے کے الفاظ اسے چھبے۔ اسکے الفاظوں سے بھی زیادہ اسکے لہجے کا بے گانہ پن چھبا۔ وہ اسے اس وقت پر ایا لگا۔ ایک ایسا پر ایا جو اسے یہاں سے جانے کا بول رہا تھا۔ جو دو گھنٹے پہلے تک تو اسکا اپنا تھا۔ جسکے ساتھ اسکا تعلق دل کا تھا۔ وہ اُٹھی اور ایک نظر اسے دیکھ کر بیگ کندھے پر ڈالے مڑ گئی۔ حامد نے دور جاتی افرحہ کو دیکھا۔ اور سر جھٹکا۔

ایک گھنٹے کے بعد ڈاکٹر باہر نکلے۔ وہ سب انجانے ڈر کو دل میں دبائے ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوئے۔

دیکھیں ہم نے آپکے فادر کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ پر ہاٹ اٹیک اتنا سوئیر تھا۔ کہ وہ مزید سر واؤ نہیں کر پائے۔ ڈاکٹر اپنا چشمہ اتار کر افسردہ لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں پر بیٹھے تینوں نفوس پر قیامت گری۔ حامد لڑکھڑایا اور وہی زمین پر بیٹھ گیا۔ ابھی صبح ہی تو وہ صحیح سلامت تھے۔ وہ ان سے مل کر یونی گیا تھا۔ اور اب کچھ ہی گھنٹوں میں وہ اسے چھوڑ کر چلے گے۔

ازلان جو کہ ماجدہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا۔ یہ خبر سنتے ہی اسکا دماغ معائف ہوا۔ ماجدہ بیگم بے ہوش ہو چکی تھیں۔ وہاں پر کھڑے ڈاکٹر کے پاس بھی تسلی کا ایک لفظ نہیں تھا۔ اور اس مشکل کھڑی میں وہ بول بھی کیا سکتے تھے۔

آپ میرے ساتھ آئیں کچھ فار میلٹیز پوری کرنی ہے پھر آپ باڈی کو لے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر بول کر آگے بڑھ گیا۔

باڈی! ازلان نے وہی لفظ دھرایا۔ ابھی کچھ دیر پہلے جسے وہ اسکے والد کہ رہا تھا۔ اب وہ باڈی بن گے تھے۔ صرف ایک باڈی۔ وہ ہمت کر کے اُٹھا اور ڈاکٹر کے پیچھے گیا۔

* ★ * * * * * * * * * * * * *

ایک گھنٹے بعد ایمبولینس میں رشید صاحب کی باڈی کو گھر لایا گیا۔ گھر کے سامنے پورا محلہ جمع تھا۔ کچھ انکے قریبی تھے۔ اور کچھ۔۔۔ ازلان نے میت گھر کے چھوٹے سے صحن میں رکھوائی۔ ماجدہ بیگم خاموش سی وہیں انکی چارپائی کے قریب بیٹھ گئیں۔ وہ زبان سے تو کچھ نا بولیں بس آنکھوں سے آنسوں گڑ رہے تھے۔ پاس بیٹھی خواتین انکو دلاسے دے رہیں تھیں۔ کچھ دیر بعد صدف بھی پہنچ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کی بس کچھ دور رکی۔ وہ مسکراتی ہوئی اپنے محلے کی دوستوں کے ساتھ نیچے اتری اور گھر کی اور بڑھی۔ یہ جانے بغیر کے اسکے گھر پر کتنی بری قیامت ٹوٹی ہے۔ وہ ابھی اپنے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر تھی۔ جب اپنے گھر کے سامنے بھیر کو دیکھا۔ اندر سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ناسمجھی میں انجانے ڈر میں وہ کانپتے ٹانگوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔ جیسے ہی اسکی نظر چارپائی پر پڑے اپنے باپ پر گئی ہاتھ پر پکڑیں کتابیں فرش پر گریں۔

بیٹے چلو آگے ہو کر اپنے باپ کو دیکھ لو۔ اپنے قریب سے آئی آواز پر بھی اسکا سکتا نا ٹوٹا۔ ایک عورت نے اسے کندھے سے پکڑ کر رشید صاحب کی چارپائی کے قریب بیٹھایا۔

اباااا ابااااکانپتے ہاتھوں سے اسنے انکا ماتھا چھوا۔

نہیں ابا کیا ہوا؟ ٹھنڈے ماتھے پر ہاتھ لگتے ہی وہ چلائی

ابا اُٹھیں کیا ہوا؟۔؟؟ نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے میں تو آپکی لاڈلی بیٹی ہوں نا پلیز اُٹھیں وہ انکا بازو جھجھوڑتے ہوئے بولی۔ اسکی چیخ وپکار پر باقی سب نے افسردہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کچھ دیر بعد انکو غسل دیا گیا۔

حامد وہی مردوں والی سائیڈ میں ایک طرف زمین پر بکھرا ہوا بیٹھا تھا۔ اسکا دماغ ابھی تک اس بات کو ایکسپٹ نہیں کر پایا تھا۔ وہ ابھی بھی سوچ رہا تھا کہ یہ خواب ہو سکتا ہے ایک ڈراؤنا خواب جسے اگر ابھی کوئی آکر اسے اُٹھائے گا تو سب پہلے جیسا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

امین صاحب اور انکے گھر والے بھی پہنچ چکے تھے۔ کچھ دیر بعد تدفین کر دی گئی۔ امین صاحب مردوں والی سائیڈ پر بیٹھے باقیوں سے بات کر رہے تھے۔ گھر خواتین سے بھرا ہوا تھا۔ اہستہ آہستہ سب اپنے گھر کی اور جارہے تھے۔

ازلان خاموش سا ایک طرف بیٹھا تھا۔ جب اسکے موبائل پر فون آیا۔ چونک کر اسنے اپنی قمیض کی جیب سے فون نکالا۔

ازلان کرن بے ہوش ہو گئی ہیں کلدی سے ڈاکٹر کو لے کر گھر پہنچو۔ اگے سے صدف کی آواز تھی۔ وہ اگلے ہی پل وہاں سے نکلا۔ حامد اسے نکلتے دیکھ خود بھی پیچھے آ گیا۔ وہ دونوں ڈاکٹر کو لے کر گھر پہنچے۔ چونکہ رات ہو گئی تھی تو گھر میں صرف رشتے دار اور کچھ آس پروس کی عورتیں تھیں۔

ڈاکٹر نے کرن کو چیک کیا۔ ایک ڈریپ لگا دی۔ وہی بیڈ پر ایک طرف ماجدہ بیگم بیٹھی رو رہیں تھیں۔ پاس ہی بشرہ بیگم بیٹھیں تھیں۔ حامد سر جھکائے ایک طرف کھڑا آنسو بہا رہا تھا۔ افرحہ اسے دیکھتے اسکے قریب آئی۔

حامد! وہ بس اتنا ہی بولی۔ وہ جب گھر پہنچی تو آج ہونے والی ساری بات پتہ چلی۔ تبھی وہ حامد کے ری ایکشن کو سمجھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان ماجدہ بیگم کو دیکھتا انکی طرف آیا۔ اور انکے پاس بیٹھا بشرہ بیگم اُٹھ گیئں۔ ماہم اور حوریہ صدف کے پاس بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ کمرے میں کوئی بات نہیں ہو رہی تھی۔ صرف صدف اور ماجدہ بیگم کے رونے کی آواز آرہی تھی۔

امی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولا۔ اس لفظ میں بھی لڑھراہٹ تھی۔ ماجدہ بیگم کے ضبط کا بندہ ٹوٹا وہ اور ٹوٹ کے رودیں۔ ازلان نے انہیں سینے سے لگالیا۔ اسکی انکھوں سے بھی آنسو بہے۔

وہ انہیں چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پر وہ تھیں کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھیں۔

بھابھی چپ کر جائیں اب آپ کو ہی بہادر بننا ہو گا۔ ورنہ بچوں کا کیا ہو گا۔ بشرہ بیگم ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں۔

ازلان اگر تم چاہتے ہو تمہارے باپ کی طرح تمہاری ماں نا مرے تو میرے شوہر کے قاتلوں کو ابھی کے ابھی اس گھر سے نکالو۔ ماجدہ بیگم اپنے چہرے پر بہے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولیں۔ پاس ہی کھڑی بشرہ بیگم ان کے لہجے کو سمجھ گیئں۔

امی ابھی آپ آرام کریں۔ یہ سب بعد میں دیکھ لیں گے۔ ازلان نے ٹالنا چاہا۔

تمہیں ایک بار میری بات سمجھ نہیں آئی۔ نکالو انہیں ابھی کے ابھی ورنہ میں دھکے مار کر نکالوں گئی۔

ماجدہ بیگم زور سے چلائیں۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے بے بسی سے حامد کو دیکھا۔ جو کہ پہلے ہی چہرے پر سرد تاثرات لیے کھڑا تھا۔ بشرہ بیگم نے شرمندگی سے سر جھکالیا۔ کیونکہ ابھی بھی گھر میں محلے کی خواتین موجود تھیں۔ جو ماجدہ بیگم کی اتنی اونچی آواز سن کر کمرے میں آگئیں تھیں۔

امی فل حال آپ آرام کریں۔ ازلان اتنا بول کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔ وہ یہ سب تماشا نہیں لگانا چاہتا تھا۔ امی ٹھیک کہ رہی ہیں۔ بھلائی اسی میں ہو گئی۔ چچی آپ اپنی بیٹیوں اور اپنے خاوند صاحب کو لے کر گھر چلی جائیں۔ اور دوبارہ اس گھر میں قدم مت رکھیے گا۔ جو بے نام رشتہ تھا۔ آپکے خاوند نے وہ بھی ختم کر دیا ہے۔ تو لوگوں کو دیکھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حامد سپاٹ لہجے میں بولا۔ افرحہ نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا۔ جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو۔ یہ وہی انسان بول رہا ہے جو کبھی اسکے ساتھ زندگی گزارنے کے وعدے کیا کرتا تھا۔ اور آج۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حامد چپ کرو۔ ازلان اسکے یوں بدتمیزی سے بولنے پر غصے سے بھرے لہجے میں بولا۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔ یہ باتیں محلے میں پھیلیں۔ پر ان بات ہاتھ سے نکل چکی تھی۔

تمہاری اتنی اوقات نہیں جو ہمیں اس گھر سے نکالو۔ اور ویسے بھی اس جھوپڑی میں دو پل بھی رہنا محال ہے۔ امین صاحب کی آواز دروازے کے قریب سے آئی۔ حامد نے مُڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ ٹھیک اسکے پیچھے کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تای۔۔۔ازلان کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے جب ماجدہ بیگم نے اسکا بازو پکڑ کر روکا۔ اسنے مڑ کر دیکھا تو ماجدہ بیگم کی وزرنگ دیتی نظروں کو دیکھ کر وہ چپ کر گیا۔

ہنہ !امین صاحب شکر ہے اللہ کی ذات کا اسنے اتنا تو دیا ہے۔دو وقت کا کھانا کھا سکیں کم از کم غرور میں نہیں ہیں۔ آپ بھی اس وقت سے ڈریں جب آپکی ڈھیلی چھوری رسی کو کس لے گا۔حامد انکے سامنے آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔ امین صاحب اسکے یوں بے خوف رویے جو دیکھ کر اپنا غصہ کنٹرول کرتے بشرہ بیگم سے مخاطب ہوئے۔

بشرہ ابھی کے ابھی بچیوں کو لے کر باہر آؤ۔

بھابھی میں چلتی ہوں۔ ہو سکے تو دل برا کر معاف کر دیجیے گا۔بشرہ بیگم آگے ہو کر ہاتھ جورتے ہوئے بولیں۔ماجدہ بیگم نے سر گھما لیا۔

انکے سرد رویے کو دیکھ کر بشرہ بیگم نے حوریہ،افرحہ،اور ماہم کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

معاف کر دینا۔ وہ ازلان کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر بولیں۔ اور دروازے کی اور بھریں۔ ازلان نے بے بسی سے سامنے دروازے سے ان کو جاتے دیکھا۔وہ جانتا تھا۔شائد یہ دیکھا آخری بار ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ داخلی دروازیں کو عبور کر گئیں۔

وہ ماجدہ بیگم کو زبردستی سلا کر کمرے کی لائیٹ بند کر کر تھکے قدموں کے ساتھ کمرے سے باہر نکلا۔گھر پورا خالی تھا۔ سبھی اس پاس کے لوگ جا چکے تھے۔وہ نم نظروں سے حال کر دیکھنے لگا۔جب اسکی نظر

Posted On Kitab Nagri

حال میں رکھی چارپائی پر پڑی۔ اس چارپائی کے سامنے زمین پر حامد بیٹھا تھا۔ اپنا بازو چارپائی پر اور اوپر سر رکھے وہ بے اواز رو رہا تھا۔ ازلان اسکے قریب آ کر بیٹھا۔

ایسا کیوں ہوا؟ ابا کیوں اتنی جلدی چلے گے۔ بھائی مجھے یقین نہیں ہو رہا کوئی ایسے بھی جا سکتا ہے۔ ابھی صبح ہی تو دیکھا تھا۔ پر اب دیکھو ساری زندگی ان کی شکل نہیں دیکھ سکیں گے۔ ان کی آواز نہیں سن سکیں گے۔ حامد روتے ہوئے بولا۔

بس حامد اتنا مت رو۔ اگر تم رو گے تو امی، باجی اور کرن کا کیا ہو گا۔ ہمیں ہمت کرنی پڑے گئی۔ جو ہو گیا ہم بدل نہیں سکتے۔ وہ اسے گلے سے لگاتے ہوئے بولا۔

مجھے سکون نہیں آ رہا بھائی ابا کو لے آؤ۔۔ وہ اتنا رو رہا تھا کہ روتے روتے اسکی ہچکی بند گئی۔

بس چپ۔۔۔ ازلان بس اتنا ہی بولا۔ اسکے پاس جیسے بولنے کے لیے الفاظ ختم ہو گے تھے۔ وہ تو خود یقین نہیں کر پا رہا تھا۔ تو دوسروں کو کیسے کرواتا۔ سب اتنا اچانک ہوا کہ اسکا بھی دماغ بند ہو رہا تھا۔

ابا! ابا! وہ اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ تبھی اندر سے کرن کے چیخنے کی آواز آئی۔ دونوں اندر کی طرف بھاگے۔ جہاں صدف اسے سھنمبالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسکے چیخنے سے ماجدہ بیگم بھی اُٹھ گئیں۔

کرن بچے سھنمبالو خود کو۔ ازلان اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی ابا باہر ہیں نا انہیں کچھ نہیں نا ہوا۔ پتہ ہے ابھی ابھی میں نے خواب دیکھا۔ انہیں کچھ ہو گیا تھا۔ کرن جیسے ابھی بھی خواب کے اثر میں تھی۔ صدف ماجدہ بیگم کے پاس بیٹھی جو رو رہیں تھیں۔

وہ سب سچ تھا۔ ہوش میں آؤ۔ ازلان نے اسے جھنجھورتے ہوئے کہا۔

بھائی ایسا مت بولیں میرے ابا۔۔۔۔ کرن اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے رو دی۔۔ ازلان اپنا سر ہاتھوں میں گرا گیا۔ وہ جیسے بے آواز رو رہا ہو۔

اگر کسی دن میں نا رہا تو تم سب کو سھنمبال لینا۔ کرن اور حامد کی اچھی جگہ شادی کرنا۔ اور خود بھی جلدی شادی کر لینا۔ اپنے اس پاس اسے کچھ دن پہلے کے کہے گے رشید صاحب کے الفاظ سنائی دیے۔

کچھ دن پہلے جب وہ دکان پر انکے ساتھ کام۔ کروا رہا تھا۔ تب انہوں نے سنجیدہ انداز میں کہا تھا۔ جسے وہ کیسی باتیں کر رہے ہیں ابا بول کر ٹال گیا تھا۔ آج اسے محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ اپنے جانے کو محسوس کر گے تھے۔ ایسے جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ چلے جائیں گے۔

ابا مجھ سے سب سھنمبل نہیں رہے آپ کیوں چلے گے۔ ہمیں کیوں اکیلا چھوڑ گے۔ وہ سب کی طرف دیکھ کر دل ہی دل میں ان سے مخاطب ہوا۔ جیسے وہ اسے سن رہے ہوں۔

****

ایک ماہ بعد :

Posted On Kitab Nagri

ایک ماہ کیسے گزرا چاہے باقیوں کو پتہ نا چلا ہو پر ازلان اور اسکے گھر والوں کے لیے بہت مشکل تھا۔ وقت کو کام ہے چلانا وہ نا تو کسی کے لی آج تک رُکا ہے اور نا کبھی رکے گا۔ کسی کے چلے جانے سے کچھ رکتا نہیں۔ دل پر پتھر رکھ کر ان حالات کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ سب چیزیں دوبارہ سے اپنی جگہ پر آ گئیں تھیں۔ سب اپنی اپنی روٹیں میں مصروف ہو گے۔ بس ایک چیز سب کے چہروں سے غائب تھی اور وہ تھی مسکراہٹ۔

جہاں ایک طرف ازلان اور اسکے گھر والے رشید صاحب کی موت کے غم کو کم کرنے کی کوشش میں تھے وہی دوسری طرف امین صاحب اور اسد کے گھر شادی کی تیاریاں ہو رہیں تھیں۔ اگلے ایک ہفتے میں شادی تھی۔ اور تیاریاں زورو شور سے ہو رہیں تھیں۔ اس دن کے بعد ان دو گھرانوں نے مڑ کر ان کے گھر کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔

وہ مجھے اپ سے ایک بات کرنی تھی۔ امین صاحب سٹڈی روم میں بیٹھے کام کر رہے تھے جب بشرہ بیگم اپنے ہاتھ میں دودھ کا گلاس لے کر بات کرنے آئیں تھیں۔

بولو! انہوں نے ایک آئی برو اچکا کر کہا۔

اللہ کے فضل سے بہت جلدی اپنی حوریہ کی شادی ہو رہی ہے۔ بہت مشکل سے یہ دن آیا ہے۔ بہت خوشی کا دن ہے۔ تو میں سوچ رہی تھی کیوں نا بھابھی کو بلوا لیں۔ پچھلی ساری باتیں بھول جائیں۔ وہ ہچکچاتے ہوئے بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

بشرہ بیگم آج تو تم نے یہ بات بول دی پر خبر دار جو آج کے بعد یہ الفاظ منہ سے نکالے۔ تمہیں زار شرم نہیں آئی یوں منہ اُٹھا کہ ان کی حمایت میں اتر آئی۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس دن اسکے چھوٹے بیٹے نے کیسے سب کے سامنے ہماری بے عزتی کی۔ وہ ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے غصے میں بولے۔ ٹیبل پر پڑے دودھ کے گلاس سے تھوڑا سا دودھ جھلک کر ٹیبل پر ِگرا تھا۔ بشرہ بیگم کانپ گئیں۔

پر اس بات کو اتنا بڑھانا نہیں۔۔۔ ابھی انکے الفاظ منہ میں تھے۔ جب امین صاحب کرسی سے اُٹھے اور وہی دودھ کا گلاس زمین پر دے مارا۔ شیشے کا گلاس ٹوٹ گیا۔ دودھ سارا باہر نکل گیا۔ بشرہ بیگم کے پاؤں پر ایک ٹکڑا لگا۔ انکے پاؤں سے خون رسنے لگا۔

تمہیں میری ایک دفع کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی۔ اتنی ان لوگوں کی اوقات نہیں جتنا وہ اُڑ رہے ہیں۔ بہت جلد زمین پر ِگریں گے۔ اور پھر انکا تماشا میں دیکھوں گا۔ یہاں پیروں پر گڑ کر اس دن کے رویے کی معافی مانگیں گے۔ وہ مغرورنہ انداز میں بولے۔ بشرہ بیگم نے بے بسی سے انہیں دیکھا۔ اور بنا کچھ کہے کمرے سے نکل گئیں۔

امی وہ کمرے سے تھوڑی دور گئیں کے پیچھے سے حوریہ کی اواز آئی۔ وہ مڑیں۔

کیا ہوا تم سوئی نہیں۔

ادھر آئیں یہاں بیٹھیں وہ انہیں ہاتھ سے پکڑ کر حال میں رکھے صوفے پر بیٹھنے لگی۔ اور وہی کیبنٹ سے فسٹ ایڈ باکس نکالا۔ اور انکے پاؤں پر لگا کانچ کا ٹکڑا نکالا۔ اور پٹی لگانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

امی آپ نے ابو کو کچھ کہا کیوں نہیں آپکے پاؤں پر کانچ چھبا پھر بھی آپ نے اف تک نہیں کی کیوں؟ آپکو لڑنا چاہیے تھا آپ ہمشہ چپ کیوں کر جاتی ہیں۔ ایک دفع ابو کو بتائیں انہیں احساس دلائیں۔ آپ مزید ان کا بلاوجہ چیخنا، چلانا تھپر مارانا مزیز نہیں سہیں گئ۔ وہ پٹی لگا کر سوالیہ انداز میں بولی۔ بشرہ بیگم ہلکا سا مسکرائیں۔

اس میں مسکرانے والی کیا بات ہے؟ وہ حیرانگی سے انہین مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی۔ اگر وہ تجربہ کار ہوتی تو جان لیتی اس ایک مسکراہٹ میں کتنا درد چھپا تھا۔

تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں نے کبھی ان سے لڑنے کی کوشش نہیں کی۔ شروع میں ان کے ہر پل بدلتے رویے نے مجھے بہت ڈسٹرب رکھا۔ میں ایک دفع ان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ ان سے لڑنے لگی۔ پھر پتہ ہے انہوں نے کیا کہا۔ وہ بولتے بولتے رکیں۔ حوریہ انہیں کو سن رہی تھی۔

انہوں نے کہا بشرہ بیگم ابھی کے ابھی مجھ سے معاف مانگو ورنہ ابھی کے ابھی چوٹی پکڑ کر گھر سے نکال دوں گا۔ طلاق دے دوں گا۔ وہ اس رات کو سوچتے ہوئے بولیں۔

طلاق لفظ نے میرے پیر روک دیے۔ مجھے گھٹنوں پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے ان سے معافی مانگی۔ اگر صرف اپنا سوچتی تو اسی پل گھر سے نکل جاتی پر میں خود غرض بن ہی نا سکی۔ قدم باہر نکالنے کا سوچا تو سامنے تمہارا اور علینہ کا چہر آ گیا۔ اپنے بوڑھے ماں باپ کا چہرا آ گیا۔ سوچا اگر اج نکل گئ تو ساری

Posted On Kitab Nagri

زندگی یہ معاشرہ قبول کرے گا اور نا تم دونوں کو دیکھ پاؤں گئی۔ اس دن میں نے اپنا اپ مار دیا۔ میں بشرہ سے صرف امین کی بیوی بن گئی۔ بولتے بولتے وہ آخر میں مسکرا دیں۔

ماما حوریہ نے اگے بڑھ کر انکے ہاتھ چومے اور سر انکی جھولی میں رکھ دیا۔

حوریہ ایک ہفتے میں تمہاری شادی ہو رہی ہے۔ مجھ سے وعدہ کرو زندگی کا کوئی بھی موڑ آ جائے تم قدم باہر نہیں نکالو گئی۔ انہوں نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر کہا۔

اگر میں اتنا سہ نا پائی تب بھی؟ وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

ہاں تب بھی۔ وہ اتنا ہی بولیں۔

اسد اچھا لڑکا ہے وہ تمہیں عزت اور محبت سے رکھے گا۔ اور دیکھنا تم بہت خوش رہو گئی۔ تم اپنا ہر فرض دل سے پورا کرنا۔ سبھی تم سے پیار کریں گے۔ اور میری دعا تو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گئی۔ وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولی۔ حوریہ کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گال پر بہا۔

چلو اب تم سونے جاؤ مجھے بھی نیند آ رہی ہے۔ بشرہ بیگم نے کہا۔ حوریہ ہاں مین سر ہلا کر اُٹھی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ بشرہ بیگم اسکو جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔ نا جانے کہاں سے بھولا بھٹکا آنسو انکی گال پر بہا۔

حوریہ کمرے میں داخل ہوئی تو سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون بج رہا تھا۔ اسنے اگے بڑھ کر فون اٹھایا۔ تو اسکے اوپر اسد کی کال آ رہی تھی۔ اسنے بیڈ کی طرف دیکھا۔ ماہم اور افرحہ سو رہی تھیں۔ اسد کا نام دیکھتے ہی

Posted On Kitab Nagri

اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔ اسنے لیس کا بٹن دبایا۔ اور کان سے لگایا۔ اور اسد سے باتیں کرنے لگی۔ جس دن کی ان کی بات طے ہوئی تھی۔ اسکے بعد سے وہ اسد سے بات کرنے لگ گئی تھی۔ پہلے تو دونوں میں کم ہی بات ہوتی تھی۔ پر اب وہ دونوں گھنٹوں باتیں کرتے تھے۔ اسد اسے حسین خواب دیکھاتا۔ اور وہ مسکرا کر ان خوابوں کے دیس چلی جاتی۔ اب اسکا رشتہ اپنی ڈائری کے ساتھ بہت کم ہو گیا تھا۔۔ وہ جو کم بولتی تھی۔ اب ہر بات اسد سے کرنے لگی۔۔ وہ بہت خوش تھی۔ اپنی زندگی سے کالے بادلوں کو ہٹتے دیکھ وہ دل سے مسکراتی تھی۔ اب اسکی انکھوں میں ایک چمک سی رہتی تھی۔ ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رہتی تھی۔ اسے بلاوجہ مسکرانا پسند آنے لگا تھا۔ وہ اپنے اپ کو ہواؤں میں اُڑتا محسوس کرتی تھی۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اہ۔۔۔ بشرہ بیگم دکان سے باہر نکل کر سڑک پار کر رہی تھین کہ انہین زور کا چکر آیا وہ لڑکھڑائیں۔ کل مہندی تھی تو وہ تھوڑا سا سامان لینے آئیں تھیں۔ حوریہ۔ افرحہ اور ماہم پالر گئیں تھیں۔ بشرہ بیگم اکیلے ہی دکان سے حوریہ کے لیے کچھ لینے اگئیں۔

آپ ٹھیک ہیں؟ کسی نے انکا ہاتھ پکڑ کر انہیں گرنے سے بچایا تھا۔ اور پانی پلایا۔

انہوں نے چہرہ اُٹھا کر دیکھا تو وہ ازلان تھا جو کہ پاس ہی میڈیکل سٹور سے ماجدہ بیگم کی بی پی کی دوائی لینے ایا تھا۔ اس نے دور سے بشرہ بیگم کو دیکھ لیا تو فوراً آ گیا۔

ازلان بیٹے تم شکریہ مین ٹھیک ہوں۔ وہ کھڑی ہو کر بولیں۔

چچی اگر اپکی طبعیت ٹھیک نہیں تو مین ہسپتال لے چلتا ہوں۔ وہ فکر مندانہ انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے نہیں ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں بس گرمینکی وجہ سے چکر سا آگیا تھا۔ تم بس مجھے ایک رکشہ کروادو۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولیں۔

آپکی طبعیت خراب ہے چلیں مین چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ انہیں اپنی بائیک کی طرف لایا۔ لاکھ ان کے منع کرنے کے اسنے انہیں بائیک پر بیٹھایا۔ اور بائیک انکے گھر کے رستے پر ڈال دی۔ آدھے گھنٹے بعد بائیک انکے گھر کے سامنے رکی۔ تبھی ایک ٹیکسی بھی رکی اس میں سے مسکراتین ہوئیں وہ تینوں باہر نکلیں۔ سامنے ازلان کو دیکھ کرر کیں۔ ازلان جو انہیں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ حوریہ کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ خوش ہوا تبھی اسکے دل مین ٹھیس اُٹھی کہ جس چہرہ کو وہ دیکھ رہا ہے اب وہ کسی اور کے مقدر میں لکھی جاچکی ہے۔ جیسے ہی حوریہ نے اسکو دیکھا۔ وہ فوراً نظریں پھیر گیا۔

چچی میں چلتا ہوں۔ وہ بشرہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولا۔

ازلان بھائی کل حوریہ آپی کی مہندی ہے۔ آپ آئیں گے ناماہم مسکراتی ہوئی اسکے پاس آکر بولی۔

ازلان کا ہیلمٹ کو جاتا ہاتھ ایک پل کے لیے رک گیا۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا اسکی کل مہندی ہے۔۔

میں چلتا ہوں۔ وہ بنا کسی کو دیکھے ہیلمٹ سر پر پہن کر بائیک پر بیٹھا۔ ہیلمٹ کے شیشے کو انکھوں کے اگے کیا۔ جیسے اپنی آنکھوں میں آئی نمی اور درد کو چھپانا چاہتا ہو۔ حوریہ اب بشرہ بیگم کے پاس اکر ان سے سامان لے رہی تھی۔ ازلان نے کچھ پل جی بھر کر اسے دیکھا۔ جیسے وہ آج آخری بار اس چہرے کو

Posted On Kitab Nagri

دیکھ رہا ہو۔ بائیک کے ہینڈل پر ہاتھ مضبوط کیے۔ جیسے اپنا درد دبا رہا ہو۔ اور اگلے ہی پل بائیک آگے بڑھا دی۔ باقی سب نے نا سہی پر افرحہ نے ازلان کا یوں خود پر ضبط کرنا ضرور دیکھا تھا۔ اسے بہت کچھ سمجھ آگیا۔ ان کے گھر میں سب کو یہ تھا کہ رشید صاحب اپنی خوشی ست حوریہ کو بہو بنانا چاہتے تھے۔ پر کوئی یہ نہین جانتا تھا۔ یہ خواہش ازلان کی تھی۔ افرحہ کو حامد کا چونک جانا یاد ایا۔ اب اسے سمجھ آئی کیوں ازلان اس دن حوریہ کی شادی کی بات سن کر اتنا غائب دماغ ہوا تھا۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔ کہ ازلان جیسا چپ سنجیدہ رہنے والا بندیوں چپکے سے کسی کو اتنا چاہ سکتا ہے بنا کسی کی نظر میں لائے وہ نا جانے کب سے اپنے دل میں کسی کے لیے اتنی محبت لیے بیٹھا تھا۔

رات کے تین بج رہے تھے۔ وہ وہی اپنی مخصوص چارپائی پر لیٹا اوپر آسمان پر ہمیشہ کی طرح نظر آرہے تاروں کو دیکھ رہا تھا۔ چاند ان تاروں سے بہت دور تھا۔ وہ کھولی آنکھوں سے انہیں تک رہا تھا۔ کانوں میں مہینے بھر پہلے کہے گے امین صاحب کے جملے گونج رہے تھے۔ وہ یہ سوچ سوچ کر بے چین سا ہو رہا تھا۔ کہ اسکی بچپن کی محبت اسکے خیالوں میں رہنے والی وہ پہلی لڑکی کل کسی اور کے نام لکھ دی جانی تھی ۔ وہ جسے ہمیشہ اپنے دل کی سلطنت پر رکھنا چاہتا تھا۔ وہ کل کسی اور کے دل کی سلطنت پر قابض ہو جانے والی تھی۔ وہ انہی سوچوں میں گم تھا نیند تو انکھوں سے کوسوں دور تھی۔ تبھی اسکے کانوں میں اذان کی آواز گونجی۔ اگلے ہی پل وہ چارپائی سے اترا اور پاؤں میں چپل پہن کر سیڑیوں کی طرف

Posted On Kitab Nagri

بڑھا۔ گھر کے دروازے کو عبور کر کے وہ دو گلی چھوڑ کر محلے کی مسجد میں داخل ہوا۔ وہ ہمیشہ اسی مسجد میں نماز ادا کرتا تھا۔ آج جب وہ مسجد میں داخل ہوا تو اسکو اپنا دل بھاری بھاری سا محسوس ہوا۔ آگے بڑھ کر وضو کیا۔ اور نمازیوں کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ جیسے جیسے وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ وہ سکون محسوس کر رہا تھا۔ وہ ایسا محسوس کر رہا تھا۔ جیسے کوئی اسکے دل سے وہ بھاری بوجھ اتار رہا ہو۔ نماز پڑھ کر دعا کے لیے اسنے ہاتھ اُٹھائے۔

کتنی ہی دیر وہ بے دھیانی میں اپنے دونوں ہاتھوں کو گھور تا رہا۔ اج سے پہلے وہ جب بھی اپنے رب کے حضور دعا مانگتا اپنی دعامیں سب سے پہلے وہ اسے مانگتا تھا۔ اور آج۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا تم رو رہے ہو؟ وہ جو اپنے ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔ پاس سے آتی امام کی آواز پر چونکا۔ اپنے اس پاس دیکھا تو مسجد خالی تھی وہ نا جانے کب سے یہاں بیٹھا تھا۔

اسنے حیرانگی سے اپنے گالوں کو چھوا تو آنسوں اسکے ہاتھ کی انگلیوں پر لگ گے۔ پچھلے ایک مہینے میں رشید صاحب کی موت والے دن کے بعد وہ نہیں رویا تھا۔ نا انکی یاد میں اور نا ہی حوریہ کے نا ملنے پر۔۔ لیکن آج کیوں اسکی انکھوں میں آنسوں آئے وہ نہیں جانتا تھا یا شائد جان کر انجان بنا چاہتا تھا کہ آج اسکی آخری امید بھی ٹوٹ گئی۔ جانے انجانے شائد وہ اپنے دل میں ایک امید لیے بیٹھا تھا یا شائد کسی معجزے کے انتظار میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو چاہتے تھے وہ نہیں ملا؟ وہ اپنے خیالوں میں مگن تھا۔ جب پاس بیٹھے امام صاحب کی آواز ایک دفعہ پھر گھونجی۔ اسنے چونک کر انہیں دیکھا۔

ضروری نہیں جو تم چاہتے تھے وہ تمہیں ملتا تو تم خوش رہتے۔ ہو سکتا ہے اسے پا کر بھی تم کھو دیتے۔ یا شائد وہ چیز تمہارے نصیب میں لکھی ہی نا گئی ہو۔ امام صاحب اسے دیکھتے ہوئے بولے۔ جو گہری سوچ میں گم تھا۔

اگر وہ میرے نصیب میں نہیں تھی۔ تو مجھے اس سے محبت کیوں ہوئی؟ ازلان انکی باتیں سن کر بولا۔ وہ جیسے اپنے سوالات کے جواب چاہتا تھا۔

یہ تو اچھا ہوا نا کہ تم نے محبت کو محسوس کیا۔ یہاں آجکل دنیا میں کتنے کم لوگ ایسے ہیں جو سچی محبت کو محسوس کرتے ہیں اسکا ہر ایک پل جیتے ہیں۔ تمہارا کام تھا محبت کرنا اور اپنی محبت کو دعاؤں میں مانگنا۔ اب اللہ نے تمہیں تمہاری محبت

نہیں دی۔ تم اس سچوئیشن کو دو طریقوں سے سوچ سکتے ہو۔ ایک یہ کہ تم نے اللہ سے کتنی دعائین کیں پھر بھی اسنے تمہیں تمہاری محبت سے دور کر دیا۔ اور دوسری اگر اسنے تمہیں دور کیا تو کیا پتہ اسنے تمہارے نصیب میں اس سے بھی زیادہ محبت کرنے والا شخص رکھا ہو۔ جو تمہاری محبت سے بھی کئی حصے زیادہ تم سے محبت کرتا ہو یا کرے۔ یا اللہ پاک تمہیں آزمانا چاہتا ہو۔ تمہیں عطا نا کر کے تم اپنے رب سے دور جاتے ہو۔ اپنے رب کے قریب ہوتے ہو۔ امام صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان انکی باتوں کو اپنے دل کے اندر اترتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے جو اسکے دماغ میں سوالات چل رہے تھے۔ اسے محسوس ہوا جیسے بنا بولے کسی نے ایک ایک سوال کا جواب دے دیا ہو۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔ اور اپنے ہاتھ اُٹھائے۔

میرے رب اپنے اس گنہا گار بندے کو معاف فرمانا۔ تیرا شکر ہے۔ تو نے مجھے اس آزمائش کے لیے چنا۔ میرے رب میری محبت ہمیشہ خوش رکھنا۔ دعا مانگ کر اسنے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرے۔ اور امام صاحب کی طرف دیکھا۔ جو بہت غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ ازلان کو بہت اچھے سے جانتے تھے وہ انہی سے قرآن پڑھا تھا۔ اور اکثر وہ اسے لمبی لمبی دعائیں مانگتے دیکھا کرتے تھے۔ کہی نا کہی بنا کہے وہ اسکے دل کی بات جان گے تھے۔ آج جب اسے یوں مایوس اور اداس دیکھا۔ تو اسکے قریب آکر اس سے باتیں کرنے لگے۔ اور جیسے اپنی باتوں سے اسکے سوالوں کے دھاگے کھولنے لگے۔ ازلان اُٹھا اور ان سے گلے مل کر مسجد سے باہر نکل گیا۔ وہ جو پہلے اپنے آپ پر بوجھ محسوس کر رہا تھا۔ اب وہ بہت ہلکا ہو گیا تھا۔

****

ماہم، اور افرحہ حوریہ کو پالر سے لے کر گھر پہنچ گئیں تھیں۔ کچھ ہی دیر میں بارات آنے والی تھی۔ وہ اس وقت اپنے کمرے کو آخری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ مانا کہ دوبارہ وہ اس گھر میں آئے گئی۔ پر

Posted On Kitab Nagri

صرف مہمان بن کر آج آخری بار وہ حق سے کمرے کو دیکھنا چاہتی تھی۔ جہاں اسکا سارا بچپن بیتا۔ کمرے کو دیکھتے دیکھتے اسکی نظر آئینے میں پڑتے اپنے عکس پر پڑی۔

یہ میں ہوں؟ وہ حیرانگی سے سامنے اپنے عکس کو دیکھ کر بولی۔ ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا کرتی پہنے بالوں کو خوبصورت جورے کی شکل دیے پالروالی نے اس پر ڈوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا۔ گلے اور ہاتھوں میں جیولری پہنی ہوئی تھی۔ پر جس بات پر وہ چونکی تھی۔ وہ نا تو لہنگا تھا اور نا ہی جیولری۔ وہ اسکا چہرا تھا۔ جس پر میک آرٹسٹ نے اپنی کمال مہارت دیکھا کر اسکا وہ داغ چھپا دیا تھا۔

یہ تو مکمل چھپ گیا۔ وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر حیرانگی سے بولی۔ وہی داغ جسکی وجہ سے کتنے ہی لوگوں نے اسے دھتکارا تھا۔ کتنی غلط غلط باتیں کئی تھیں۔ وہ کھوئے ہوئے انداز میں اپنے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

حوریہ آپی اسد بھائی بارات لے کر آ گے۔ ماہم چہکتی ہوئی کمرے میں داخل ہو کر بولی۔ وہ باکل ڈول لگ رہی تھی۔ حوریہ اسکی اوازسن کر اپنی خیالی دنیا سے باہر نکلی۔

ہاں وہ بس اتنا ہی بول پائی۔ ماہم اس سے نا جانے کون کون سی باتیں کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر اسکا نکاح ہو گیا۔ ماہم اور افرحہ اسے اپنے گھر کے گارڈن میں بنے سٹیج پر لے کر آئیں۔ جہاں اسد پہلے سے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ حوریہ کو اسکے ساتھ بیٹھایا گیا سبھی اس نئے جورے جو مبارک باد دے رہے تھے۔

ہیلو کزن! ماہم اپنی ہی دھن میں سیلفیاں بنانے مین مصروف تھی جب پاس ہی سے زین کی آواز آئی۔

Posted On Kitab Nagri

اف کس کی شکل دیکھ لی۔ یا اللہ پورے ایونٹ مین اب میرے ساتھ کچھ برا ناہو۔ وہ اسے دیکھتے ہی ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہوئے بولی۔

او ہیلو تمیز سے تم سے براہوں۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر تا ایک سٹائل سے بولا۔

ہاہاہا برا ایک ماہ برے ہو۔ برے آئے براہوں۔ وہ پہلے ہنس کر اور آخر میں اسکی نکل اتارتے ہوئے بولی۔

ویسے لگتا ہے لوگوں کو اپنے ہار ابھی تک برداشت نہیں ہوئی۔ زین اسے چِڑارے ہوئے بولا۔

ہار اور یلی ایک دفع صرف ایک دفعہ ماہم اپنے بال پیچھے جھٹکتے ہوئے بولی۔

ہاں ایک دفع وہ بھی پورے بیس نمبر زیادہ زین اسکے غصے سے پھولی ہوئی ناک کو دیکھ کر بولا۔ جو کہ لال ہو چکی تھی۔

اب دیکھنا تم سیکنڈ ایر میں تم سے زیادہ نمبر لوں گئی۔ اور تم سے پہلے میڈیکل میں ایڈمیشن لوں گئی۔ ماہم غصے سے بولتی وہاں سے جانے لگی۔ جب زین کی آواز ایک بار پھر آئی۔

ارے کزن غصہ کیوں ہوتی ہو۔ دیکھو اب تو ڈبل رشتہ ہو گیا ہے۔ پہلے مین تمہارا کزن تھا اب تمہاری بہن کا دیور بھی ہوں تو اس ناطے تمہارا فرض بنتا ہے۔ اپنے اس ہینڈسم کزن پلس بہن کے دیور کی اچھی سی خاطر داری کرو۔ چلو کھانے کے لیے کچھ لا کے دو۔ زین اسے تنگ کرنے کا پورا موڈ بنا چکا تھا۔ اور وہ جانتا تھا۔ اب تک اسکا پارہ چڑھ چکا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بھابھی کے دیور صاحب اللہ نے اتنا لمبا قد دیا ہے تو اپنی یہ دو گز کی ٹانگیں چلاؤ اور جا کر وہاں کاونٹر سے کھانا ڈال کر ٹھوس لو۔ اوکے۔ وہ چڑتے ہوئے بولی اور اسکی ایک بھی سنے بغیر آگے بڑھ گئ۔

اسکے بہت پر نکل آئے ہیں۔ پر زین جانتا ہے۔ پر کیسے کاٹے جاتے ہیں۔ جب میرا ریذلٹ اس سے دس گنا بہتر آئے گا۔ یہ چڑیا پھر پھرانا بند کر دے گئ۔ فل حال میرے برے بھائی کی شادی ہے۔ جو کہ میرے بغیر ادھوری ہے۔ جانتا ہوں۔ سب بالکل میرے بغیر انجوائے نہیں کر رہے۔ مجھے اپنا فرض نبھانا چاہیے۔ وہ خود سے ہی باتیں کرتا خود کی ہی تعریف کرتا سٹیج کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے کے بعد حوریہ کی رخصتی ہو گئ۔ وہ اپنوں کو چھوڑ کر ہر لڑکی کی طرح ایک خوبصورت نئ دنیا بسانے چل دی۔

اسد کے گھر اسکے کچھ رشتے دار تھے۔ سحر اور زین نے خوشی سے حوریہ کا اسکے نئے گھر میں استقبال کیا۔ کچھ چھوٹی موٹی رسموں کے بعد اسے اسد کے کمرے میں لا کر بیٹھا دیا گیا۔

سجے بیڈ پر وہ اپنا لہنگا پھیلائے بیٹھی تھی۔ کنفیوز ہوتی وہ اپنی انگلیوں کو مڑور رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اسد کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے بیڈ پر اپنا انتظار کرتی حوریہ کو دیکھا۔ ایک پل کے لیے اسنے اپنی آنکھیں زور سے میچیں جیسے کچھ سوچ کر آنکھوں میں مرچیں لگی ہوں۔

السلام علیکم !وہ سلام کرتا اسکے پاس بیٹھا۔

وعلیکم السلام !حوریہ نے آہستہ اواز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے یقین نہیں آ رہا تم میرے سامنے بیٹھی ہو۔ حوریہ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ تمہاری خوبصورتی کو نظرانہ پیش کرنے کے لیے یہ ایک ادنہ سا تحفہ اسد نے جیسے رٹے رٹائے جملے بولے اور اپنی پاکٹ سے ایک ڈبی نکال کر حوریہ کی طرف برھائی۔

شکریہ حوریہ اسکے الفاظ سن کر کنفیوز سی ہوئی اور اسکا تحفہ کپکپاتے ہاتھوں سے لیا۔

حوریہ تم نہیں جانتی میں تم سے کب سے پیار کرتا ہوں۔ اتنا پیار تو شائد میں نے کبھی زندگی میں کسی سے نہیں کیا۔ کیا تم ساری زندگی میرا ساتھ دو گئی۔ اسد نے اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلا کر کہا۔

حوریہ کو یہ سب ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا۔ وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔ کہ کیا سچ میں کوئی اس سے محبت کرتا تھا۔ اسنے اپنی قسمت پر رشک کیا اور اپنے سامنے بیٹھے شخص کے ہاتھ پر اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ رکھ دیا۔

میں وعدہ کرتی ہوں ساری زندگی آپکا ساتھ دوں گئی۔ وہ ہولے سے مسکرا کر بولی۔ اسکے الفاظ سن کر اسد مسکرایا۔ اسکی مسکراہٹ میں کچھ تو عجیب تھا۔ جو کہ حوریہ نا دیکھ پائی۔۔۔۔۔۔

*****"**

بھائی لیکن اتنی آچانک سے کیوں جا رہے ہو؟ حامدیون اچانک سے ازلان کو پیکنگ کرتے دیکھ حیران ہوا تھا۔ اسنے کچھ دیر قبل ہی سب کو بتایا تھا کہ وہ اسلام آباد جا رہا ہے۔ اور وہی رہ کر نوکری ڈھونڈے گا۔

Posted On Kitab Nagri

تجھے بتایا تو ہے۔ یہاں پر نوکری ملنا مشکل ہے اور یوں بار بار یہاں سے وہاں جا کر نوکری کی تلاش کرنا مشکل ہے۔ اچھا ہو گا اگر وہی رہ کر نوکری ڈھونڈوں۔ وہ کپڑوں کو بیگ میں رکھتے ہوئے بولا۔

پر بھائی یہی ڈھونڈ لو پہلے ابا چلے گے ابا آپ تو مت جاؤ۔ وہ اداس لہجے میں بول کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ازلان کا ہاتھ ایک پل کو رُکا

حامد میں کئی سالوں سے نوکری کی تلاش میں بھٹک رہا ہوں۔ وہاں کی ایک کمپنی میں نوکری ملنے کے پورے چانس ہیں۔ اور اسکے بعد بھی تو وہی رہنا پڑے گا۔ تو اچھا ہے نا ابھی چلا جاؤ دن رات لگا کر ایک نوکری ڈھونڈ لوں۔ کل کو کرن کو یونی پھیجنا پڑے گا۔ تو خرچے بھی بڑح جائیں گے۔ تم سمجھ رہے ہو نا وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

ہاں بھائی میں سب سمجھ رہا ہوں۔ جو آپ بول رہے ہو اور جو آپ نے نہیں بولا۔ وہ جتاتے ہوئے لہجے میں بولا۔

تم غلط سمجھ رہے ہو ازلان نے اسکے اتنے یقین سے کہنے پر نظریں پھیریں۔۔

جگہ چھورنے سے کوئی فائد نہیں۔ دل سے نکالو تو بات بنے گئی۔ حامد کے بولنے پر اسکے ہاتھ تھمے۔

تم غلط سوچ رہے ہو۔ جگہ بدلنے سے سوچوں کے سمندر نہیں رکتے۔ میں وہاں جانے کا بہت پہلے سوچ چکا تھا۔ تم یہاں امی اور کرن کا خیال رکھنا۔ مجھے پتہ کے میرا چھوٹا بھائی اب چھوٹا نہیں رہا۔ مجھے یقین ہے تم یہاں سب سھنمبال لوگے۔ دکان پر میں نے رفیق کو بیٹھا دیا ہے۔ وہ سب سھنمبال لگ گا۔ تم

Posted On Kitab Nagri

اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دیا۔ کرن کے فائینل قریب ہیں اسکی بھی مدد کرنا اس سے روز ٹیسٹ لینا۔ اور امی کا خیال رکھنا۔ وہ اسے سمجھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ پیکنگ کر رہا تھا۔ حامد سر جھکا کر سن رہا تھا۔

آئی لو یو بھائی وہ بول رہا تھا جب اچانک حامد اسکے گل لگ کر نم لہجے میں بولا۔ اس وقت نا جانے ازلان کو کیا ہوا اسکی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔

پاگل ایسے روتے نہیں۔ میں دو تین مہینے بعد چکر لگاؤں گا۔ تم دعا کرنا۔ وہ اسکو الگ کرتے ہوئے اسکے بال بگاڑتے ہوئے بولا۔ اور بیگ کی زپ بند کی۔ حامد نے آگے بڑھ کر بیگ پکڑا دونوں کمرے سے باہر نکلے۔ تو صحن میں سر جھکائے کرن کھڑی تھی۔ اور پاس ہی ماجدہ بیگم چارپائی پر بیٹھیں تھیں۔ وہ ان دونوں سے مل کر حامد کے ساتھ بائیک پر بیٹھ کے بس سٹیشن پہنچا۔

خیال رکھنا۔ کوئی بھی مسلہ ہو فون کر دینا۔ وہ ایک دفع پھر گلے لگے۔ ازلان بس میں داخل ہو گیا۔ کچھ دیر بعد بس چل پڑی۔۔۔۔ وہ آج اپنی زندگی کے نئے موڑ کی طرف بڑھا تھا۔ اپنے اس موڑ پر نا جانے اسنے کیا کچھ دیکھنا تھا۔ کتنی مشکلات سے بھرا یہ سفر ہونے والا تھا۔

وہ رات کے گیارہ بجے کے قریب اسلام آباد پہنچا۔ بس سٹین پر اسکو اسکا دوست ارسم وہاں لینے پہنچ گیا۔ ارسم اسے اپنے گھر لے آیا۔ سب سے مل کر وہ دونوں چھت پر سونے کے لیے چلے گے۔

یار تیرا بہت بہت شکریہ تو نے مجھے اپنے گھر رہنے کی آجازت دے دی۔

Posted On Kitab Nagri

جگر یہ بھی تیرا اپنا گھر ہے۔ تو جب چاہے یہاں رہ سکتا ہے۔ ارسم مسکرا کر بولا۔

یہ تو تیرا بڑا پن ہے۔ لیکن مین ہر مہینے یہاں رہنے کا کرایہ دوں گا۔ ازلان اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

اب اتنا پرایا کرے گا۔ تجھ سے کرایہ لوں گا۔ ارسم افسردگی سے بولا۔

اب یہ بات تو تجھے ماننی پڑے گی ورنہ مین ابھی کے ابھی چلا جاؤں گا۔ ازلان سنجیدگی سے بولا۔ وہ جانتا تھا ارسم کبھی اس سے کرایہ نہیں لے گا پر وہ کسی پر بوجھ بن کر نہین رہنا چاہتا تھا۔ اسے لیے اسنے کرایے کی بات کی۔ اسکی بات پر ارسم کا چہرا اتر گیا۔

اس پر ہم بعد میں بات کریں گے۔ پہلے یہ بتا تو اتنی اچانک کیسے آ گیا۔ ابھی کل ہی تو بات ہوئی تھی تیرا تو دور دور تک آنے کا کوئی پلین نہیں تھا۔ ارسم اپنے ذہین میں آے والے سوالات کو زبان پر لاتے ہوئے بولا۔

بس یار بار بار انٹرویو دینے انا کافی مشکل تھا۔ تو سوچا یہی آ جاؤ۔ وہ اپنے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

نہیں یہ بات نہیں ہو سکتی میں نے کئی دفع تجھے یہاں آ کر رہنے کا بولا تھا ہر تو ہر بار نفی کر دیتا تھا اب یوں اچانک آ جانا نہیں۔۔۔ اصل وجہ بتا۔ وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

نہیں یار ابا یوں چلے گے نا تو جانتا ہے ساری ذمہ داری مجھ پر آ گئی۔ بس اب جی جان لگا جر اچھی سی نوکری ڈھونڈلوں۔ کچھ مہینوں بعد کرن کو یونی مین داجل کروانا ہے۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

بس یہی وجہ ہے؟ ارسم کھوجتے ہوئے بولا۔ ازلان نے چہرا موڑ لیا۔

تو اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ وہ دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

اس دن تونے مجھے بتایا تھا۔ کہ تو حوریہ کے گھر رشتہ لے کر جارہا ہے۔ اسکے بعد تونے کچھ بتایا نہین اس رشتے کا کیا بنا؟ ارسم کہی نا کہی جانتا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔ اسکے سوال پر کچھ پل کے لیے ازلان ٹھہر گیا۔

آج اسکی شادی تھی۔ وہ بس اتنا ہی بولا۔ اسکے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا۔

کیا؟ شادی؟ مطلب؟ کیسے؟ کیوں؟ ارسم چیخا۔

اہستہ بول سارا محلہ اکھٹا کرنا ہے؟ وہ تھوڑا سا ہنس کر بولا۔ ارسم کو اسکی ہنسی بہت کھولی لگی۔

ازلان تو ٹھیک ہے؟ ارسم اسکے ہنستے چہرے کو دیکھ کر بولا۔

ٹھیکک! پتہ نہیں۔ شائد۔۔ وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔ ارسم کو اسکا لہجہ ٹوٹا بکھرا محسوس ہوا۔

اسی لیے یہاں آگیا؟

پتہ نہیں! اتنا سا جواب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے شروع سے بتا کیا ہوا تھا؟ ارسم یہ سب سن کر کافی شاک مین تھا۔ وہ ازلان کی محبت کا واحد گواہ تھا۔ وہ اسکا درد کا لیول سائد محسوس کر سکتا تھا۔

چاچو کو امیر داماد چاہے تھا۔ میں نے تیرے کہنے کے بعد فوراً جا کر رشتے کی بات کی۔ ابا نے بول بھی تھا۔ کہ چاچو نہیں مانے گے۔ پر میں نادان انہیں منا کر لے ہی گیا۔ وہاں چاچو نے کافی بری باتیں کہیں۔ اور رشتے سے انکار کر دیا۔ ابا نے اسی بات کو دل پر لے لیا۔ اور ہمیں تنہا چھوڑ کر چلے گے۔ ازلان نم لہنے مین سب بتا رہا تھا۔

ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔

ارسم اگر میں ابا کو منا کر نا لے جاتا اور وہ اتنا کچھ نا برداشت کرتے۔ اور اس دنیا سے نا جاتے۔ شائد آج بھی یہی ہوتے۔ ہے نا ایسا ہو سکتا تھا؟ مجھے خود غرض نہین ہونا چاہیے تھا۔ مین اس لمحے خود غرض وہ گیا تھا۔ وہ بول رہا تھا۔ اور اسکی انکھوں کے رستے آنسوں گالوں پر بہ رہے تھے۔ جو شائد اسکے اندر کے درد کا ایک پر سٹ تھے۔

نا میرے یار ایسی بات نا بول۔ تو نے کچھ غلط نہیں کیا۔ انکل کی زندگی اتنی ہی تھی۔ بس کوئی جواز بننا تھا۔ تو نے رشتہ بھیج کر بالکل بھی غلط نہیں کیا۔ وہ ہی نا سمجھ ہین جنہوں نے تیرے جیسے ہیرے کو انکار کیا۔ ارسم اسکے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیرا۔۔ ہنہ۔ ان سب باتوں کو چھوڑ کل میرا انٹرویو ہے۔ پتہ نہیں نوکری ملے گئی یا نہیں۔ مجھے یہاں ٹویشن اکیڈی کا بتا۔ وہاں پڑھانا شروع کر دوں۔ اسلام باد جیسے شہر میں رہنا ہے تو خالی جیب کے ساتھ تو رہا نہین جائے گا۔ وہ اس ٹاپک کو ٹالتے ہوے بولا۔ ارسم نے بھی مزید بات کرنا مناسب نا سمجھی۔ اور اسے کچھ اکیڈمیز کا بتانے لگا۔

****

اج اسکا ولیمہ تھا۔ وہ بہت خوش تھی۔ آہینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے آپ کو نہار رہی تھی۔ جب اسد کمرے میں داخل ہوا۔ ولیمے کی مصروفیت کی وجہ سے کافی تھک گیا تھا۔

ویسے تم ہو تو بلا کی خوبصورت کوئی پاگل ہی ایسا ہو گا جو تمہاری خوبصورتی پر فدا نہیں ہو گا۔ ازلان بھی اسی لیے تم پر مر مٹا ہو گا۔ حوریہ کو اپنے پیچھے اسد کا عکس نظر آیا۔ اسکے الفاظ سن کر اسکے چوریاں اتارتے ہاتھ رک گے۔

اسد اسے دیکھتے دو قدم ڈرینسگ کی طرف برھا اور ٹیشو پکڑ کر اسکی دائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ حوریہ اسکی بات وک اگنور کر کے اپنے کام میں مگن تھی۔

خوبصورتی بھی تب تک دل کو بھاتی ہے جب تک اس پر کوئی داغ نا ہو۔ وہ اس ٹیشو سے اسکا گال صاف کرتے ہوئے بولا۔ ٹیشو پر بیس لگ رہی تھی۔ بیو ٹیشن نے مہارت سے جو اسکا داغ چھپا دیا تھا۔ اب اسے اسد بے دردی سے صاف کر کے ظاہر کر دیا تھا۔ وہ نا سمجھی سی اسد کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دیکھو شیشے میں اب تمہین اپنی اصلیت معلوم ہو رہی ہو گئی۔ اسد اسکے چہرے کو ہاتھ میں دبوچ کر اسکارخ سامنے آئینے کی طرف کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے سامنے دیکھا تو اسکا داغ اب نظر آرہا تھا۔ اسکی انکھیں نم ہو گئیں۔

اس داغ مین میرا کیا قصور ہے یہ تو بچپن کا ہے۔ وہ نظریں نیچیں کرتے ہوئے بولی۔

میرے سامنے زبان درازی کروگی۔ وہ غصے سے اسکا بازو مرور کر کمر لگاتے ہوئے بولا۔

آہ چھوڑیں! وہ چیخی۔ ہاتھ کو مڑورنے سے اسکی چوڑیاں توٹیں تھیں۔

امین کی بیٹی ہو تو زبان تو تیز ہو گئی۔ وہ اسے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف رخ مورتے ہوئے بولا۔

اہ مجھے درد ہو رہی ہے چھوڑیں۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

آئیدہ میرے سامنے یوں اونچی آواز مین بات مت کرنا۔ تمہارا عاشق نہیں ہوں جو سب سن لوں گا۔ اوقات میں رہو گئی تو اچھا ہو گا۔ وہ اسے ایک جھٹکے مین چھوڑتے ہوئے بولا۔ حوریہ اپنا توازن برقرار نا رکھ پائی اور زمین پر گِرگی۔ اسد اسکے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر آگے بڑھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

آہ امی۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ کو صوف کرتے ہوئے بولی۔ وہ یون اسد کا رویہ ایک دم بدل جانے پر شاک مین تھی۔ ابھی کل ہی تو وہ اس سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ اور اب یہ سب کیا ہو گیا۔ وہ معاوف دماغ کے ساتھ کافی دیر وہی بیٹھی رہی۔ کچھ دیر بعد خود کو سھنمبال کر وہ چینج کرنے واشروم میں گھسی۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻ ★ ✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

Posted On Kitab Nagri

افرحہ آج تین دن کی چھٹیوں کے بعد آج یونی آئی تھی۔ ہاتھ مین فائل پکڑے اور کندے پر بیگ ڈالے وہ کلاس میں داخل ہوئی۔ پوری کلاس میں نظر دورائی۔ پر وہ کہی نا دیکھا۔ وہ بے دلی سے اپنی دوست کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ حامد نے اس سے بات کرنا بند کر دیا تھا۔ کافی بار کوشش کرنے پر بھی افرحہ اس سے بات نا کر پائی۔ لیکن اب اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔ وہ اب اس سے دوٹوک بات کرنا چاہتی تھی۔ پر شائد وہ آج بھی نہیں آیا تھا۔ وہ مایوسی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔ تبھی سر کے ساتھ وہ کمرے میں داخل ہوا۔

وہ چلتا ہوا دوسری رو میں آیا اور اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا۔ افرحہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔ پر وہ اپنے دوست سے بات کرنے میں مصروف ہو گیا۔

سر نے لیکچر مکمل کیا۔ اور کلاس سے باہر چلے گے۔ افرحہ اپنی سیٹ سے اُٹھ کر اسکے قریب اکر کھڑی ہوئی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ وہ اسکی دائیں طرف کھڑی ہو کر بولی۔ وہ اسے اگنور کرتا اپنے دوست کے ساتھ مصروف رہا

تم نے سنا نہیں مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ اسکے رجسٹر کو پکڑ کر ڈیکس پر پٹھتے ہوئے وہ دوبارہ بولی۔ پر اس دفعہ لہجہ تیز تھا۔ اسکی اس حرکت پر حامد نے سخت نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔ پھر اپنے اس پاس دیکھا کافی سٹوڈینٹس انکی طرف متوجہ ہو گے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

چلو! وہ سرد لہجے میں بول کر اُٹھا۔ افرحہ شکر کرتی اسکے پیچھے چل دی۔

کاریڈور کے آخری حصے پر جا کر وہ رُکا۔ اور اسکی طرف مُڑا۔

بولو کیا بات کرنی ہے؟ وہ سرد لہجے میں بولا۔ اسکے اس انداز پر افرحہ نے اپنا حلق تر کیا۔ اور بولنے کی کوشش کی۔

تم اسطرح کیوں بی ہیو کر رہے ہو؟ میرے فون کالز بھی نہیں اُٹھاتے کیوں؟ وہ اپنے سوال زبان پر لے ہی آئی۔

بری بھولی بن رہی ہو جیسے تمہین تو کچھ معلوم ہی نہیں ہنہ واہ وہ طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے بولا۔ اسکے انداز پر افرحہ کے اندر کچھ ٹوٹا

ہاں مجھے نہیں پتہ تم بتاؤ وجہ کیا ہے؟ وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

دیکھو افرحہ مجھ سے دور رہو۔ آج کے بعد مجھے فون مت کرنا کیون میں اُٹھانے والا نہیں۔ اس طرح بلا وجہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرو۔ تمہارے باپ لو پتہ چل گیا۔ تو گھر بیٹھا دے گا۔ وہ تیز لہجے میں کہ کر آگے بڑھ گیا۔

ازلان بھائی کو اگر حوریہ سے محبت تھی۔ اور ابا نے رشتہ نہیں دیا تو اس سب میں میری کیا غلطی ہے؟ وہ جا رہا تھا جب پیچھے سے افرحہ کی نم آواز سنائی دی۔ وہ ایک دم پلٹا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری یہ غلطی ہے تم اس باپ کی بیٹی ہو جسے صرف پیسوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ تم تو اسکی بیٹی ہو تو ہو سکتا ہے تم بھی اسکی طرح کی کم ظرف نکلو۔ مجھے اپنی زندگی برباد نہیں کرنی۔ وہ بھرپور طنزیہ انداز میں بولا۔ بنا یہ احساس کیے کہ اسکے الفاظ سامنے کھڑی لڑکی پر کتنا برا اثر ڈال رہے ہیں۔

اتنے بھی برے الفاظ مت بولو کہ کل کو پچھتانے سے بھی کوئی فائدہ نا ہو۔ اگر ایک دفعہ میں ٹوٹ گئی نا حامد تم چاہ کر بھی نہیں جوڑ پاؤ گے۔ کسی اور کی غلطی کی سزا مجھے مت دو وہ روتے ہوئے بولی۔ اسکے یوں رو دینے پر حامد نے چہرا پھیر لیا۔

معاف کرنا تمہارا اتنا وقت برباد کر دیا۔ مجھے لگا تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ پر شائد میں غلط تھی۔ سوری وہ اپنا چہرا صاف کرتی وہاں سے نکل گئی۔ اسکے جانے کے بعد کافی دیر وہ وہی کھڑا رہا تھا۔ غصے میں اسنے وہی زمین پر پڑے کین کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر ہوا میں اُڑایا۔

****

پھر تم نے کیا سوچا۔ اگے کیا کرنا ہے۔ مریم بیگم اسد کے سٹڈی روم میں داخل ہو کر بولیں۔

بس ایک مہینا اسکے بعد میں چھوڑ دوں گا۔ جب ایک مہنے بعد ہی وہ طلاق لے کر جائے گئی۔ تب امین کی ساری اکڑ ٹھکانے لگ جائے گئی۔ ساری امیری نکل جائے گئی۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔

ایک مہینا کچھ زیادہ نہین اگر ایک دو ہفتے بعد چھوڑ دو تو زیادہ اثر ہو گا۔ سارے زمانے مین بے عزتی ہو گئی بیٹی دو ہفتے بعد ہی طلاق لے کر آگئی۔ مزہ اجائے گا۔ مریم بیگم ہنستے ہوئے بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھوں گا۔ جب مناسب لگے گا تب چھوڑ دوں گا۔ چھوڑنے کا الزام بھی پتہ ہی کیا لگاؤں گا۔ وہ فائل بند کرتے ہوئے بولا۔

کیا؟ مریم بیگم فوراً بولیں۔

ابھی کیوں بتاؤ سارا مزہ خراب ہو جائے گا۔ اسی دن معلوم ہو گا۔ وہ ہنستا ہوا بولا۔ مریم بیگم بھی ہنس دیں۔ وہ دونوں کسی کی زندگی برباد کرنے کی پلیننگ پر یوں ہنس رہے تھے جیسے انہیں اعزازی سند سے نوازا جائے گا۔

****

تم یہاں منہ اُٹھا کر کیوں کھڑی ہو؟ زین اپنی بائیک پر کالج سے واپس جا رہا تھا۔ جب رستے میں درخت کے نیچے ماہم کو دیکھا تو فوراً وہاں پہنچا۔

بس ابھی تک نہیں آئی۔ اسی لیے کھڑی ہوں۔ اور کیا مجھے شوق نہیں اتنی گرمی میں یہاں کھڑے ہونے کا۔ وہ غصے سے بولی۔

تو میڈیم رکشہ لے کر گھر چلی جاتی۔ یوں پاگلوں کی طرح سنسان جگہ پر کھڑی ہو۔ زین کو اسکی بے وقوفی پر غصہ آیا۔ وہ جگہ تقریباً اکیلی کھڑی تھی۔

اتنی بے وقوف نہیں ہوں پیسے ہوتے تو کب کی چلی جاتی۔ اتنی گرمی کیں سر نا رہی ہوتی۔ وہ بولتے بولتے رو دینے کو تھی۔ وہ خود وہاں اکیلا ہونے کی وجہ سے کافی ڈر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹھو مین چھوڑ دیتا ہوں؟ وہ بائیک کو سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

۔میں انجان لوگوں کے ساتھ نہین جاتی۔ ماہم چہرا موڑ کر بولی۔

ہاہ میں انجان ہوں؟ وہ حیرانگی سے بولا۔ ماہم نے چہرا موڑے رکھا۔

چلو ٹھیک ہے جب اپنا کوئی دیکھ جائے تو اسکے ساتب چلی جانا وہ غصے سے بولتا بائیک کو آگے بڑھانے لگا۔

ارے ارے غصہ کیوں کر گے میں تو مزاق کر رہی تھی۔ تم سے زیادہ اپنا کون ہو سکتا ہے۔ میری بہن کے دیور رُکو۔ وہ جھٹ سے بائیک کے پچھلے اسٹینڈ کو پکڑتے ہوئے بولی۔ زین مسکرا دیا۔

بیٹھو جلدی سے گرمی بہت زیادہ ہے۔ وہ اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا۔ ماہم شکر ادا کرتی جھٹ سے اسکے پیچھے بیٹھی۔ بائیک آگے بڑھی۔

بہن کے دیور بہت گرمی ہے اوپر سے مین کنگال ہوں۔ آئس کرم تو کھیلا دو۔ وہ بے چارگی سے اونچی اواز میں بولی۔

بھابھی کی بہنا مین خود اس وقت کنگال ہوں گھر جا کر اپنے ابا حضور سے منگوا کر آئس کریم کھالینا۔ وہ بھی اسی کے انداز مین بولا

کنجوس کہی کے۔ ابا حضود تو آئس کریم کی جگہ چھتر ہی ماریں گے۔ وہ منہ بسور کر بولی۔ زین کا قہقہ بلند ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دو دنوں میں ازلان کو پاس کی ہی اکیمڈی میں جاب مل گئی۔ اسکے ساتھ وہ انٹرویوز کی تیاری کرتا رہا۔ دو جگہوں پر وہ انٹرویو دے بھی آیا تھا۔

وہ اکیڈمی میں بیٹھا سٹوڈینٹس کو پڑھا رہا تھا۔ جب اکیڈمی کا اونر جو کہ ارسم کا اچھا دوست تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔

ازلان یہ ایک اور ایم بی اے کی اسٹوڈینٹ ہے۔ انہیں تین بکس پڑھنی ہیں۔ تم ان سے بات کر لو مجھے کام ہے میں چلتا ہوں۔ وہ بول کر واپس پلٹ گیا۔

جی بیٹھ۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہا تھا۔ جب اسکی نظر آنے والی ہستی پر پڑی۔

ازلان آپ! حیرانگی بھری آواز گونجی۔

سحر تم یہاں پر؟ وہ بھی کوئی کم حیران نہیں ہوا تھا۔ وہ اتنا تو جانتا تھا سحر اسلام آباد کی یونیورسٹی میں ایم بی اے کے لاسٹ ایر میں ہے۔ پر وہ نہین جانتا تھا۔ اسکی ملاقات یوں اچانک ہو جائے گئی۔

ہاں وہ اصل میں لاسٹ ایر ہے تو دو تین بکس میں تھوڑی پرابلم ہو رہی تھی۔ تو سوچا اکیدمی رکھ لو۔ وہ کل رات کو ہی واپس ہوسٹل پہنچی تھی۔ وہ کافی وقت سے اکیڈمی رکھنے کا سوچ رہی تھی۔

اوکے تم بیٹھو۔ وہ اسکو سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

ہمم سحر ابھی شاک میں تھا۔ ازلان کو سامنے دیکھ کر اسکے دل کی دھڑکنیں بھر گئیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ کبھی یوں اس انسان سے ملاقات ہو جائے گئی جسے وہ بے حد چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے ایک دو سٹوڈینٹ کو ورک کروایا۔ اور پھر سحر کی طرف متوجہ ہوا۔۔

ہاں بتاؤ کون کون سی بکس ہیں جن مین پرابلم ہو رہی ہے۔ ازلان اسکی طرف متوجہ ہوا۔

سحر جو کب سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ یوں اسکے پکارنے پر چونکی۔ اور بکس کے نام بتانے لگی۔

مجھے تو لگا تم کافی لائق ہو پر اتنی آسان بکس مین پرابلم ہو رہی ہے۔ ازلان اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

سحر ہنس دی۔

نہین وہ اصل میں بھائی کی شادی کی وجہ سے کافی مصروف تھی۔ یونی سے دو ہفتے چھٹیاں کی تو ورک چھوٹ گیا تھا۔ اسی لیے۔۔۔ سحر رجسٹر اوپن کرتے ہوئے بولی۔ ازلان کا چہرا مسکراہٹ سے سمٹا۔

چلو کوئی بات نہیں۔ ہم کور کر لیں گے۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔ سحر تو ہم لفظ پر ہی ٹھہر گئی۔

ازلان نے اسے سبق سمجھایا۔ شام پانچ بجے کے قریب سحر اکیڈمی سے چلی گئی۔

اسکے جانے کے بعد ازلان نے اپنا سر پیچھے کرسی سے ٹکا دیا۔

****

یہ تم نے چائے بنائی ہے۔ بالکل بھی مزے کی نہیں ہے۔ جاہل عورت تمہیں کھانا بھی بنانا نہیں آتا۔

حوریہ اسکے کہنے پر چائے بنا کر لائی۔ اسد نے ایک گھونٹ بھر کر ہی چائے کا کپ زمین پر پھینک دیا۔

تھوڑی سی چائے حوریہ کے پاؤں پر گِری۔

آہ۔۔۔ وہ زور سے چلائی۔

Posted On Kitab Nagri

بس یہی ڈرامے شروع کر دیا کرو۔ جب بھی کچھ بولو رونے لگ جاتی ہے۔ میرے سامنے اپنا یہ رونا دھونا مت شروع کیا کرو۔ وہ غصے سے اُٹھا اور اسکے بال پکڑتے ہوئے سخت لہجے میں بولا۔

آہ اسد کیا ہو گیا ہے ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ وہ درد سے چلائی۔

جس دن کی اس گھر مین آئی ہو سکون حرام کر کے رکھا ہے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ چائے بنا کر لاؤ۔ وہ اسے دروازے کی اور دھکہ دیتے ہوئے بولا۔ اور خود دوبارہ ٹیوی آن کر کے بیٹھ گیا۔

حوریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ وہ اسکا پل پل بدلتے رویے کو دیکھ بہت پریشان تھی۔ کبھی وہ غصے میں اجاتا تو اسطرح کا رویہ رکھتا۔ اور بعد میں معافی مانگ لیتا۔ وہ خود کو گھسیٹے ہوئے کیچن میں آئی۔ چائے بناتے بناتے وہ رو رہی تھی۔

کیا ہوا رو رہی ہو؟ پیچھے سے مریم بیگم کی اواز آئی۔

نہین وہ بس انکھ میں کچھ چلا گیا۔ وہ جھٹ سے اپنا چہرا صاف کرتے ہوئے بولی۔

ایسے تو آنکھ میں کچھ نہیں جاتا اسد نے کچھ کہا ہے۔ مین ابھی پوچھتی ہوں۔ مریم بیگم کہتی ہوئین کیچن سے باہر نکل گئی۔ اور سیدھی اسد کے کمرے میں آئیں۔

اسد تم نے حوریہ کو کیا بولا۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔ حوریہ بھی پیچھے چائے کی ٹرے لے کر داخل ہوئی۔ وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔

کچھ نہیں امی بس تھوڑی سی ناراض ہو گئی ہے۔ وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میری بھتیجی کا خیال رکھو بہت پیار سے بیاہ کر لائی ہوں۔ مریم بیگم مکرو مسکراہٹ سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔

حوریہ کانپتی ٹانگوں کے ساتھ چلتی ہوئی اسد کے قریب آئی اور اسے چائے دی۔ اسد نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔ حوریہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔

چلو تم ارام کرو میں چلتی ہوں۔ وہ بول کر کمرے سے نکل گئیں۔

تم نے میری ماں سے شیکائت لگائی۔ تمہاری اتنی ہمت اسد اُٹھا اور اسکے چہرے پر تھپڑوں کی بُچھار کرتے ہوئے بولا۔

نہیں میں نے کچھ نہیں بولا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ اسد بنا اسکی سنے اسے مارتا گیا۔

منحوس کہی کی۔ جس سے میری زندگی مین آئی ہو منحوسیت ہی پھیلا کر رکھی ہے۔ بالکل اپنے باپ پر گئی ہو۔ وہ اسے پیٹتے ہوئے بولے جارہا تھا۔

جب وہ تھک گیا تو اسے ٹھوکر مارتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔ حوریہ بے یقینی سے اپنے اس پاس دیکھ رہی تھی۔ اسکی مار کھانے کی وجہ سے اسکا حلیہ بکھرا ہوا تھا۔ وہ یقین نہیں کر پارہی تحی۔ ابھی اسکی شادی کو ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا۔ اور یہاں وہ کئی بار اس پر ہاتھ اُٹھا چکا تھا۔ وہ ابھی تک اپنا قصور جاننے کی کوشش مین تھی۔

****

Posted On Kitab Nagri

افرحہ کی جس دن سے حامد سے بحث ہوئی تھی۔ وہ اسی رات کو بخار میں مبتلا تھی۔ آج تین دن بعد جا کر اسکا بخار اترا تھا۔ وہ یونی پہنچی۔ اسکی شکل کافی اتری اتری محسوس ہو رہی تھی۔

تجھے تو بخار تھا تو کیا ضرورت تھی ہونی آنے کی گھر پر آرام کرتی۔ اسکی دوست فاریہ اسکا اترا ہوا چہرا دیکھ کر بولی۔

گھر پر کیا کرتی۔ ویسے بھی بخار اتر چکا ہے۔ بس کمزوری ہے۔ لیکچرز کافی مس ہو رہے تھے۔ وہ کھانستے ہوئے بولی۔ دوسری رو میں بیٹھا حامد اسکی ساری باتیں سن رہا تھا۔

دیکھو ابھی بھی کھانس رہی ہو۔ اوپر سے کہتی ہے ٹھیک ہوں۔۔ تمہیں گھر آرام کرنا چاہیے تھا۔ اسکے گروپ کا لڑکا ہادی اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔ افرحہ اپنے دونون دوست کی کیر پر مسکرا دی۔

جب کسی کی بے رخی سے نہین مری تو اتنے سے بخار کی وجہ سے بھی نہیں مروں گئی۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر دونوں کی طرف دیکھ کر تھوڑی سی اونچی آواز میں بولی۔ تاکہ حامد سن لے۔ اور وہ سن بھی چکا تھا۔

بے مروت لوگوں کی باتوں پر سوچنا نہیں چاہیے۔ جنہیں قدر ہوتی ہے۔ وہ چھوڑ کر نہیں جاتے۔ ہادی پیچھے حامد کو ایک نظر دیکھ کر بولا۔ جسنے اسکے لفظوں کو سن کر اپنی مُٹھیاں بھینچیں تھیں۔

کلاس مین تقریباً سبھی حامد کی افرحہ کے لیے پسندگی کو جانتے تھے۔ اور اس دن کا جھگڑا ابھی کافی لوگ دیکھ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی تو آج میں وہ اپنی جگہ سے اُٹھنے لگا جب اسکے دوست نے اسکے ہاتھ پر دباؤ بڑھا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جب چھوڑ ہی دیا ہے تو بلا وجہ سین مت کریٹ کرو۔ جس کو جو بولنا ہے وہ تو بولے ہی گا۔ تم ریکس رہو۔ جاوید نے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

یار لیکچر تو شائد لیٹ ہو گا چلو افرحہ کینٹین چلتے ہیں۔ فاریہ اُٹھتے ہوے بولی۔

ہان چلو میں نے بھی ناشتہ نہین کیا۔ وہ اپنا موبائل پکڑ کر کھڑی ہوئی اور چلنے لگی۔ جب اسے زور کا چکر آیا۔ حامد ایک دم اُٹھنے لگا۔

افرحہ تم ٹھیک ہو۔ ہادی اسے سحنبالتے ہوئے بولا۔ حامد وہی بیٹھ گیا۔

ہاں ٹھیک ہون چلو کچھ کھالیتے ہیں۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ اور اگے بڑھنے لگی۔

جب اتنی طبعیت خراب ہے تو کیا ضرورت تھی یونی آنے کی پاگل لڑکی۔ حامد منہ میں بربرایا۔

تجھے بھی کوئی ضرورت نہین تھی۔ اس معصوم کا دل توڑنے کی۔ ویسے ہادی کافی خیال رکھ رہا ہے۔ جاوید نے اسکی کی زبان مین کہا۔

اس معصوم کا دل چاہے ٹوٹا ناہو پر تیرا منہ مین ضرور توڑ دوں گا۔ وہ اسکا گلا دباتے ہوئے بولا۔ اور کھڑا ہو کر باہر جانے لگا۔

کہاں جارہاہے؟ جاوید اسے چھیرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تیر اگلا دبانے کے لیے رسی ڈھونڈنے جارہاہوں۔ وہ بول کر اگے برھا

بڑی رسی مظبوط لانا میں اتنی آسانی سے مروں گا نہیں جاوید اونچی اواز میں ہنستے ہوئے بولا۔ حامد نے پلٹ کر سرد نظروں سے اسے دیکھا۔ اور کلاس سے نکل گیا۔

وہ کینٹین کی طرف جارہا تھا جب اسکو سر نے رُک لیا۔ وہ اسے کچھ پیپرز آفس سے لانے کے لیے بول کر اگے بڑھے۔ حامد جلدی سے افس گیا اور پیپرز لا کر دے۔ اور دوبارہ کینٹین کی طرف بڑھا۔ وہ تینوں ناشتہ کر کے اب کلاس کی طرف آرہے تھے۔

افرحہ نے سامنے سے آتے حامد کو دیکھ کر نظر انداز کیا۔ وہ چلتا ہوا اسکے قریب اکر کھڑا ہوا۔ وہ رک گئی۔ چکو ہادی ہم چلتے ہیں افرحہ تم حامد سے بات کر لو۔ فاریہ ہادی کو لے کر زبردستی آگے بڑھی۔

افرحہ دائیں طرف سے نکلنے لگی۔ جب حامد نے آگے ہاتھ کر دیا۔ وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ دوسری طرف سے نکلنے لگی جو اسنے دوسرا ہاتھ آگے کیا۔

حامد کیا مسلہ ہے؟ وہ تنگ آکر بولی

یہ بخار مین تپ کر یونی آے کا کیا مقصد تھا۔ دوسروں کو دیکھانا چاہتی ہو تم پر کتنا برا ظلم ہوا ہے۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔

حامد تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ تمہین احساس بھی نہین کیا بول رہے ہو وہ تھک کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

سچ بول رہا ہوں۔ برے دکھ سے اپنے دوستوں کو اپنی داستان سنائی ہو گئی۔ دیکھو میں کتنی بیچاری ہوں۔

وہ غصے میں نا جانے کیا بول رہا تھا۔۔

افسوس حامد تم مجھے کبھی سمجھ ہی نہیں پائے۔ تم بس اپنے غصے کی ار میں نا جانے کیا کچھ بول رہے ہو۔ یاد رکھنا اسی غصے کی وجہ سے تم بہت کچھ کھو رہے ہو۔ وہ نم لہجے مین بولی۔ اسکے لہجے مین نا جانے کیا تھا۔

حامد کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔

ہٹو سامنے سے افرحہ اسے ہٹاتے ہوئے بولی۔ اور آگے بڑھ گئی۔ حامد اسے صرف جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جن انکھوں مین کبھی اسنے آنسوں نا لانے کی قسم کھائی ہوئی تھی آ انہیں انکھوں مین وہ آنسوں دے گیا تھا۔ وہ وہی ایک طرف رکھے بینچ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنا سر ہاتھ پر گرا لیا۔

****

سحر کو اکیڈمی جاتے کافی دن ہو گے تھے۔ آج جب وہ اکیڈمی سے ہو کر واپس ہاسٹل آئی تو ہو کافی خوش تھی۔

کیا بات ہے آجکل بہت خوش رہتی ہو؟ اسکی روم میٹ اسے یوں جوش دیکھ کر فوراً بولی۔۔

او خدیجہ میں بہت خوش ہون مجھ سے اپنی خوشی سھنمبالی نہیں جا رہی۔ وہ گول گول گھوم کر ڈانس کرتے ہوئے بولی۔

اوئے رک اور بتا کیا ہوا؟ خدیجہ اسکے یوں کہنے پر ہنستے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

خدتجہ تونے کبھی ایسا محسوس کیا ہے جیسے تم ہواؤں مین اُڑ رہی ہو بالکل کسی پری کی طرح وہ اپنا بازو اوپر لہراتے ہوے بولی۔

نہیں بہنا مین نے کبھی نہین سن اا گر دو منٹ مین تونے مجھے اصل وجہ نا بتایي تو تیری جان لے لوں گئی۔ خدتجہ چڑتے ہوئے بولی۔

بس مجھے میری خوشیاں ملنے والی ہیں۔ تجھے پتہ ہے کچھ دنوں سے مین اکیڈمی جارہی ہوں۔ پتہ وہان مجھے کون پڑھا رہا ہے؟ وہ اسکے ہاتھ پکرتے ہوئے بولی۔

کون؟ خوتجہ تجسس کے مارے بولی۔

ازلان! وہ بس اتنا ہی بولی۔

ازلان کیا یہ وہی ازلان ہے جس سے تو محبت کرتی ہے۔ خدتجہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں خدتجہ ہاں یہ وہی ہے۔ میری محبت میرا عشق میرا سب کچھ وہ جھومتے ہوے بولی۔

پر تونے تو بتایا تھا وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔ خدتجہ کچھ دن پہلے اسکی کہی ہوئی بات کو دھرا کر بولی۔

ہاں کرتا ہے۔ پر اسکی شادی ہو گئی۔ پر اسکو دفع کر اب میں اسکے قریب رہوں گئی تو کسی کا خیال بھی اسکی طرف بٹھکنے کی کی کوشش نہیں کرے گا۔ وہ ایک عزم سے بولی۔ خدتجہ کو اسکی آنکھوں میں چمک نظر آئی۔ اپنے محبوب کو اسیر کر لینے والی چمک۔

پر تو کیسے یہ سب کرے گئی۔ کیسے اسکے ذہین سے کسی کا خیال نکال پائے گئی۔ خدتجہ سوچتے ہوے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

خدتجہ تم بہت بھولی ہو۔ مرد ذات کبھی ایک پر نہین ٹکتی ۔ اور اب تو اسکا ملنے ناممکن ہے کیونکہ وہ شادی شدہ ہے تو اسکا خیال نکالنا مشکل نہیں۔ وہ مسکرا کر بولی۔

چلو دیکھتے ہیں تم اپنی محبت کو پانے کے لیے کیا کرتی ہو کیسے اسکے دل میں داخل ہوتی ہو۔ فل حال مجھے ٹیسٹ کی تیاری کرنے دو۔ خدیجہ اپنی کتاب کھول کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ سحر وہی کھوئے ہوے انداز میں بیڈ پر لیٹ گئی۔

میری محبت تمہیں مجھ سے محبت کرنے کے لیے مجبور کر دے گئی۔ وہ مسکراتے ہوے اسکا عکس آنکھوں کے سامنے لاتے ہوئے بولی۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ اپنی رفتار پر گزر ہی جاتا ہے۔ وقت ہر زخم کو مدمل کر دیتا ہے۔ ازلان کو اسلام آباد گے ایک مہینا ہونے کو تھا۔ وہ وہاں اپنی جی جان لگا کر کام کر رہا تھا۔ اسد کا حوریہ کے ساتھ رویہ دن بادن بدتر ہوتا جا رہا تھا۔ وہ روز اسے منانے کی کوشش کرتی اپنی ذات کی نفی کر کے وہ اسکے برے رویے کے باوجود اپنی کوشش کرتی تاکہ اسکا رویہ بہتر ہو جائے۔

کیچن میں کھانا بنا رہی تھی۔ جب اسد کیچن میں داخل ہوا۔

کیا کر رہی ہو؟ وہ مگن انداز میں کھانا بنا رہی تھی۔ جب اچانک اسد کی آواز پر وہ ڈر گئی۔ اور اسکا ہاتھ کڑھائی پر لگا۔

Posted On Kitab Nagri

آہ!وہ زور سے چیخی۔

اف حوریہ یہ کیا کر رہی ہو ہاتھ جلا لیا۔ دھیان کہاں ہوتا ہے۔ اسد فوراً اسکے قریب پہنچ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹ سے سینک کے پاس لے کر آیا۔ اور پانی چلا دیا حوریہ حیران سی اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔ ہر دوسرے دن جو وہ اسے زخم دیتا تھا۔ آج اسکے زخم پر مرہم لگا رہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔ وہ ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی۔

بہت کمزور لگ رہی ہو۔ کیا حال بنا لیا ہے۔ وہ اسکے بال چہرے سے پرے کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ تو اسکے انداز پر ہی دھنگ رہ گئی۔

کیا ہوا اتنی حیرانگی سے کیا دیکھ رہی ہو۔ ہاں سوچ رہی ہو گئی۔ پہلے خود مارتا ہے اور پھر یوں اچانک مرہم رکھنے آگیا۔ دیکھو حوریہ میں جانتا ہوں بہت برا ہوں۔ تم پر بیت دفع ہاتھ اُٹھایا۔ پر پلیز تم مجھے معاف کر دو۔ میں اگے سے دھیان رکھوں گا۔ کبھی ایسی بد تمیزی نہین کروں گا۔ وہ اسکے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔ حوریہ حیران پریشان اسکا چہرا دیکھ رہی تھی۔

معاف کیا؟ اسد نے نم نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔ حوریہ وہی پگھیل گئی۔

ہاں معاف کر دیا۔ پر مجھ سے وعدہ کریں۔ آئندہ اسطرح کا رویہ نہیں رکھیں گے۔ وہ ہمت کر بولی۔

اوکے وعدہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔ وہ باہر جانے لگا جب۔ کچھ یاد آنے پر مڑا۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے ہماری شادی ہوئی ہے۔ ہم خالہ کی طرف نہیں گے۔ وہ بھی تمہیں یاد کر رہی ہوں گئی۔ اب جب تم نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ تو تم خالہ کا فون کر کے بتاؤ۔ میں تم اور امی انکی طرف ڈنر پر آئیں گے۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا۔

حوریہ کو تو شاک پر شاک مل رہا تھا۔ وہ خوش ہو گئی۔۔۔ اسد اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر کیچن سے باہر نکل گیا۔

*******"*****************************

ازلان اکیڈمی میں پڑھا کر فارغ ہوا اور اُٹھنے لگا جب سحر نے اسے مخاطب کیا۔

ازلان کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

کیسی مدد؟

وہ مجھے کچھ بکس لینی ہیں۔ پر سمجھ نہیں آرہی کس آتھر کی بک اچھی ہوگئی۔ آپ میرے ساتھ بک ڈیپو پر چل سکتے ہیں۔ وہ اپنے موبائل کو بیگ میں ڈال کر بولی۔

بک ڈپو! پر سحر مجھے اپنے کام پر جانا ہے دیر ہو جاے گئی۔ وہ منع کرنے کے اندز میں بولا۔

ازلان پلیز چلیں نا میرے پیپرز سر پر ہیں۔ اور مجھے ان بکس کی اشد ضرورت ہے۔ پلیز پلیز۔۔۔

اچھا چلتا ہوں پر دیر مت لگانا مجھے کام پر جانا ہے۔ وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولا جہاں چار کا وقت ہو رہ تھا۔ اور اسے اپنے کام پر ساڑھے چار تک پہنچنا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں اکیڈمی سے نکلے۔ دس منٹ کی واک پر وہ دونوں بک ڈپو پر پہنچے۔ سحر ازلان سے ہر دوسرے ٹاپک پر بحث کرتی تھی۔ اسکا دھیان اپنی طرف کرنا چاہتی تھی۔ دونوں مین کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی ازلان اسکی بات مان جاتا کیونکہ وہ سوچتا کہ اسلام آباد میں وہ اسے ہی جانتی تھی۔ اب وہ اسکے دل میں کیا تھا وہ تو نہین جانتا تھا۔

ازلان کیا ہم کچھ کھالیں بہت بھوک لگی ہے۔ سحر منہ بنا کر بولی۔

سحر مجھے فل حال جانا ہو گا۔ اگر لیٹ پہنچا تو ڈانٹ پڑے گئی۔ ہم پھر کبھی کچھ کھالیں گے۔ اوکے اللہ حافظ۔ وہ بول کر بنا اسکا جواب سنے بھاگتا ہوا آتی ہوئی بس پر چڑھ گیا۔

اف ! سحر نے غصے سے اپنا پاؤں زمین پر مارا۔ وہ جتنی کوشش کر رہی تھی سب بے کار جا رہی تھی۔ ازلان نے اپنا نمبر تو اسے دے دیا تھا۔ وہ جب دل کرتا میسج کر دیتی کبھی کبھی ازلان جواب دے دیتا۔ پر زیادہ تر وہ منہ دیکھتی رہتی اور جواب نا آتا۔

****

وہ سحر سے جان چھڑوا کر جلدی سے اپنے کام کے ایریا پر پہنچا۔

یہ ایک بڑا ساگراج تھا۔ جہاں گاڑیوں کو ٹھیک کرنے کا کام ہوتا تھا۔ وہ قریب بیس دن پہلے ہی یہاں پر کام کرنا شروع کر چکا تھا۔ راتت سے جات ایک دن اسے یہ گراج دیکھا تو فوراً کام کے لیے پوچھا اور خدا

Posted On Kitab Nagri

کر کرنا ایسا ہوا کہ اسے کام مل بھی گیا۔ وہ ہفتے میں ایک دن نوکری کے لیے انٹرویو دیتا۔ باقی کے دن وہ صبح اکیڈمی پڑھاتا شام کے وقت وہ اس گراج پر کام کرتا۔

ازلان تو آج وی لیٹ آیا۔ وہ گراج میں داخل ہوا تو سامنے ہی گراج کا ملک کھڑا تھا جو کہ پچھلے بیس سالوں سے اس گراج کو چلا رہا تھا۔ ان کا نام صلاح الدین تھا۔ پر سب انہیں پا جی کہتے تھے۔

سوری پا جی وہ بس دیر ہو گئی۔ ازلان اپنے کف فولڈ کرتے ہوئے بولا۔

آئندہ آگر دیری کی تو اپنے گھر رہنا۔ اب جلدی سے کام کرو۔ وہ غصے سے کہتے واپس اپنے کیبن میں چلے گے۔ ازلان نے گراج کے ورکرز والے کپڑے اُٹھائے اور چینج کرنے چلا گیا۔ چینج کر کے وہ اب گاڑی ٹھیک کرنے لگا۔۔۔ یہاں سے اسے کافی اچھی رقم مل جاتی۔

رات کے دس بج گے تھے پر وہ ابھی تک کام کر رہا تھا۔

ازلان تو ابھی تک گھر نہیں گیا؟ وہ کام۔ مگن تھا جب پا جی کی اواز سنائی دی۔

ہاں پا جی بس میرا دوست لینے آنے والا ہے۔ میں نے سوچا تب تک کام پورا کر دوں کل تک اس گاڑی کی ڈیلوی بھی کرنی ہے۔ وہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

اچھا یہ ایک ایکسٹرا چابی ہے گراج پر تالا لگا کر چلے جانا وہ اپنی جیب سے چابی نکال کر اسے پکڑاتے ہوئے بولے۔

اتنا کام مت کیا کرو تھک جاؤ گے۔

Posted On Kitab Nagri

پا جی کام نہیں کروں گا تو جیوں گا کیسے۔ اور ویسے بھی کام کرنے سے میں تھکتا نہیں ہوں۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

خوش رہو۔ تم جیسے لڑکے کم ہی دیکھے ہیں۔ وہ اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولے۔ اور خدا حافظ کر کے نکل گے۔ ازلان دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

گیارہ بجے کے قریب ارسم گراج میں داخل ہوا۔ ازلان تب بھی کام کر رہا تھا۔

معاف کرنا یار موٹر سائیکل کا ٹائیر پنچر کو گیا تھا۔ اسے لیے دیر ہو گئی۔ تو فارغ نہیں ہوا۔ ارسم اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔

ارے معافی کیوں مانگ رہا ہے تو یہاں مجھے لینے آ جاتا ہے یہی تیرا مجھ پر بہت برا احسان ہے۔ وہ گاڑی کا بونٹ بند کرتے ہوئے بولا۔ اور پاس پڑے کپڑے سے ہاتھ ہر لگی کالک کو صاف کیا۔۔

تجھ پر کوئی احسان نہیں کر رہا جب امیر ہو جاے گا تو ایک ایک پائی کا حساب لوں گا۔ ارسم اسکا گلا دبوچتے ہوئے بولا۔

آہ سالے چھوڑ مارے گا۔ ازلان ہنستے ہوئے بولا۔

چل جلدی سے چینج کر چلتے ہیں ارسم اسے چھوڑتے ہوئے بولا۔

کتنی جان ہے بھے تجھ میں وہ اپنی گردن سہلاتے ہوئے بولا۔ اور چینج کرنے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

چل آج تجھے ٹریٹ دیتا ہوں۔ ازلان گراج کو تالا لگا کر اسکی بائیک کے پاس آیا تو ارسم چہک کر بولا۔

کیوں کس خوشی میں میرے دلہے کو اسکی دلہن مل گئی کیا ازلان ہنستے ہوئے بولا۔

اوہیلو وہ بھی انشااللہ مل جائے گئی۔ کہی نا کہی تو میرا انتظار کر رہی ہو گی۔ آہ۔۔۔ خیر خوشی کی بات یہ ہے مجھے آج نوکری مل گیی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک ادا سے بولا۔

اتنی دیر سے بتا رہا ہے تیری تو ازلان اسکے چہرے پر مکہ مارتے ہوئے بولا۔

ہاہ ازلان شرم کر ابھی تک کنوارہ ہوں۔ سوجے ہوئے منہ کے ساتھ تو کوئی لڑکی بھی نہین دے گا۔ وہ ڈرامائی انداز میں بولا۔

چل ڈرامے باز اپنی نوٹنکی بند کر جلدی کر بہت بھوک لگی ہے ازلان بائیک کو سٹاٹ کرتے ہوئے بولا۔

ارسم پیچھے بیٹھا دونوں ایک ریسٹورنٹ مین پہنچے۔۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حوریہ بہت خوش تھی۔وہ پورے دل کے ساتھ تیار ہوئی مریم بیگم اور اسد کے ساتھ وہ گھر آئی۔سب اسے بہت چاؤ سے ملے۔کھانا کھانے کے بعد سب نے چائے پی۔۔اسد جو کہ کسی گہری سوچ میں مگن تھا۔کچھ سوچ کر اُٹھا۔

آپ سب یہاں پر موجود ہیں تو مجھے ایک بات کرنی ہے۔وہ صوفے سے کھڑا ہو کر بولا۔

کیا بات ہے داماد جی امین صاحب ہنس کر بولے۔

سسر جی یہ جو بات ہے شائد آپ کے دل کو اچھی نا لگے۔وہ سنجیدہ انداز میں بولا امین صاحب ایک دم چپ کر گے۔

کیا بات ہے اسد بشرہ بیگم فوراًبولیں۔باقی سب بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ سب کے سامنے آپکی بیٹی کو طلاق دینے والا ہوں۔ وہ سرد انداز میں بولا۔ حوریہ نے بے یقنی سے اسے دیکھا۔ جیسے اسکی دماغ حالت پر شک کر رہی ہو ابھی تھوڑے گھنٹے پہلے ہی تو وہ اس سے پیار کا اظہار کر رہا تھا اس سے معافی تلافی کر رہا تھا اور اب یوں اچانک۔۔۔۔

مزاق کر رہے ہو یہ مزاق کرنے والی بات نہیں بشرہ بیگم ہلکا سا ہنس کر بولیں۔

سوری خالہ میں اپکی یہ مزاق والی خواہش ہوری نہیں کر سکتا یہ سب سچ ہے۔ مجھے اب مزید حوریہ کے ساتھ نہیں رہنا۔ وہ سفاکی سے بولا۔ حوریہ کی آنکھیں ایک دم دھندلی ہو گیں۔

پر کیوں ایسا کیا ہو گیا۔ شادی کو ابھی ایک مہینا ہی ہوا ہے اور آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ افرحہ غصے سے اگے بڑھ کر بولی۔

افرحہ میڈیم یہ بات تو اپنی بہن سے پوچھو۔ جب اسکا دھیان اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے مردوں پر ہو گا تو شوہر تو طلاق ہی دے گا۔ وہ بری صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا۔ حوریہ کو اپنا آپ زمین میں دھنستا ہوا محسوس ہوا۔

یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ تمہارا دماغ کیا گھاس چرنے گیا ہے۔ امین صاحب اسکی بے تُکی بات سن کر آپے سے باہر ہو گے۔

سُسر جی میں کوئی بات بنا ثبوت کے نہین کرتا۔ آپ کی بیٹی کا چکر شادی سے پہلے ہی اپکے بھائی کے بیٹے ازلان سے چل رہا تھا۔ اسی لیے تو وہ رشتہ لے کر آیا۔ پر اس سے پہلے میری قسمت پھوٹی میں نے رشتہ

Posted On Kitab Nagri

بھیج دیا۔ شادی کے بعد سے اسکا تعلق ازلان سے بڑھتا ہی رہا۔ یہ دیکھیں میسج یہ ازلان کی ہی نمبر ہے اس سے یہ کیسی کیسی باتیں کرتی رہتی تھی۔ وہ حوریہ کا فون نکال کر اس پر میسج کھول کر سب کو دیکھانے لگا۔ حوریہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ نہین جانتی تھی یہ سب کیسے ہوا۔

سب نے بے یقینی سے اسد کو اور پھر حوریہ کو دیکھا حوریہ اپنی ماں کی نظروں میں اپنے لیے بے یقنی بد گمانی دیکھ کر وہی کی وہی بیٹھ گئی۔ اسے لگا ابھی زمین پھٹے اور وہ اس مین سما جائے۔ کیسے سب کے سامنے وہ اسکے کردار کی دھجیاں اُڑا رہا تھا۔ وہ چپ ہوا اور چل کر امین صاحب کے پاس آ کر جھکا۔

کیوں کیا ہوا؟ چچ چچ لگی نا دل کو ٹھاہ کر کے۔ بالکل بالکل اسی طرح آج سے ٹھیک دو سال پہلے مجھے بھی ایسے ہی لگی تھی۔ وہ تمسخرانہ انداز میں ہنستے ہوئے انکے قریب ہو کر آہستہ اواز میں کہا۔ سب نے بے یقنی سے اسے دیکھا۔ جیسے یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔ آیا اس کا دماغی توازن تو خراب نہیں ہو گیا۔

سُسر جی میرے پاس اتنا وقت نہیں جو آپ کی فضول باتوں پر ضائع کروں۔ تو چلیں اصل بات کی طرف آتے ہیں۔ وہ ہاتھوں کو تالی کے انداز میں بجاتا مسکرا کر امین صاحب کو دیکھتے ہوئے بولا۔ اور اپنے بائیں طرف کھڑی حوریہ کی طرف پلٹا۔ جو بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑے شوہر کے کڑوے الفاظ سن رہی تھی۔ ابھی صبح ہی تو وہ اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سو مس حوریہ میں اسد رضا اپنے پورے ہوش و ہواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا۔ جیسے نا جانے کب سے وہ اسی دن کا انتظار کر رہا تھا۔۔

اسد پلیز ایسسا تو مت کریں۔ میں نے کچھ غلط نہیں کِیا؟ میں بے قصور ہوں ؟ آپ آپ تو مجھ سے پیار کرتے ہیں نا پلیز ایسا مت کریں وہ اسکے قدموں میں بیٹھ کر ہاتھ جوڑ کر ہکلاتے ہوئے بولی۔ امین صاحب وہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھے۔یوں جیسے آج ان کا سارا غرور خاک میں چلا گیا۔

ہاہاہا پیار ہاہاہا پیار اور تم سے ہاہا حوریہ امین اپنی خیالی دنیا سے باہر نکلو۔ تم جیسی لڑکی سے کون پیار کر سکتا ہے۔ کبھی آئینے میں اپنی شکل دیکھی ہے۔ یہ دائیں طرف دیکھو۔ کبھی ٹشو سے یہ اپنا میک صاف کرو۔ اور دیکھو تمہارے چہرے پر یہ داغ چھی دیکھنے والے کو گھن آجائے۔ اور تم کہتی ہو محبت کرتا ہوں۔ محبت کرنے کے لیے صاف شکل کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمہاری طرح نہیں اتنا برا داغ لیے بیٹھی ہو۔ وہ تالیاں بجا کر اسکے چہرے پر بنے پیدائشی نشان پر چوٹ کرتے ہوئے طنز سے بھرپور انداز میں بولا۔ سب بے یقنی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ کہ کیا یہ وہی اسد ہے جو کچھ دن پہلے تک دنیا کا سب سے اچھا لڑکا بنا ہوا تھا۔

حوریہ اسکے منہ سے اپنے لیے اسطرح کے الفاظ سن کر وہی زمین پر سر جھائے بیٹھی رہی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے بھری محفل میں اسکے ہی شوہر نے اسے ذلیل کیا ہے اسکی انکھوں کے سامنے دھند سی چھانے لگی۔ وہ سمجھ ہی نا پا رہی تھی یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسد تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔یوں میری بیٹی پر کیسے داغ کا تھبہ لگا سکتے ہو۔بشرہ بیگم اسکے چہرے پر تھپر مارتے ہوئے بولیں۔

بشرہ مامی آج میں بہت خوش ہوں تو ایک کی بجائے دو بھی تھپر مار لیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔تو سب سن لو۔گواہ رہنا۔میں اسد رضا حوریہ امین کو طلاق دیتا ہوں۔طلاق دیتا ہوں۔وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔امین صاحب اپنے بائیں بازو کو مسلا۔

چلیں امی چلتے ہیں اپنا کام پورا ہوا۔وہ مریم بیگم کی طرف دیکھ کر بولا۔جو کہ کرسی پر بیٹھی سب مسکرا کر دیکھ رہیں تھیں۔

آپی !ماہم بھاگ کر حوریہ کے پاس آئی جو کہ بے ہوش ہو چکی تھی

وہ دونوں رات ایک بجے گھر پہنچے۔ارسم اپنی نوکری ملنے کی وجہ سے بہت خوش تھا۔چونکہ دیر بہت ہو چکی تھی۔دنوں چھت پر بیچھیں چارپائیوں پر سونے کے لیے لیٹ گے۔

اب ساری مشکلیں دور ہو جائیں گئی۔امی کا اچھے ہسپتال سے ٹریٹ مینٹ کرواؤں گا۔ارسم کی آواز مین واضع خوشی محسوس ہو رہی تھی۔

انشااللہ سب اچھا ہی ہو گا۔ازلان ایک ہاتھ سینے پر ٹکائے اور دوسرے کو تکیے کی صورت میں اپنے سر کے نیچے دیے لیٹا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں پورے دل سے کام کروں گا۔ اتنی محنت سے نوکری ملی ہے۔ اب دیکھنا ترقی ہی ہو گئی۔ ارسم اپنے آنے والے کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا۔ وہ فل جوش میں لگ رہا تھا۔ ازلان اوپر آسمان کی طرف کھوئے ہوئے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا کس سوچ میں گم ہے؟ جب کافی دیر تک اسکی طرف سے کوئی جواب نا آیا تو ارسم نے کروٹ بدل کر اسکی طرف رخ کر کے پوچھا۔ جو نا جانے آسمان میں کیا تلاش کر رہا تھا۔ یا آسمان کو دیکھتے وہ کسی اور ہی دنیا میں تھا۔ ارسم کی آواز پر وہ چونکا۔

پتہ نہیں ارسم دل ایک دم سے بے چین سا ہو رہا ہے۔ وہ چارپائی پر اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

کیوں کیا ہوا طبعیت تو ٹھیک ہے؟ ارسم فوراً پریشان ہو گیا۔ وہ اپنی چارپائی سے اُٹھ کر ازلان کے پاس آکر بیٹھتے فکر مندی سے گویا ہوا۔

ہاں طبعیت ٹھیک ہے۔ پتہ نہیں بے چینی سی ہو رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے۔ کہی کچھ غلط ہو رہا ہے۔ شائد کوئی میرا اپنا ٹھیک نہیں۔ پتہ نہیں۔۔۔ وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر بولا۔

تو زیادہ سوچ رہا ہے۔ اگر اتنی پریشانی ہے تو گھر فون کر کے پوچھ لے۔ ارسم نے اسکا اترا ہوا چہرا دیکھا تو فوراً بولا۔

پر رات کا ایک بج رہا ہے۔ ازلان نے نفی مین سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے کچھ نہیں ہوتا۔ حامد کو فون کرکے سب کی خیریت معلوم کرلے۔ ارسم نے اسکا فون پکڑ کر حامد کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری بیل پر حامد کی نیند سے ڈوبی آواز گھونجی۔ ارسم نے ازلان کو فون پکڑایا۔۔

حامد کیسے ہو؟ ازلان نے فون کان سے لگاتے ہی پوچھا۔

بھائی خیریت رات کے اس وقت فون کیا اسکی نیند ایک پل میں بھاگی۔ یوں اچانک رات کے اس وقت کبھی ازلان نے فون نہیں کیا تھا۔ وہ پریشان ہو گیا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ تم سناؤں گھر پر سب ٹھیک ہے نا؟ ازلان نے سب گھر والوں کا پوچھا۔

ہاں سب ٹھیک ہیں۔ کیوں؟

کچھ نہیں بس ایسے ہی پوچھا۔ تم سو جاؤ بلاوجہ نیند خراب کر دی۔ میں صبح فون کروں گا۔ ازلان نے کہ کر فون بند کر دیا۔

چل گھر تو سب ٹھیک ہے اب تو بھی ریلکس ہو جا۔ ارسم اسکے کندھا تھپتپا کر بولا اور اسکی چارپائی سے کھڑا ہو گیا۔

ارسم کہی وہ تو کسی مصیبت میں نہیں۔ کافی دنوں سے برے عجیب عجیب سے خیال آرہے ہیں۔ وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بولا۔

میرا بھائی زیادہ مت سوچ سب ٹھیک ہی وہ گا۔ ورنہ حامد بتا دیتا۔ سو جا۔ ارسم بول کر اپنی چارپائی پر لیٹ گیا۔ ازلان بھی سر جھٹک کر لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یااللہ دل برا عجیب ہو رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہی اس پر کوئی مصبعت تو نہیں آگئی۔ نہیں نہیں اللہ اسکو اپنی حفاظت میں رکھنا۔ ہر مصعبت سے دور رکھنا۔ وہ دل ہی دل میں رب سے مخاطب ہوا۔ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اسد تو کب کا جا چکا تھا۔ حوریہ دو گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد اب جاگی تھی۔ امین صاحب تب کے اپنے کمرے میں دروازہ بند کر کے بیٹھے تھے۔ ماہم اور افرحہ حوریہ کے پاس بیٹھیں تھیں۔ بشرہ بیگم اپنا سر باندھے وہی ان کے کمرے میں صوفے پر بیٹھیں تھیں۔

حوریہ کب سے بیڈ پر بیٹھی بے مقصد سامنے دیکھے جا رہی تھی۔ وہ ابھی تک ٹروما میں تھی۔ اچانک جب زندگی کا رخ ہی بدل جائے تو ہوش بھی کس کو رہتا ہے۔ اور یہی حال حوریہ کا تھا۔

اگر ازلان سے چکر چلا رہی تھی تو بتا کیوں نہیں تیرا اسی کے ساتھ بیاہ کر دیتے۔ کم بخت زمانے میں ذلیل کر کے رکھ دیا۔ بشرہ بیگم اسکے چہرے پر تھپڑوں کا بوچھار کرتے ہوئے بولیں۔

امی کیا کر رہی ہین چھوڑیں اسے افرحہ نے انہیں رُکنا چاہا۔

پیچھے ہٹ جا آج میں اس کا قتل کر دوں گئی۔ سر عزت خاک مین ملا دی۔ اب تک تو پورے خاندان میں اسکی بے غیرتی کے چرچے ہو گے ہوں گے۔ مریم نے اب تک ہر بندے کو بتا دیا ہو گا۔ بشرہ بیگم جوتی اُٹھا کر اسے مار رہیں تھیں۔

امی مت ماریں اپی کو ماہم روتے ہوئے بولی۔

کیوں نا ماروں اس جیسے اولاد تو ہونے سے پہلے ہی مر جانی چاہیے تھی۔ حوریہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ وہ اسے مارتے ہوئے بولیں۔ حوریہ مار کھا رہی تھی۔ اور خاموش سی آنسوں بہا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آہ آہ۔۔۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔ بس بہت ہو گیا۔۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کِیا۔ کچھ نہیں کیا۔ حور یہ زور سے چیخ کر بول رہی تھی۔ اسکے یوں ردے عمل پر سب دو قدم پیچھے ہٹے۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔ میرا کسی کا ساتھ کوئی چکر نہیں۔۔۔ وہ زور زور سے چیخ کر یہی بول رہی تھی۔ رونے کی وجہ سے اسکی انکھیں لال ہو چکی تھیں۔ بال بکھر چکے تھے۔

اپ تو میری ماں ہین نا۔۔۔ تو اپنی ہی اولاد کی تربعیت پر بھروسہ نہیں۔ میں ازلان کو صرف ایک کزن کی حیثیت کے طور پر جانتی ہوں۔ صرف ایک کزن۔۔۔۔ وہ زور سے چیخ رہی تھی۔ چیخنے سے اسکی گردن کی رگیں پھول رہین تھیں۔ امین صاحب اتنی اواز سن کر کمرے سے نکل کر ان کے کمرے میں پہنچے۔

امی اپ نے بولا تھا ناشوہر مارے تو مارے وہ پیٹے تو پیٹے پر تم اپنے قدم اپنے گھر سے کبھی باہر نا نکالنا۔ میں نے وہی کیا۔۔ میں نے اسکی ساری ماریں سہی امی وہ جب چاہے مجھے مارتا تھا۔ اور جب چاہے ٹھیک ہو جاتا۔ مار کھانے کے باوجود مجھے اف تک کرنے کا حق نہیں تھا۔ مار کھانے کے بعد بھی اسکی جی حضوری کرنی پڑی تھی۔ وہ ایسے مارتا تھا جیسے کوئی بے جان چیز کو پیٹا ہے۔ مجھے صرف ایک گڑیا کی طرح سمجھتا تھا جب چاہے مڑو دیا اور بعد میں ٹھیک کر دیا۔ میں نے سب برداشت کیا۔ کیوں؟ آپ سب کے لیے آپکی کی عزت کے لیے۔ اور آپ بول رہی ہیں میرا چکر چل رہا تھا۔ جب اپنی بائیس سالہ

Posted On Kitab Nagri

زندگی میں کبھی ایسا کرنے کا سوچا تک نہیں تو اب کیوں کرتی۔۔ کیوں کرتی۔۔۔ وہ بیڈ سے اتر کر روتے ہوئے بول رہی تھی۔

امین صاحب ایک دم لڑکھڑائے۔ آج جیسے ان کے سامنے انکا ماضی کھڑا تھا۔ ایک ایک پل انکی انکھوں کے سامنے سے گزرا۔ کیسے وہ بشرہ بیگم کے ساتھ جیسا سلوک کرے ے تھے۔ آج باکل ویسا ہی انکی بیٹی کے ساتھ ہوا تھا۔ بشرہ بیگم حیرانگی سے حوریہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن رہی تھی۔ وہ یہ سب تو سوچ بھی نہیں سکتیں تھیں۔

اپی پانی پی لیں ماہم روتے ہوئے حوریہ کے قریب آئی اپنی بہن کی بکھری حالت دیکھ کر وہ سہم سی گئی تھی۔

یقین نہیں آرہا نا یہ دیکھیں۔ حوریہ بشرہ بیگم کو دیکھتے ہوئے روتے ہوئے اپنی آستینیں اوپر کرتے ہوئے بولیں۔ جہاں کلائیوں پر نیلے رنگ کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ بشرہ بیگم نے اپنی آنکھیں میچیں۔ انکی بیٹی کتنی عزیت میں تھی۔ اسکا انہیں علم تک نا تھا۔ اور وہ اسے مار رہیں تھیں۔

میں نے اپنے گھر کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسکی ساری مارین سہی۔ سارے طنز برداشت کیے۔ ہر وہ کام کیا جو اسے پسند تھا۔ اپنی زبان پر تالا لگا کر رکھا۔ امی۔۔۔ پر اسے میرے ہی کردار کو مشکوک کر دیا۔ میرے کردار کی دھجیاں اُڑا کر رکھ دیں۔ مجھے اپنے ہی گھر والوں کے سامنے ملزم بنا کر کھڑا کر دیا۔ میں بے قصور ہونے کے باوجود صفائیاں دے رہی ہو۔ میرا کسی کے ساتھ کوئی چکر نہیں۔ میں بے

Posted On Kitab Nagri

قصور ہوں۔ وہ روتے روتے نیچے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ وہ اتنا ٹوٹ کے روئی کہ اسکی ہچکی بندھ گئی۔

بشرہ بیگم بھی اسکے پاس زمین پر بیٹھ گئیں۔

مجھے معاف کر دے میری بچی۔۔ انہوں نے اسے سینے سے لگا کر کہا۔ حوریہ اور زیادہ رو دی۔

میں بے قصور ہوں۔۔ میں بے بے قصور ہوں۔۔ روتے ہوئے مسلسل یہی بول رہی تھی۔

حوریہ بس کرو۔ یہ پانی پی لو۔ افرحہ اپنے چہرے پر پھیلے انسوں صاف کرتے ہوئے نیچے بیٹھ کر پانی کا گلاس حوریہ کے منہ سے لگا کر بولی۔۔

حوریہ۔۔۔ حوریہ۔۔۔ آپی۔ بشرہ بیگم نے جب اسکی طرف دیکھا تو اسکا جسم ڈھیلا پر چکا تھا وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

آپی اُٹھیں! ماہم اسکا چہرا تھپتھپا کر بولی۔ پر وہ سنتی کہاں وہ تو بے ہوش ہو چکی تھی۔

ابو اپی کو دیکھی۔ کیا ہو گیا۔ چلین ہسپتال لے کر چلیں جلدی۔۔ ماہم ساکت کھڑے امین صاحب کے قریب اکر بولی۔ تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلے۔ اور حوریہ کی طرف بڑھے۔ اسے اُٹھا کر گاڑی مین ڈالا بشرہ بیگم کے ساتھ ہسپتال کے لیے نکلے۔

ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ڈاکٹر انکی طرف آئے۔

دیکھیں آپکی بیٹی نے شائد کافی ٹینشن لے کی ہے انہی کسی چیز کا صدمہ لگا ہے۔ اسی لیے بے ہوش ہو گئیں۔ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ بس انکی خوراک کا خیال رکھیں کافی کمزور لگ رہی ہیں۔ اور ہاں

Posted On Kitab Nagri

انکی باڈی پر کافی نشان بھی دیکھے ہیں۔ کچھ پرانے ہیں اور کچھ دو تین دن پہلے کے۔ بشرہ چونکہ مین تمہیں جانتی ہوں۔ تو یہ معاملہ مزید آگے نہین بڑھاؤں گئ۔ پر اگر ایسی ویسی بات ہے تو چپ رہنے کی بجائے بولو۔ دو گھنٹے تک ڈریپ ختم ہو جائے گئ۔ پھر اپ لے کر جاسکتے ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر بول کر اگے بڑھ گئ۔

بشرہ بیگم چلتی ہوئی حوریہ کے پاس آکر بیٹھیں۔ ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔ ابھی انہوں نے دھیان سے دیکھا تو وہ سچ مین بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے بھی گہرے نظر آرہے تھے۔ چہرا تو پیلا پراہوا تھا۔ امین صاحب بھی وہی آکر بیٹھ گے۔

میری بچی نے اتنی سی عمر میں ناجانے کون کون سے غم برداشت کرنے ہیں۔ بشرہ بیگم روتے ہوئے بولیں۔ امین صاحب کے پاس تو کہنے کے لیے الفاظ بھی نا تھے۔ وہ شروع سے انہیں کوستے ہی رہے تھے۔ پر تھی تو ان کی ہی اولاد۔ درد تو انہیں بھی حوریہ کی حالت کو دیکھ کر ہو رہا تھا۔ کتنا غافل رہے تھے۔

★✻✻✻✻✻✻✻★✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻★✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

ایک ہفتے بعد:

اس رات کو گزرے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔ حوریہ کی طلاق کی خبر مریم بیگم نے لا لگا کر پورے خاندان میں پھیلا دی تھی۔ ازلان کے ساتھ جھوٹے قصے پورے خاندان میں مشہور ہو رہے تھے۔ بہت رشتے

Posted On Kitab Nagri

داروں کی فون کالز آرہیں تھیں۔ حوریہ ہر وقت اپنے کمرے میں بند رہتی وہ بہت گم سُم اور چپ سی ہو گئی تھی۔

ایک ہفتہ ہو گیا اتنے دنوں سے نہیں آئی۔ حامد پریشان سا کلاس مین بیٹھا افرحہ کی اتنی لمبی چھٹیوں کی وجہ سے پریشان تھا اسکے گھر میں بھی حوریہ کی طلاق کا علم تھا۔ حامد کو اصل وجہ جاننی تھی۔ جو وہ سن رہا تحا وہ تو مکمل جھوٹ تھا۔ وہ انہی سوچوں مین گم تھا۔ جب افرحہ کلاس روم مین داخل ہوئی۔ وہ چل کر اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئی۔

تم اتنے دن کیوں نہیں آئی۔ فاریہ اسکا اترا ہوا چہرا دیکھ کر بولی۔ دوسری رو میں بیٹھے حامد کی ساری توجہ اسکی طرف تھی۔

کچھ نہیں بس فیملی ایشو تھا۔ وہ اپنی انکھوں انگلیوں سے دبا کر بولی۔ جیسے کافی تھکی ہوئی ہو۔ حامد نے اسکی طرف دیکھا۔

سر کا لیکچر ختم ہوا اگلا پریڈ فارغ تھا۔ کلاس کے کافی سٹوڈینٹ باہر نکل گے۔

افرحہ چلو کینٹین سے کچھ کھالیتے ہیں۔ ہادی اور فاریہ بولے۔

ہاں چلو ناشتہ بھی نہیں کیا۔ وہ کھڑی ہو کر بولی۔ تینوں کلاس سے باہر نکلے۔ حامد بھی انکے پیچھے نکلا۔

افرحہ !وہ ابھی تھوڑی ہی دور آئی تھی جب پیچھے سے حامد کی آواز آئی۔ وہ رک گئی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ وہ اسکے پیچھے کھڑا ہو کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

حامد مجھ میں اتنی ہمت نہیں مجھے بات نہیں کرنی۔ وہ پلٹ کر تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔ حامد نے اسکی طرف دیکھا۔ کچھ پل کے لیے دونوں کی نظریں ملیں افرحہ نے نظریں پھیر لیں۔ اور پلٹی۔

مجھے بات کرنی ہے۔ کچھ پوچھنا ہے پھر چلی جانا۔ وہ اسکی کلائی پکڑتے ہوئے بولا۔

حامد تجھے سمجھ نہین آ رہی جب وہ بول رہی ہے اسے بات نہیں کرنی تو زبردستی کیوں کر رہا ہے۔ ہادی غصے سے بولا۔ حامد نے اسکے یوں غصہ کرنے پر افرحہ کو دیکھا۔

اوکے فائن۔ فاریہ تم دونوں جاؤ۔ میں پانچ منٹ میں آتی ہوں۔ افرحہ حامد کے ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے بولی۔

تم کہ رہی ہو اسی لیے جا رہے ہیں۔ ہادی حامد کو گھور کے دیکھتے ہوئے بولا۔ اور فاریہ کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

اس ہیرو کی تو میں آنکھیں نکال دوں گا۔ حامد ہادی کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

کیا پوچھنا ہے؟ افرحہ بولی۔

حوریہ باجی کی طلاق کی وجہ کیا تھی۔ وہ سیدھے انداز میں بولا۔

کیوں تم انجان ہو؟ افرحہ اپنے بازو باندھ کر اسکی طرف دیکھ کر بولی۔

مجھے سچ جاننا ہے وہ دوٹوک بولا۔

Posted On Kitab Nagri

سچ یہی ہے تمہارے بھائی کی محبت نے میری بہن کا گھر اجاڑ دیا۔ تمہارے بھائی کی محبت میری بہن کے گلے کا طوق بن گئی۔ اسکی محبت نے میری بہن کو سارے زمانے کے سامنے رسوا ذلیل کر دیا۔ وہ ٹھہرے ہوئے انداز میں بولی۔

تم جانتی ہو یہ سب سچ نہیں ہے۔ میرے بھائی کا اس سب میں کوئی ہاتھ نہیں۔ حامد اپنے بھایٔ کے حق میں بولا۔

اچھا انکا ہاتھ نہیں تو اسکے نمبر سے میسج کیسے آئے۔ بولو۔ میری بہن تو بے قصور ہے۔ پر معاشرہ اسے بے قصور نہیں مانے گا۔ حامد عورت کی عزت پر ایک کالا نقطہ بھی لگ جائے نا وہ اسکی عزت کو داغ دار کر دیتا ہے۔ باتیں کرنے والوں کو سچ نہین جاننا ہوتا وہ بس دیکھ رہی اور سن رہی باتوں پر یقین کرتے ہیں۔ افرحہ نم لہجے میں بولی۔

افرحہ مجھے باقی سب کا نہیں پتہ پر میرا بھائی مرتا مر جائے گا پر اپنی محبت کی عزت پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ حامد یقین بھرے لہجے میں بولا۔

واہ عزت پر انچ نہیں آنے دے گا۔ اتنے بھی یقین سے مت بولو۔ کیا پتہ اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے یہ سب گندے ہتھ کنڈے اپنائے ہوں۔ آخر کو میرا ابو کی وجہ سے تایا کو ہاٹ اٹیک آیا تھا۔ تم نے بھی تو بدلے کے لیے مجھ سے سارے رشتے ختم کر دیے وہ بھرپور انداز میں طنز کا تیر چلاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بس افرحہ اب مزید نہیں۔ اپنے بھائی کی گواہی مین دیتا ہوں دنیا میں کچھ بھی ہو سکتا ہے پر میرا بھائی اتنا گرڑ نہیں سکتا۔ تم بھی اپنے دماغ سے یہ سارا گندہ نکال دو۔ آئیندہ میرے بھائی کے خلاف کچھ مت کہنا۔ وہ غصے سے انگلی اُٹھا کر وارنگ دیتے ہوئے بولا۔ اور وہاں سے نکل گیا۔ افرحہ نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

وہ پچھلے دنوں سے کافی بے چین سا رہا تھا۔ عجیب سے احساسات محسوس ہو رہے تھے۔ وہ آج بھی ساری رات سو نہیں پایا تھا۔ صبح کی اذن پر وہ اپنی چارپائی سے اُٹھا۔ وضو کر کے وہ جائے نماز چھت پر ایک طرف بیچھا کر نماز ادا کرنے لگ گیا۔

وہ جب بھی اداس بے چین، یا خود کو بے بس محسوس کرتا وہ ہمیشہ خدا کے حضور جھکتا۔ ہمیشہ اس ذات کے آگے اپنی دلی کیفیت کو بیان کرتا۔ اور رو کر اسے دعا مانگتا۔ ابھی بھی وہ وہی کر رہا تھا نماز ادا کر کے اب وہ ہاتھوں کو اُٹھائے دعا مانگ رہا تھا۔

یا اللہ میرے دل کو سکون دے۔ اس بلاوجہ کی بے چینی کا حل یا وجہ دے۔۔ یا اللہ میرے اپنوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھنا۔ اسکی زندگی خوشیوں سے بھرے رکھنا۔ آج ایک بار پھر اپنی قسمت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے جا رہا ہوں۔ یارب صیح چابی ہی دلوانا۔ اے اللہ مجھے صرف اپنا محتاج رکھنا تیرے بندوں کا محتاج مت رکھنا۔ میں ہمیشہ تیرے سے مانگوں مجھے کسی اور کے سامنے ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

پھیلانے کی ضرورت نا نہیں۔ اس حال پر نا پہنچوں کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے پڑیں۔ میرے پاس کم سے کم ہو چلے گا۔ بس کبھی کسی سے مانگنا نا پڑے۔ وہ ہاتھ پھیلائے اپنے رب کے حضور مانگ رہا تھا۔

ارسم اسے نماز پڑھتے دیکھ اُٹھ گیا تھا۔ اور اب وہ بھی اسکے ساتھ جائے نماز بچھائے نماز ادا کر رہا تھا۔ ازلان نے جائے نماز اُٹھایا۔ اور اسے تہ لگا کر چھت پر بنے کمرے میں رکھا۔ جہاں اور بھی کافی سامان رکھا تھا۔ اور اب وہ صبح کی کھلی فضا میں آنکھیں بند کر کے تازہ ہوا کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔ ارسم نماز سے فارغ ہو کر اسکے برابر آکر کھڑا ہوا۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے دیکھ رہا ہوں۔ تو کافی کھویا کھویا ہے۔ کیا بات ہے طبعیت تو ٹھیک ہے؟ ارسم کافی دنوں سے اسے نوٹ کر رہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہوں۔ بس بے چینی ختم نہیں ہو رہی۔ وجہ بھی معلوم نہیں اسکے لہجے میں بے بسی واضع تھی۔

کہی اسکی وجہ حو۔۔۔ ارسم بول رہا تھا جب ازلان بول پڑا۔

ہو سکتی ہے۔ ارسم تو کیا کہتا ہے کیا مجھے اسے کال کرنی چاہیے اسکا حال تو پوچھ سکتا ہوں۔ وہ بولا تو ارسم کا دل اسکی آواز پر ایک دم ڈوبا۔

ازلان اسکی شادی ہو گئی۔ کیا تجھے اچھا لگے گا کہ تیری وجہ سے اسکی زندگی میں مشکل آئے ارسم اسکا ہاتھ دبا کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی زندگی خراب ناہو اسی وجہ سے تو ہمیشہ اپنی محبت کو چھپا کر رکھا۔ کبھی اس پر واضع بھی نہیں ہونے دیا۔ اس پر تو کیا کسی پر واضع نہیں ہونے دیا۔ وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

اگر تب چھپایا ہے تو اب بھی چھپا وہ تیری محبت کے بارے میں نہیں جانتی۔ اور نا جاننا ہی ضروری ہے۔ اسکی نئی زندگی شروع ہو گئی ہے۔ اور اب تو بھی آگے بڑھ اسکا خیال چھوڑ دے۔ ارسم اسکے کندھے کو تھپتھپا کر بولا۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا جس محبت کو اسنے ساری زندگی چھپایا تھا آج وہی محبت کس طریقے سے حوریہ کے کردار پر سوالیہ نشان چھوڑ گئی۔

ارسم ایسا مت بول تو کیا چاہتا ہے میں جینا چھوڑ دو۔ میں اسے سوچتا نہیں ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے وہ میری ذات کا ایک اہم حصہ ہے۔ اگر اس حصے کو الگ کر دیا تو سانس لینا مشکل ہو جائے گا۔ یوں سمجھو وہ میری روح ہے۔ اگر روح کو نکال دوں تو مر جاؤں گا۔ وہ ٹھرے ہوئے انداز میں بولا۔ اسکے لہجے میں بے بسی جھلک رہی تھی۔

ارسم نے اپنی انگلی سے آنکھ کا کنارہ صاف کیا۔۔

یہ سب چھوڑ چل نیچے چلیں آج تیرا انٹرویو ہے۔ مجھے گٹ فیلنگ آرہی ہے آج میرا بھائی میدان مار ہی لے گا۔ دیکھنا آج تو تجھے پکا نوکری ملے گئی۔ وہ ہنس کر بولا۔ ازلان سمجھ گیا کہ وہ اسکا دھیان بھٹانا چاہتا ہے۔ اسے اپنے اس مخلص دوست پر پیار آیا۔ آج کے دور میں ارسم جیسا صاف دل دوست ملنا

Posted On Kitab Nagri

بہت مشکل ہے۔ وہ آگے بڑھ کر اسکے گلے لگا۔ ارسم اسکے یوں گلے لگنے پر چپ سا ہو گیا۔ دونوں خاموش تھے۔ کبھی کبھی الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خاموشی بھی بہت کچھ بیاں کر دیتی ہے۔

★******★*******★*******★******★***

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

کیا مجھے بھائی کو بتانا چاہیے نہیں یار وہ اتنی دور ہیں پریشان ہو جائیں گے۔ حامد کلاس میں بیٹھا خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔

آپ سب گروپس میں پریزنٹیشن دیں گے۔ میں نے گروپس بنا دیے ہیں لسٹ آپکے گروپ مین بھیج دی ہے۔ کلاس میں سر کی اواز گھونج رہی تھی۔ سب نے اپنے موبائل اوپن کر کے لسٹ چیک کی۔

سر مجھے گروپ چینج کرنا ہے۔ افرحہ کی آواز گھونجی حامد نے اسکی طرف دیکھا جو کہ کرسی سے کھڑی ہو کر بول رہی تھی۔

کیوں ؟ آپکو کیا مسلہ ہے ؟ سر کافی غصے میں تھے۔ وہ بہت سخت ٹیچر تھے۔ بلاوجہ وہ سٹوڈینٹس کے نخرے برداشت نہیں کرتے تھے وہی انکی بے عزتی کر دیتے۔

سر مجھے یہ گروپ پسند نہیں مجھے کسی اور گروپ میں شیفٹ کر دیں افرحہ سیدھے انداز میں بولی۔

میڈیم کلاس کا ٹیچر میں ہوں آپ نہیں اپنی پسند ناپسند گھر پر رکھ کر آیا کریں۔ وہ کافی غصے میں بولے۔

سر اٹیس اوکے اصل میں میری گروہ کی ممبر تھوڑی سر پھری ہے۔ میں ٹھیک کرلوں گا۔ ہم لوگ مل کر پریزنٹیشن دیں گے۔ حامد فوراً کھڑے ہو کر بولا۔

گڈ! حامد اچھا ہو گا۔ پریزنٹیشن اچھی ہو۔ اس دفعہ جو کلاس میں ٹاپ کرے گا۔ اسکے اگلے سمسٹر کی ساری فی معاف ہو جائے گئی۔ سر بول رہے تھے۔ افرحہ نے حامد کے کھڑے ہونے پر اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اصل میں افرحہ، ہادی اور جاوید یہ تینوں حامد کے گروپ میں تھے۔ یہ پریزنٹیشن کافی بری ہونی تھی۔ کافی ٹیچرز اسے کنڈکٹ کرنے والے تھے۔

سب اچھے سے تیاری کرنا۔ مجھے کلاس کی بسٹ پرفامنس چاہیے۔ سر کڑک لہجے میں بولے۔ اور خدا حافظ بول کر کلاس سے نکل گے۔

کچھ لوگوں کو بلاوجہ تماشا کرنے کا بہت شوق ہے۔ حامد افرحہ پر طنز مار کر اپنے جگہ پر بیٹھا۔

اور کچھ لوگ اپنے کام سے کام نہیں رکھتے ہر وقت دوسروں کے کام میں ٹانگ اڑاتے رہتے ہیں۔ وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔ حامد کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔ وہ اگے بڑھ کر کچھ بولنے ہی والا تھا جب افرحہ بولی۔

ہادی چلو کینٹین میں کچھ کھالیتے ہیں۔ وہ ہادی کی طرف مڑ کر مسکرا کر بولی۔ حامد کو اسکی مسکراہٹ جلی پر تیل کا کام کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اپنے غصے کو روکنے کے لیے اسنے جاوید کا ہاتھ پکڑ کر مڑورا۔ افرحہ ہادی کے ساتھ باہر نکل گئی۔

آہ سالے چھوڑ۔ جاوید زور سے چِلایا۔ اسکے چلانے پر حامد کو ہوش آیا۔ تو پلٹکر دیکھا وہ جاوید کا ہاتھ کافی مڑ وچکا تھا۔ اسنے جلدی سے چھوڑا۔

آہ سالے غلطی تیری اپنی ہے میرا ہاتھ مڑورنے کی بجائے خود کا مڑورنے کی بجائے توڑ ہی دینا چاہیے۔ وہ چلا کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں اپنا کیوں توڑوں۔ وہ ماتھے پر ہزاروں بل ڈالے جاوید کی طرف متوجہ ہوا۔

تو نے اسے چھوڑا تھا میں نے نہیں جو سزا مجھے دی۔ وہ اپنے ہاتھ کو دباتے ہوئے بولا۔ اسکے کہنے پر حامد نے اپنا سر ہاتھوں پر گرا دیا۔

کیوں چھوڑا تھا؟ جاوید کی آواز آئی۔

میں نے غلط نہیں کیا۔ بعد میں ہرٹ ہونے سے بہتر ہے ابھی ہو جاؤ۔ وہ لمبی سانس لے کر بولا۔ جیسے کافی تھک چکا ہو۔

کیا مطلب؟ جاوید نا سمجھی سے بولا۔

کچھ نہیں بس چپ رہ۔ وہ اپنی کرسی پر ریلکس ہو کر بیٹھا اور آنکھیں بند کر لیں۔ یہ سگنل تھا کہ اب کچھ مت بولنا۔ جاوید نے نفی میں سر ہلایا۔ اسے اپنا یہ دوست کبھی کبھی پاگل لگتا تھا۔

****

حوریہ آج کمرے سے نکل کر باہر گارڈن میں آکر ایک طرف لگے جھولے پر بیٹھی تھی۔ جھولے جو ہلکا ہلکا جھولا کر وی نا معلوم نقطے کو گھورے جا رہی تھی۔ بشرہ بیگم کیچن کی کھڑی جو کہ باہر گارڈن میں کھولتی تھی وہی سے حوریہ کو دیکھ رہیں تھی۔

آجکل انکے گھر کا ماحول بیت بدل گیا تھا۔ بس بہت خاموش خاموش سے ہو گے تھے۔ ہر کوئی بس ایک دوسرے سے نظریں چڑاتا تھا۔ کوئی بھی اس دن کے بعد حوریہ کی طلاق کے بارے میں بات نہیں

Posted On Kitab Nagri

کرتا تھا۔ ہر روز بشرہ بیگم کو خاندان سے کافی فون اتے تھے۔ جو بات بات پر حوریہ کی بات چھیڑ دیتے تھے۔ اور بشرہ بیگم فون رکھ دیتیں تھیں۔

آپی! وہ کافی دیر سے ویسے ہی بیٹھی تھی جب آچانک ماہم کی آواز آئی۔ حوریہ نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا جو کافی خوش لگ رہی تھی۔

ہمم وہ اسے دیکھ کر بس اتنا ہی بولی۔ ماہم جو صبح سفید یونی فام پہن کر گئی تھی۔ اب وہ رنگ بھرنگے رنگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور جگہ جگہ پر سگنیچر تھے۔

آپکو تو پتہ ہے آج سیکنڈ ایر کا لاسٹ ڈے تھا۔ اتنا مزا آیا ہم لوگوں نے ایک دوسرے پر اتنے رنگ پھینکے۔ اور ایک دوسرے قمیضوں پر سائین کیے۔ وہ گھوم کر حوریہ کو دیکھا رہی تھی۔ حوریہ اسکی خوشی دیکھ کر ہلکا سا مسکر ائی۔

مزا آیا۔ وہ اتنا ہی بولی۔

ہاں بہت زیادہ مزا آیا۔ گانے بھی لگے تھے میں نے ڈانس بھی کیا وہ چہک چہک کر بتا رہی تھی۔ وہ بھی اس دن کے بعد آج ہنستی دیکھائی دی تھی۔

جاؤ جا کر کپڑے تبدیل کر لو۔ امی نے دیکھ لیا تو ڈانٹیں گئی۔ حوریہ مسکرا کر بولی۔

اوکے آپی ماہم بھاگ کر اسکے گلے لگی۔ اور اوکے بول کر اپنا بیگ پکڑ کر کمرے میں چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حوریہ اسکے جاتے ہی واپس سے اپنا جھولا جھولنے لگی۔ وہ بچپن سے ایسا ہی کرتی۔ جب بھی دل اداس ہوتا اسی جھولے پر بیٹھتی۔ یہ جھولا اسنے بشرہ بیگم کی خوب منت کر کے لگوایا تھا۔ جھولتے جھولتے اسکے پاؤں ایک دم رُکے۔ اگلے ہی پل وہ اس جھولے سے اُٹھی اور اندر کی طرف بڑھی۔

****

وہ بہت خوش تھا۔ اسے نوکری مل گئی تھی۔ یہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی تھی۔ جس میں اسے نوکری ملی تھی۔ کمپنی اچھی سیلری دے رہی تھی۔

وہ راستے میں آتی مٹھائی کی دکان سے مٹھائی لے آیا تھا۔ اور ابھی وہ ارسم کی فیملی کے ساتھ اپنی خوشی بانٹ رہا تھا۔

دو سالوں کی محنت کے بعد اسے آج اپنی محنت کا پھل ملا تھا۔ وہ ان سالوں میں کبھی مایوس نہین ہوا تھا۔ اسے ہمیشہ سے یقین تھا اسکی قسمت میں رب نے کچھ اچھا ہی لکھا ہو گا۔ وہ بس ہر انٹرویو میں اپنا سو فیصد دیتا۔ اور اج اسکی یہ محنت رنگ لائی تھی۔

موبائل نکال کر وہ ایک طرف ہوا اور حامد کو ویڈیو کال ملائی۔ حامد جو کہ اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا۔ ازلان کی کال پر ایک دم چونکا۔

السلام علیکم !بھائی کیسے ہو کال اُٹھاتے ہی وہ اپنے بالوں کو سنوار کر بولا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اور بہت خوش ہوں۔ اسکی اواز میں ایک خوشی کی جھلک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے اج بہت خوش دیکھائی دے رہے ہیں۔ حامد اپنی بکس بند کر کے اسکی طرف فل متوجہ ہوا۔

تم پہلے امی اور کرن کے پاس جاؤ پھر بتاتا ہوں۔ وہ مسکرا کر بولا۔ حامد سر ہلا کر اُٹھا اور صحن میں بیٹھی کرن اور ماجدہ بیگم کے پاس آیا۔ جن کے پاس اور بھی دو تین محلے کی عورتیں بیٹھیں ہوئیں تھیں۔

امی یہ بھائی سے بات کر لیں۔ حامد نے موبائل ماجدہ بیگم کو پکڑایا۔ سامنے سکرین پر ازلان کا مسکراتا ہوا چہرا تھا۔

ازلان پتر کیا حال ہے؟ وہ موبائل پکڑ کر بولیں۔

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ بتائیں دوائی وقت پر کھا رہی ہیں۔ وہ بولا۔

ہاں کھا رہی ہوں۔ بتا کب آ رہا ہے کتنے دن ہو گے۔ ماجدہ بیگم اداس لہجے میں بولیں۔

امی ابھی چار پانچ ماہ تک آنا ممکن نہیں۔ وہ سنجیدہ انداز میں بولا۔

کیوں بھائی؟ کرن اگے ہو کر اداس لہجے میں بولی۔

کیونکہ گڑیا۔ اب میری نوکری لگ گئی ہے۔ وہاں پر پہلے تین چار ماہ کافی محنت سے کام کرنا پڑے گا۔ تاکہ وہ کام سے نا نکالیں۔ اگر تم لوگوں کے پاس آؤں گا تو چھٹیاں کرنی پڑیں گئی۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

کیا نوکری لگ گئی۔ حامد حیرانگی سے بولا۔ اسکی اواز میں واضع خوشی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں لگ گئی۔ ازلان ہنس کر بولا۔

اللہ تیرا شکر ہے۔ میرے بچے کو اللہ نے بہت دینا ہے یہ تو ابھی شروعات ہے۔ کاش تیرے ابا زندہ ہوتے بہت خوش ہوتے۔ تیرا چچا نے نوکری پیسے کی وجہ سے میرے بیٹے کو انکار کیا تھا نا دیکھنا اللہ نے اتنا دینا ہے۔ تیرا چچا تیرے رشتے کے انکار پر پچھتائے گا۔ اور ابھی بھی پچھتا ہی رہا ہو گا۔ وہ اپنی انکھیں پونچھتیں ہوئی بولیں انکی بات پر سبھی ایک پل کے لیے چپ کر گے ازلان کے چہرے سے مسکراہٹ سمٹی

امی بس کریں ادھر دیں۔ حامد نے جھٹ سے فون لے لیا۔ وہ جانتا تھا اگر دو منٹ ماجدہ بیگم نے مزید بات کی تو حوریہ کی طلاق کی بات بھی بتادیں گئی۔ اسی لیے اسنے فون پکڑ لیا۔

بھائی کہاں جاب ملی۔ وہ بات کو پلٹ گیا۔ اور اندر کی طرف بڑھا۔

ازلان اسے سب بتانے لگا۔ اور اسے گھر والوں کا خیال رکھنے کا بول کر کال کٹ کر دی۔

باہر ماجدہ بیگم اب محلے ہی عورتوں کو امین صاحب کے رویے کے بارے میں بتا رہیں تھیں۔

کل پریزنٹیشن ہے۔ اور ہمارا کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ تم تینوں کو جو ٹاپک دیے تھے۔ کیا تیار ہیں؟

وہ ان تینوں کی طرف دیکھ کر بولا۔ وہ چاروں اس وقت یونیورسٹی کے گارڈن میں بیٹھے تھے۔ جہاں آس پاس اور بھی کافی اسٹوڈینٹ اپنا اپنا کام کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں نے تو تیار کر لیا ہے۔ جاوید موبائل نکال کر اپنی تیار شدہ فائل حامد کے نمبر پر سینڈ کرتے ہوئے بولا۔

ہادی؟ حامد نے اب ہادی کی طرف دیکھا۔

ہاں کر لی ہے بھیج رہا ہوں۔ وہ مصروف انداز میں موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔ تھوڑی دیر بعد حامد کے موبائل پر بیپ ہوئی۔

افرحہ تم نے تیار کی؟ حامد اب سر جھکائے رجسٹر پر بے مقصد پینسل چلاتی افرحہ کی طرف متوجہ ہوا۔

نہیں! وہ ٹھنڈے لہجے میں بولی۔ حامد اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

کیوں؟ وہ بس اتنا ہی بولا۔

کیونکہ مجھے نیند آئی تھی تو سو گئی۔ اور میرا دل نہیں کر رہا تھا۔ کام کرنے کو۔ وہ اپنے کام میں مصروف رہی جیسے پینسل چلانے سے زیادہ اہم کام کوئی اور نا ہو۔

افرحہ تمہارا دماغ خراب ہے۔ کل پریزنٹیشن ہے۔ اور تم یہ بے فضول سی وجہ دے رہی ہو۔ جاوید اسکے ایکسیوز سے ایک دم۔ بھڑکا۔

جاوید تمیز سے بات کرو۔ ایک لڑکی سے کیسے بات کرتے ہیں بھول گے ہو۔ حامد جاوید کے اسطرح بولنے پر غصے سے بولا۔ افرحہ کو ہاتھ رُکا۔

Posted On Kitab Nagri

تم دنوں کے آپسی مسلے کی وجہ سے میں فیل نہیں ہونا چاہتا۔ حد ہو گئی دل نہیں کر رہا تھا۔ اگر اتنی ہی دل کی سننی ہے تو یونی مت آیا کرو۔ وہ غصے میں بولتا کھڑا ہوا۔ افرحہ کی گردن مزید جھکی اسکی آنکھوں میں آنسوں آ گے۔

جاوید تو اب حد سے بڑھ رہا ہے۔ بلاوجہ کا تماشا لگا رہا ہے۔ حامد بھی اسکے مقابل کھڑا ہو کر سخت لہجے میں بولا۔

تماشا میں نہیں تم دونوں نے لگا کر رہا ہے۔ ہر وقت بلاوجہ کی بحث، اوپر سے جس دن سے ہم پریزنٹیشن پر کام کر رہے ہیں۔ میڈیم نے ایک کام نہیں کیا۔ کبھی بیمار تھی کبھی دل نہیں کر رہا تھا۔ وہ بولے جا رہا تھا۔ آس پاس کے لوگ انکی طرف متوجہ ہوئے۔

جاوید بس بہت ہوا۔ حامد مزید سننا نہیں چاہتا تھا۔ اسنے جاوید کے منہ پر مکہ مارا۔ وہ ایک دم لڑ کھڑ ایا۔

خبر دار جو آئندہ افرحہ کے بارے میں کوئی غلط بات کہی۔ آئیندہ ہمارے معاملے میں بولنے کی ہمت بھی مت کرنا۔ وہ اسکو کالر سے پکڑ کر غصے سے بھری آنکھیں اسکی آنکھوں میں گھار کر وارنگ دیتے ہوئے انداز میں بولا۔

افرحہ نے اپنا رجسٹر وہی پھینکا۔ اور اگلے ہی پل وہ اُٹھی اور وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

حامد چھوڑ اسے ہادی آگے بڑھ کر دونوں کو چھڑوانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

تم دونوں پاگل ہو گے ہو۔یوں سر عام لڑ رہے ہو۔کام کرنے کی بجائے لڑ رہے ہو۔ہادی دونوں کو ایک دوسرے سے چھڑوا کر بولا۔

حامد نے دور جاتی افرحہ کو دیکھا۔اور اپنے قدم اسکی طرف بڑھائے۔

آہ۔۔۔ سالے نے زیادہ زور سے مارا ہے۔ ویسے سالے میں طاقت بہت ہے۔ جاوید اپنے ہونٹ کے کنارے سے خون صاف کرتے ہوئے بولا۔

تو نے بھی تو حد پار کر دی تھی۔ بول تھا زیادہ اُور مت ہونا۔ہادی بھی اسکے قریب بیٹھ کر بولا۔

اگر اتنا نا بولتا تو وہ یوں اسلے پیچھے کیسے بھاگتا کم از کم اب اسے ریلائیز ہو گا۔ کہ اپنے رشتے کو یوں ختم نہیں کرنا چاہیے ورنہ لوگ تو باتیں کریں گے۔ جاوید دور جاتے حامد کو دیکھ کر بولا۔

ہمم ہادی نے ہاں میں گردن ہلائی۔

تو بھی افرحہ سے دور رہ ورنہ اگلا نمبر تیرا ہو گا۔تجھے ایک سے زیادہ مکے پڑیں گے۔ جاوید ہنس کر بولا۔

او ہیلو ہیرو یہ سب تیرے ہی کہنے پر کر رہا تھا۔ مت بھول میری الحمد اللہ بچپن کی منگیتر ہے۔ اور کافی پیاری کیوٹ بھی ہے۔وہ مسکرا کر بولا۔

بس یار میں اپنے جگری دوست کو اپنے ہاتھوں سے اپنا بسنے والا گھر برباد کرتے نہیں دیکھ سکتا۔مانا جو ہوا وہ ٹھیک نہیں تھا۔پر اسکا یہ مطلب نہیں تم اپنے رشتے ختم کر دو۔ کیا پتہ کل کو زندگی کیا مُڑ لے لے اور

Posted On Kitab Nagri

تب پچھتاؤ۔اس دن سے میں دیکھ رہاہوں تھوڑی عقل تو آرہی ہے۔پر کام ابھی باقی ہے۔اچھایار اب تجھے ایسا کرنا ہے۔جاوید اب ہادی کی طرف متوجہ ہوااور اسے اگے کا پلین بتانے لگا۔

صحیح کہاانکے چکر میں ان فیل تو ہونا نہیں چل اُٹھ ہادی اپناموبائل نکال کر کچھ ٹائپ کر کے سینڈ کرتے ہوئے بولا۔

************★***********★********

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھاہوا دنیاتک پہنچاناچاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ازلان کو جاب کرتے دو ہفتے ہو گے تھے۔ شام پانچ بجے وہ فارغ ہوا۔ اور باہر نکلا۔ تبھی اسکے موبائل پر سحر کا میسج آیا۔

ازلان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ اپنی کمپنی کے پاس والے کیفے میں آ جاؤ۔ سحر کا میسج پر کر ازلان سوچ میں پڑھ گیا۔ کہ اسے کیا بات کرنی ہے۔ کیفے تھوڑی ہی دور تھا۔ ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ پکڑے وہ کیفے میں پہنچا۔ سامنے ایک ٹیبل پر بیٹھی سحر اسکا انتظار کر رہی تھی۔

السلام علیکم !وہ چلتا ہوا اسکے قریب ایا اور سلام کیا۔

وعلیکم السلام !شکریہ ازلان آپ آگے بیٹھیں۔ وہ کھڑی ہو کر سلام کا جواب دیتی ہوئی بولی۔ ازلان سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

سحر نے کافی آڈر کی۔

بولیں کیا بات کرنی تھی۔ ازلان ٹیبل پر اپنے ہاتھ رکھ کر بولا۔ سحر نے ایک پل اسکو دیکھا۔

ازلان میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گئی۔ میں نہیں جانتی کب اور کیسے آپ مجھے اچھے لگنے لگے۔ کافی سالوں سے آپ میرے خوابوں کا حصہ ہیں۔ بہت دفع سوچا آپکو بول دوں ہر ہمت نہیں ہوئی۔ اب کچھ دنوں میں پیپرز سے۔ فارغ ہو کر میں گھر جانے والی ہوں۔ تو سوچا آج تو بول ہی دوں۔ وہ بول

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی۔ اور ازلان اسکی طرف دیکھ رہا تھا اسے اس سب کی بالکل بھی توقع نہیں تھی۔۔ سحر نے گردن اُٹھا کر اسے دیکھا۔

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے ؟ وہ ہمت کر کے بولی۔

بہت دیر تک ان دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔

اہمم ! سحر آپ نے بنا ہچکچاتے اپنے دل کی بات میرے سامنے رکھی۔ میں آپکی فیلنگ کی رسپیکٹ کرتا ہوں۔ ایم سوری پر میری زندگی میں شادی لفظ کی بالکل جگہ نہیں۔ مجھے ابھی اپنے کریر پر فوکس کرنا ہے۔ وہ اپنا گلا گھنگال کر بولا۔

ازلان میں کب بول رہی ہوں کے ابھی شادی کرو۔ آپ جب تک وقت لینا چاہیتے ہیں لے لو۔ جب لگے کہ شادی کر لینی چاہیے میں تب تک انتظار کر لوں گئی۔ سحر اسکی طرف دیکھ کر بولی۔

سحر شائد آپ سمجھی نہیں میں زندگی میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ آپ بلاوجہ میرا انتظار مت کریں۔ ابھی فل حال مجھے دیر ہو رہی ہے۔ تو چلتا ہوں۔ وہ کھڑا ہوا۔ اور اپنے وائلٹ سے کچھ پیسے نکال کر ٹیبل پر رکھتا اپنا لیپ ٹاپ بیگ اُٹھائے خدا حافظ کہتا کیفے سے نکل گیا۔

آہ۔۔۔ سحر نے ٹیبل پر پڑا گلاس پکڑا اور زمین پر دے مارا۔ سارے لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے مجھے انکار کیا۔ صرف اس حوریہ کے لیے۔ اب تو وہ (گالی) طلاق یافتہ بھی ہے۔ اب تو بھاگے جاؤ گے۔ پر میں بھی سحر ہوں۔ اگر تمہاری شادی مجھ سے نہیں ہوئی تو کسی سے نہیں ہوگئی۔ سحر اپنے بال نوچتے ہوئے بولی۔

★★★

افرحہ کافی دیر یونی کے واشروم ایریا میں رو کر اب باہر آئی تھی۔ وہ چلتی ہوئی آگے آئی تو ایک طرف حامد کھڑا تھا۔ جو اسکے آنے پر وہ اسکے قریب پہنچا اسے آتا دیکھ وہ آگے بڑھی۔

افرحہ رکو میری بات سنو۔ وہ اسکے اگے آکر کھڑا ہو گیا ناچارا اسے رکنا پڑا۔

کیا ہے؟ وہ اُکھڑے انداز میں بولی۔

ایم سوری یار وہ جاوید نے جو کچھ بو۔۔۔ وہ ابھی بول رہا تھا جب افرحہ بول پڑی۔

کیا سوری ہاں حامد کس بات کی سوری۔ جاوید نے جو بھی کہا وہ بالکل ٹھیک تھا۔ ہم نے واقعی اپنے رشتے کو ایک تماشا بنا کر رکھ دیا ہے۔ میرے ابو کی وجہ سے تایا کو ہاٹ اٹیک ہوا تھا۔ اسکا بدلہ تم نے مجھ سے لیا۔ تم نے مجھ سے ہر رشتہ ختم کر دیا۔ تمہاری وجہ سے میں جو ایک قابل پڑھنے والی لڑکی تھی۔ اس سے پڑھا نہیں جاتا۔ راتوں کو سویا نہیں جاتا۔ تم نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔ حامد میرا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔ حامد کو اسکے آنسوں اپنے دل پر گرتے ہوئے بولے۔

افرحہ۔۔ حامد اگے بڑھنے لگا جب افرحہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے اپنے ابا کا بدلہ لے لیانا۔ اب مجھ سے دور رہو۔ مجھے معاف کرنا میں رات کو کام نہیں کر پائی آج رات جاگ کر کر دوں گی۔ میری وجہ سے پریزینٹیشن خراب نہیں ہو گئی۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔ اور آگے بڑھی۔ جب ان دونوں کے موبائل پر ہادی کا میسج آیا۔

ابھی دو بجے ہیں ہم سات بجے تک اپنا کام پورا کر سکتے ہیں۔ باہر آؤ۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ ہادی کا میسج پڑھ کے حامد افرحہ کی طرف بڑھا۔

چلو! ہماری وجہ سے انکے نمبر کم نہیں ہونے چاہیں۔ وہ بول کر آگے بڑھا۔ افرحہ نا چاہتے ہوئے اسکے پیچھے گئی۔ اور حوریہ کو لیٹ آنے کا میسج کیا۔

وہ چاروں ہادی کے گھر پہنچے۔ جہاں ہادی کی امی نے انکے لیے کافی کچھ بنا دیا تھا۔ کچھ گھنٹوں پہلے ہوئی ہر بات کو بھلائے وہ چاروں اب پوری طرح اپنا کام کر رہے تھے۔ سات کی بجائے اب آٹھ کا وقت ہو رہا تھا۔ کام تقریباً ختم ہو چکا تھا اب بس حامد کو ساری فائلز اکھٹی کر کے ایک فائل بنانی تھی۔

تم کس کے ساتھ جا رہی ہو۔ ہادی نے افرحہ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ حامد لیپ ٹاپ پیک کرتے وقت اسکی طرف متوجہ تھا۔

رکشے پر چلی جاؤں گی۔ وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر چادر ٹھیک طریقے سے لیتے ہوئے بولی۔

میں چھوڑ دیتا ہوں۔ ہادی بولا۔

Posted On Kitab Nagri

افرحہ حوریہ باجی کا میسج آیا تھا۔ انہوں نے مجھے تمہاری ذمہ داری دی ہے۔ انہوں نے بولا ہے مین تمہیں گھر چھوڑ دوں۔ چلو۔ حامد اسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔

اللہ حافظ وہ ہادی کو خدا حافظ بول کر اسکی امی سے ملتی باہر نکلی۔ حامد نے آکر بائیک سٹاٹ کی۔ افرحہ نا چاہتے ہوئے بھی بائیک پر بیٹھی۔

جاوید نے دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنی بائیک سٹاٹ کی حامد نے ادے غصے سے گھورا۔ اور بائیک آگے بڑھائی۔

آدھے گھنٹے کے بعد وہ افرحہ کے گھر پہنچے۔ امین صاحب نے دروازہ کھولا۔ افرحہ انہیں سامنے دیکھ کر ڈر گئی۔

ابووہ۔۔وہ ہکلاتی ہوئی بولی۔۔

افرحہ بیٹے اندر چلو۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولے۔ افرحہ اور حامد بیک وت پر حیران ہوئے کیونکہ آج تک انہوں نے اسے بات نہیں کی تھی۔

حامد تم بھی اندر آؤ۔ وہ اب حامد کی طرف متوجہ ہوئے۔

نہیں چاچو امی انتظار کر رہی ہوں گئی۔ چلتا ہوں اللہ حافظ۔ ناچاہتے ہوئے بھی حامد کا لہجہ سرد ہوا۔ اگلے ہی پل وہ وہاں سے نکل گیا۔ افرحہ گھر میں داخل ہوئی۔

*********************★****★************

Posted On Kitab Nagri

ازلان سحر سے مل کر اب بے مقصد سڑک پر چل رہا تھا۔ چلتے ہوئے وہ ایک سائڈ پر بنا سیمنٹ کا بنے ہوئے بینچ پر بیٹھا گیا۔ اسکے دماغ میں سحر کی باتیں گھوم رہیں تھیں۔

جانتا ہوں ایک طرفہ محبت کتنی اذیت دیتی ہے۔ پر میں سحر کی مدد نہیں کر سکتا۔ میں کیسے کسی اور کو وہ جگہ دے دوں جو میں نے اسکے نام کی تھی۔ اگر میں سحر سے شادی کر بھی لوں تو اسے وہ مقام نہیں دے پاؤں گا جو اسکا حق ہو گا۔

یا اللہ کیوں اس بچاری لڑکی کو بھی اس اذیت میں مبتلا کر دیا۔ میں اسکی کوئی مدد نہیں پاؤں گا۔ وہ خود ہی اپنے آپس ے بات کر رہا تھا۔

حور چاہ کر بھی میں تمہیں اپنے دل سے نکال نہیں سکتا۔ اتنی ہمت ہی نہیں۔ کہ تمہارے خیال کے بغیر تو شائد زندہ ہی نا رہ پاؤں۔ وہ لمبا سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے بولا۔ سامنے بس آگئی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور چلتا ہوا بس میں بیٹھ گیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسد یہ کون ہے؟ وہ شام کے وقت کسی لڑکی کو لے کر گھر آیا تھا۔ جس نے بہت نامناسب لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ جس سے اسکا کافی جسم نما ہو رہا تھا حور یہ سے طلاق کے بعد وہ اپنی نئی گرل فرینڈ کے ساتھ گھومتا رہتا۔ وہ بہت خوش تھا۔ یوں جیسے جنگ سے جیتنے کے بعد جشن منایا جاتا ہے۔ وہ ایسے اپنی طلاق کو سیلیبریٹ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

امی یہ میری بوس کی بیٹی اور میری ہونی والی وائف امبر ہے۔ اسد ایک ہاتھ امبر کی کمر میں ڈالے اسکا تعارف کروا رہا تھا۔ مریم بیگم اسکی اتنی بے شرمی پر شرمندگی سے چہرا پلٹ گئیں۔

کم سے کم اگر کسی لڑکی کو لے کر آرہے تھے تو اسے کپڑے تو ڈھنگ کے پہنانے تھے۔ مریم بیگم نے امبر کے کپڑوں پر نشانا سادھا۔

امی پلیز یہ پرانے زمانے والی باتیں مت کریں۔ ہمارے لیے کافی بنوا دیں۔ امبر لیسٹ گو بے بی میں تمہیں اپنا کمرہ دیکھاتا ہوں۔ وہ مریم بیگم کو چپ کرواتا مسکرا کر امبر کی طرف دیکھ کر بولا۔ جو مریم بیگم کی باتوں پر کافی غصے میں آگئی تھی۔ تبھی زین گھر میں داخل ہوا۔ آج اسکا دوسرا پیپر تھا وہ وہی دے کر آیا تھا۔ جب سامنے اسد کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا۔

لو زین بھی آگیا۔ زین کم۔ ان سے ملو۔ یہ ہے میری ہونی والی بیوٹیفل وائیف اور تمہاری بھابھی اسد نے زین کو اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا۔ زین چلتا ہوا ان دونوں کے قریب آیا۔ اور دونوں کو ایک نظر دیکھا۔

معاف کرنا بھائی پر میں نے صرف ایک لڑکی کو ہی اپنی بھابھی مانا تھا۔ شرم کریں ابھی طلاق کو مہینہ بھی نہیں ہوا یوں منہ اُٹھا کر کسی کو بھی گھر لے آئے۔ وہ بنا کوئی لحاظ رکھے بولا۔ جیسے آج اپنے اندر کی ساری بھراس نکالنا چاہتا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

زین تمیز سے بات کرو اسد تمہارا برا بھائی ہے۔ مریم بیگم نے اسے جھڑ کا۔ امبر ایک طرف کھڑی ہو کر سب دیکھنے لگی۔

تمیز سے بات کروں۔ ہنہہ انہوں نے اج تک کوئی ڈھنگ کا کام کیا ہے جو تمیز سے بات کروں۔ ایک معصوم لڑکی کی عزت پر کیچڑ اچھال کر اسے سارے خاندان کے سامنے مجرم بنا کر خود عیاشی کر رہے ہیں۔ وہ جیسے پھٹا تھا۔

ٹھاہ! میرے ٹکڑوں پر پلنے والا آج مجھے باتیں سنائے گا۔ اسد اگے بڑھ کر اسکے منہ پر تھپر مارتے ہوئے بولا۔ زین ایک دم لڑ کھڑ ایا۔

ہنہہ ٹکڑوں پر۔۔۔ اسد صاحب مت بھولیں آپ نے جس طریقے سے یہ سارا حرام کا پیسا کمایا ہے۔ سب جانتا ہوں۔ وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر طنزیہ انداز میں بولا۔ اسد کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ اسنے اگے بڑھ کر دوبارہ اسکے چہرے پر تھپڑ مارا۔ مریم بیگم نے اسے چھڑوایا۔

اگر اتنا ہی حرام کا پیسہ ہے تو دفع ہو جاؤ میرے گھر سے تم جیسے کو پالنے کا کوئی فائدہ نہین جنھوں نے بعد میں ڈسنا ہو تا ہے۔ دفع ہو جاؤ۔ اسد اسے چھوڑتے ہوئے بولا۔

کیا بول رہے وہ اسد مت بھولو زین تمہارا بھائی ہے۔ مریم بیگم چیخیں۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے بھی کوئی شوق نہیں۔ حرام کا کھانے کا۔ اللہ کا شکر ہے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں۔ کما سکتا ہوں۔ زین غصے سے بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ اور جلدی جلدی ایک چھوٹے سے بیگ میں اپنی کتابیں اور دوسری اہم چیزیں ڈال کر باہر آیا۔

زین تم پاگل ہو گے وہ مت جاؤ بیٹے۔ مریم بیگم روتے ہوئے بولیں۔

آپ میری سگی ماں ہیں اسی لیے میں سخت الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ ورنہ اپنی ماں کی سچائی جان کر مجھے خود کے وجود پر شرمندگی ہو رہی ہے۔ کہ میں آپکا بیٹا ہوں۔ کاش آپ نے مجھے مار ہی دیا ہوتا۔ خدا کے قہر سے ڈریں۔ آپ ماں بیٹے نے مل کر ایک پاک باز لڑکی پر تہمت لگائی اور اسے طلاق دی اسکی زندگی برباد کر دی۔ اتنی گندی سازش کرنے پر آپکا دل نہیں کانپا؟ نہہ کہاں کانپا ہو گا دل پر تو حرام کے پیسوں کی کالی تہ جم چکی ہے۔ وہ طنزیہ انداز میں دونوں کو دیکھ کر بولا۔ مریم بیگم نے شرمندگی سے نظریں جھکالیں۔

نکل جا خبر دار جو واپس آیا۔ اسد اونچی اواز مین گرجا۔

سڑک پر مرنا پسند کروں گا کبھی مڑ کر اپکی چوکھٹ پر نہیں آؤں گا۔ زین سرد لہجے میں بول کر اپنا بیگ لیے گھر کی دہلیز پار کر گیا۔

اف بہت بورنگ تھا جو اسد ہم تمہارا کمرا بعد مین دیکھ لیں گے چلو کچھ کھا لیتے ہیں۔ امبر اسکا بازو پکڑ کر بولی۔ اور اسے لیے گھر سے باہر نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے مریم بیگم اپنے خالی گھر کو دیکھ رہیں تھیں۔ابھی جو کچھ زین نے کہا تھا انکے دماغ میں وہی سب چل رہا تھا۔انہیں اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

****

حامد کے گروپ کی پرزنٹیشن بہت اچھی ہوئی تھی۔افرحہ کل سے بہت چپ چپ تھی۔وہ کسی کو نہیں بُلا رہی تھی۔ابھی کچھ دنوں میں انکے سمسٹر کے فائینل ہونے والے تھے۔حامد نے بھی ابھی فل حال اسے بلانا مناسب نا سمجھا۔

کرن اور ماہم کے سیکنڈ ایر کے پیپرز ہو رہے تھے۔

حوریہ کیچن میں بریانی بنا رہی تھی۔باہر بشرہ بیگم کی خالہ اور انکے گھر والے آئے ہوئے تھے۔حوریہ چائے بنا کر باہر لائی۔سامنے ایک صوفے پر بشرہ بیگم اور انکی خالہ بیٹھیں تھیں اور وہی دوسری طرف دوسرے صوفے پر خالہ کی بیٹی اور اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھے تھے۔

السلام علیکم!حوریہ نے سلام کیا اور چائے سب کو دینے لگی۔

دیکھو تو ذرا معصوم سی بچی کی کیا حالت ہو گئی۔مریم کو ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔سگی خالہ ہو کر کیسے اتنا ظلم ہونے دیا۔صوفیہ بیگم نفی میں سر ہلا کر بولیں۔حوریہ نے چائے کا کپ انکی طرف بڑھایا۔

ادھر بیٹھو صوفیہ بیگم کی بیٹی نے حوریہ کو کہا۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی انکے پاس بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بشرہ مریم تو نا جانے کیا کیا بول رہی تھی۔ بول رہی تھی کہ حوریہ کا کردار ٹھیک نہیں تھا۔ اپنے ازلان کے ساتھ نا جانے کیا کچھ بول رہی تھی۔ صوفیہ بیگم نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ اور چائے کی چسکی لی۔ حوریہ نے اپنی مُٹھیاں بھینچیں۔

خالہ میری بیٹی کا کردار تو سفید کاغذ کی طرح صاف ہے۔ بس اسے بہانہ بنانا تھا۔ جھوٹ بول کر میری بچی کا کردار مشکوک کر رہی ہے۔ بشرہ بیگم اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

ویسے آنٹی برا مت مانیے گا۔ اگر وہ ایسی باتیں کر رہیں ہیں تو کیا پتہ اس میں کچھ سچائی ہو۔ کیا پتہ دونوں آپس میں پسند کرتے ہوں اور بتانے سے شرمارہے ہوں۔ سامنے بیٹھی صوفیہ بیگم کی بیٹی بولی۔ حوریہ نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو ان میں ہلکی سی نمی تھی۔

چپ کرو کیسی باتیں کر رہی ہو بشرہ کی بیٹی ہے۔ ایسی حرکت نہیں کر سکتی۔ بشرہ تم اسکی باتوں کو دل پر مت لینا۔

ابھی ایک مہینا تو ہو ہی گیا ہے۔ میری بات مانو تو عدت کے فوراً بعد اسکی شادی کر دو۔ میرے قریب میں ایک رشتہ ہے۔ لوگ بہت اچھے ہیں۔ بس لڑکی کی عمر تھوڑی سی بری ہے۔ اسکی بیوی پچھلی سردیوں میں مر گئی۔ دو بچے ہیں۔ لڑکا بہت اچھا ہے۔ کہو تو عدت کے بعد بات چلاؤں گئی۔ صوفیہ بیگم اب اپنی بات پر آئیں تھیں۔ وہ اسی کے لیے یہاں آئیں تھیں۔ حوریہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور ٹرے میں رکھے۔ کچین کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

خالہ آپ فکر نا کریں میری بچی کی قسمت میں اللہ نے کچھ اچھا ہی لکھا ہو گا۔ بشرہ بیگم حوریہ کو یوں جاتے ہوئے دیکھ کر بولیں

بشرہ یاد رکھنا ابھی دو جوان بیٹیاں بیاہنی ہیں۔ اگر طلاق یافتہ بیٹی گھر میں ہو گئی۔ جس پر اتنے برے الزام لگے ہیں۔ تو اس گھر اچھے رشتے آنا نا ممکن ہے۔ صوفیہ بیگم نے ایک طرح سے انہیں یاد دھیانی کروائی۔

حوریہ کیچن میں کھڑی سب سن رہی تھی۔ اسکی انکھوں سے آنسوں جاری ہو رہے تھے۔۔۔

خالہ امین سے بات کر کے بتاؤں گئی۔ بشرہ بیگم نے جیسے انہیں ٹالنا چاہا۔

چلو جیسی تمہاری مرضی۔ چلو چلیں۔ صوفیہ بیگم اُٹھتے ہوئے اپنی بیٹی کو بولیں۔

خالہ کھانا پک رہاہے کھا کر جائیں۔ بشرہ بیگم نے کہا۔

ارے نہیں پھر کبھی تم میری بات پر غور کرنا۔ صوفیہ بیگم اپنا پرس پکڑ کر کھڑی ہوئیں۔ اور باہر کی طرف بڑھیں۔ انکی بیٹی اپنے بچوں کے ساتھ انکے پیچھے چلی گئی۔

بشرہ بیگم انہیں چھوڑ کر اندر آئیں کیچن میں دیکھا حوریہ وہاں نہیں تھی۔ وہ جان گئیں۔ کہ حوریہ سب سن کر ہرٹ ہوئی ہو گئی۔ اور اب وہ کمرے میں بند ہو گئی۔ بہت مشکل سے وہ کمرے سے نکلی تھی۔ اب دوبارہ سے بند ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حوریہ اپنے کمرے میں بیڈ پر گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی آنسوں اسکی آنکھوں سے بہ رہے تھے۔ کچھ یاد آنے پر اسنے اپنی طرف کی سائیڈ ٹیبل کھولی اور اس میں سے اپنی ڈائری نکالی۔

ہائے دوست !

آج بہت دنوں بعد میں دوبارہ تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ جب دل کسی اور سے بات کرنے کا نا کرے تو لکھ کر اپنے احساسات بتا دینے چاہیے۔ میں ہمیشہ تمہیں سب بتاتی ہوں۔ تمہیں پتہ ہے بہت بار جب ہمارے درد، زخم بھر رہی ہوتے ہیں۔ جب ہم ان خوف ناک یادوں کو بھلانا چاہتے ہیں۔ اور زندگی کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں۔ تب نا جانے کیوں لوگ آکر آپکے زخموں پر چاشنی اور نمک کو مکس کر کے لگاتے ہیں۔ وہ ایسے آپکے ہمدرد بن کر بات کر رہے ہوتے ہیں۔ وہی دوسری طرف وہ آپکے انہیں زخموں کو کُرید کو اس پر نمک کی طرح اپنے الفاظ پھینکتے ہیں۔ کہ میٹھے سے جلن نا ہو اور نمک سے ذخم ریسنے لگ جائے۔ اپنے لفظوں کو استعمال کر کے وہ آپکے اندر تک کُریدتے ہیں۔

مجھے ان دونوں میں اسد کے نام کے علاوہ اگر کسی نام سے سخت نفرت محسوس ہو رہی ہے تو وہ ازلان کا نام ہے۔ کیوں وہ میرے گھر رشتے لے کر آیا۔ اسکے رشتہ لانے پر میرے کردار کی دھجیاں اُڑ گئیں۔ مجھے اس سے بہت نفرت ہے۔ بہت زیادہ۔۔۔ کیوں میرے ساتھ ہی کیوں کیوں ہمشہ میں ہی کیوں۔ کیوں ؟ بچپن سے لے کر اج تک مجھے ہی کیوں دکھ ملتا رہا کیوں میرے ہی چہرے پر داغ ہے کیوں میرے ہی رشتے نہیں آتے تھے ؟ کیوں میری شادی اسد سے ہوئی ؟ کیوں وہ اتنا بر ادھوکے باز نکلا؟

Posted On Kitab Nagri

کیوں وہ مجھے مارتا تھا؟ کیوں میری طلاق ہوئی؟ کیوں؟؟ کیوں میں ہی کیوں؟ یا اللہ میں ہی کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟وہ لکھتے لکھتے جب تھک گئی تو آخر پر سوالیہ نشان بنانے لگی۔

چھے ماہ بعد :

یہ چھے ماہ کسی کے لیے خوبصورت تو کسی کے لیے زندگی کے بدصورت مہینوں مین سے ایک تھے۔ آج پورے سات ماہ بعد ازلان دو ہفتے کی چھٹی ملنے کے بعد واپس اپنے گھر آیا تھا۔ ان چھے مہینوں میں اسمے دن رات کمپنی کے لیے کام کیا اور اپنی محنت اور لگن کے ساتھ ایک قابل امپلائی بن کر ابھرا۔ وہ پر امید تھا کہ ایک سال پورا ہوتے ہوتے اسے پرموشن بھی مل گئی۔ اور پرموشن کے ساتھ ملنے والی سہولیات کی اسے اشد ضرورت تھی۔

بھائی آپکو پتہ ہے کتنا مس کیا۔ آپ تو میرے رزلٹ کی خوشی منانے کے لیے بھی نہیں آئے۔ کرن منہ پھلا کر بول رہی تھی۔

اب اسکے لیے معافی مانگنی پڑے گئی۔ اور معافی مانگنے کے ساتھ جو میں گیفٹ لایا ہوں وہ بھی دینا ہو گا۔ ازلان مسکراہٹ دبا کر بولا۔

گیفٹ! کرن چہکی۔ ماجدہ بیگم اور حامد نے اسکی ایکسائیٹمنٹ کو دیکھے قہقہ بلند کیا۔ وہ جانتے تھے جب ازلان اس دن نہین آیا تھا تو وہ کتنا روئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ لو گفٹ ازلان نے ایک گفٹ اسکے سامنے کیا جو کہ فل کور تھا۔ کرن نے جلدی سے اسے کھولا۔

لیپ ٹاپ وہ خوشی سے چیخی۔ تھینک یو بھائی۔ وہ ازلان کے سینے سے لگ کر بولی۔ ازلان اپنی چھوٹی بہن کو اتنا خوش دیکھ کر مسکرایا۔ وہ اب ان تینوں کو کسی چیز کی کمی نہین ہونے دینا چاہتا تھا۔ وہ انکی ساری ضرویات کو پوری کرنا چاہتا تھا۔

ازلان پُتر جلدی آجایا کر اتنے لمبا عرصہ تجھ سے دور نہین رہاجاتا۔ماجدہ بیگم نے اپنی انکھیں پونچھ کر کہا۔

امی! شروع کے مہینوں چھٹی ملنی مشکل تھی۔ اب ہر مہینے کے آخر میں دو تین دن کے لیے آجاؤں گا۔ پھر انشااللہ جلد ہی آپ سب کو وہی لے جاؤں گا۔ اسنے ماجدہ بیگم کو اپنے ساتھ لگا کر کہا۔ جو کہ روے جارہی تھیں۔

ادھر کیسے بھائی کرن تجسس سے بولی۔

گڑیا ایک سال تک کمپنی مجھے گھر دے گئی۔ تو وہی لے کر جاؤں گا۔ وہ مسکرا کر بولا۔

ماشااللہ تجھے ساری خوشیاں دے۔ماجدہ بیگم نے اسکا ماتھا چوم کر بولا۔

امی اب اپنے ہاتھ کا کھانا کھلا دیں۔ بہت مہینے ہوگے اپنی ماں کے ہاتھ سے کھائے ہوئے وہ بالکل بچوں کی طرح لاڈ سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ابھی بناتی ہوں جو جو میرے بچے کو پسند ہے۔ماجدہ بیگم اُٹھ کر کھڑی ہوئیں اور کیچن میں چلی گئیں کرن اپنا لیپ ٹاپ چارج پر لگانے چلی گئی۔

چل حامد ابا کی قبر پر جانا ہے۔تب تک امی کھانا بنالیں گئیں۔وہ چارپائی سے کھڑا ہو کر بولا۔حامد نے سر ہلایا اور اسکے ساتھ گھر سے بایر نکل گیا۔

وہ دونوں قبرستان پہنچے۔ازلان نے قبر پر پھول پھیلائے اور وہی سورت یاسین پڑھ کر کافی دیر تک دعا مانگتا رہا حامد بھی اسکے ساتھ پڑھ رہا تھا۔اتنے مہینوں بعد اپنے باپ کی قبر پر آکر اسے بہت سکون ملا۔ وہاں سے نکل کر کچھ سامان لے کر گھر واپس اگے۔گھر پہنچے تو ماجدہ بیگم نے کھانا بنالیا تھا۔سبھی نے ہنسی خوشی کھانا کھایا۔

چونکہ نومبر کا موسم شروع ہو رہا تھا۔سردا پنا زور پکڑ رہی تھی۔ازلان نے کرن سے چائے بنوائی وہ حامد کے ساتھ چھت پر اگیا۔اور اسکے ساتھ چائے پینے لگا۔

کیا ہوا بہت چپ چپ ہے ازلان حامد کی غیر معمولی چپی نوٹ کرتے ہوئے بولا

نہیں ایسی بات تو نہیں اسنے نظرین چُڑاکر کہا۔ازلان نے اسکا ایسا کرنا بہت غور سے دیکھا۔

کیا بات ہے؟سب ٹھیک تو ہے نا کوئی پریشانی ہے تو بتا ازلان اب فکر مندی سے اسکی جانب متوجہ ہوا۔

حامد کو اپنے بھائی کا یوں فکر مند ہونے پر بہت پیار آیا۔وہ اگے بڑھا اور اسکے سینے سے لگا۔

کیا ہوا جگر؟ازلان کو اب واقعی فکر ہو گئی۔حامد ایسا کبھی نہیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں بھائی بس اتنے مہینوں بعد آپ آئے مین اداس ہو گیا تھا۔ وہ معصوم سا منہ بنا کر کسی بچے کی طرح لگا۔

پاگل بولا تو ہے اگے سے مہینے بعد آؤ۔ ازلان نے اسکے بال بِگاڑے۔ اور چائے پینے لگا۔ وہ دونوں کافہ دیر چھت پر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ حامد چھے مہینوں کی ساری باتیں بتارہا تھا۔

****

زین اس دن کا نکلا واپس نہین گیا تھا۔ رزلٹ کے بعد اسے گورمینٹ یونی مین ایڈمیشن مل گیا۔ جہان ماہم اور کزن بھی تھیں دونوں کو ایک ہی یونی مین ایدمیشن ملا جہاں افرحہ اور حامد پڑھتے ہیں۔ ماہم نے کافہ دفع کرن سے بات کرنے کی کوشش کی تھی پر وہ اسے اگنور کر دیتی۔ زین بھی انہی کی کلاس میں تھا۔

السلام علیکم! وہ اپنی اسائیمنٹ بنا رہی تھی۔ جب پاس سے زین کی آواز آئی۔ اسنے سر اُٹھا کر دیکھنا بھی گوارہ نا کیا۔

کیا کر رہی ہو؟ وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ کر بولا۔

گھاس کھود رہی ہوں دیکھ نہیں رہا کام کر رہی ہوں۔ وہ چڑ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

چڑیل اتنی نظر مت لگاورنہ اندھی ہو جائے گئی۔ ناچاہتے ہوئے بھی تجھے لے کر سڑک پر نکلنا پڑے گا۔ اللہ کے نام پر میری کزن کو کچھ دے دو۔ بچاری کھانے پینے سے گئی گزری ہے۔ زین نے اسکا عجیب سا نقشہ کھینچا۔

اف زین حد ہے ماہم نے سوچ کر ہی جھرجھری لی۔

تم گھر واپس نہیں جارہے ؟ ماہم نے ٹاپک بدلنا چاہاوہ جانتی تھی زین اسکی جان نہیں چھوڑے گا۔

اپنی زبان سے بولو زین اُٹھو اپنا بوتھا شریف لے کر دفع ہو جاؤ چلا جاتا ہون یوں موڈ آف مت کرو۔ وہ منہ بسور کر ناراضگی بھرے لہجے میں بولا۔

اوو میرے دشمن کو برا لگ گیا۔ سوری وہ کان پکڑ کر معصوم سا چہرا بنا کر بولی۔ زین نے اسکی طرف دیکھا۔

ہائے یوں کیوٹ مت بنو دل کے تار چھیرتی ہو وہ دل پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

مر وجا کر ماہم نے اسکے سر پر اپنار جسٹر مار کر کہا۔

آہ ظالم لڑکی کیوں میری جان کی دشمن بنی ہو۔ وہ اپنا سر سہلاتے ہوئے بولا۔

ایک رجسٹر ہی تو مارا ہے زین تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو جیسے بم تمہارے سر پر پھوڑ دیا ہو۔ ماہم چڑ کر بولی۔ اور خاموش ہو کر دوسری طرف منہ کر لیا۔ زین بھی تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوا پر اس سے بات کیے بنا کیسے رہ سکتا تھا۔ تو اسکی طرف دیکھ کر ہلکی آواز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اج لنچ میں کیالائی ہو؟ وہ ایسے رازداری سے بول رہا تھا جیسے کسی نے سن لیا تو اسکا لنچ کھا جائے گا۔ اسکی بات سن کر ماہم بھی سیدھی ہوئی اور اپنے بیگ سے ایک دبہ نکالا۔ اور کھول کر اسکے سامنے کیا۔ زین کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ کیونکہ سامنے بریانی تھی۔

چل اسے گرم کرواکر کوک کے ساتھ کھاتے ہیں۔ زین نے دبا اُٹھا کر کہا۔ ماہم بھی اسکے پیچھے کینٹین کی طرف بڑھی۔

یہ دونوں کا معمول تھا۔ جب پہلے دن ماہم کلاس میں آئی تھی۔ تب اسے زین ایک کرسی پر بیٹھا دیکھا تھا ۔وہ بھی اسے دیکھ چکا تھا پر اپنی بھائی لے کیے گے عمل پر اسے شرمندگی ہوئی۔ ایک ہفتے تک دونوں کے درمیان کوئی بات نا ہوئی۔ ایک دن ماہم نے گھر جاتے وقت ایک ریستورینٹ پر زین کو ویٹر کا کام کرتے دیکھا۔ وہ کافی کنفیوز ہوئی۔ اگلے ایک دو کلاس میٹس سے پوچھنے پر اسے پتہ چلا کہ زین ہاسٹل مین رہتا ہے۔ کیونکہ اسکا اسلے گھر والوں سے جھگڑا ہوا ہے۔ تجسس کے مارے ماہم ایک دن اسکے پاس بیٹھی اور بات کرنے لگی۔۔ اسکے پوچھنے پر زین نے سب بتا دیا۔ ماہم کا دل بہت نرم تھا یہی سوچ کر کے وہ اپنے گھر والوں سے دور رہتا ہے۔ وہ اسکے لیے گھر سے کھانا لانے لگی۔ اور یونہی تین مہینوں مین دونوں کے درمیان لڑائی جھگڑے والی لیکن کیوٹ سی دوستی ہو گئی۔ زین ماہم سے بات کر کے کچھ پل کے لیے سب بھول جاتا تھا۔ ماہم تو کرن سے بھی بات کرنا چاہتی تحی پر کرن نے ان دونوں کو ہی اگنور کیا اور اپنا الگ گروپ بنایا۔ ماہم نے اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

افرحہ نے کئی دفع زین کو ماہم کے ساتھ ہنستے مسکراتے کھانا کھاتے دیکھا تھا۔ اسنے ماہم سے بات کی تو اسے خوشی ہوئی کہ ماہم نے زین کے ساتھ حامد جیسا رویہ نہین رکھا وہ بھی زین سے بات کر لیتی تھی۔ حامد کی پہلے ہی زین سے کافی بنتی تھی وہ بھی اکثر اسکے ساتھ ہوتا اسے گائیڈ کرتا۔ زین نے شکر ادا کیا کم از کم اسکے کزنز نے اسے علحیدہ نہیں کیا۔ مریم بیگم کافی بار اسکے ہاسٹل آئیں اور اسے واپس آنے کا کہا پر اسنے ہمیشہ انکار کیا۔

*************************"*****************

کچھ ہی مہینوں میں اپنے بیٹے کی شادی کروں گئی۔ پھر تم سب کو ڈھیر مٹھائی کھلاؤں گی۔ ابھی اتنی کھاؤ۔ مریم بیگم نے مٹھائی کی پلیٹ سامنے بیٹھیں محلے کی عورتوں کو دی۔

شادی میرے خیال میں ازلان کی شادی اس کیا نام تھا اسکا ہاں حوریہ کے ساتھ ہی کر و گئی۔ ان میں سے ایک عورت بولی۔

ہاں ماجدہ میں نے سنا ہے۔ اس لڑکی کا ازلان کے ساتھ چکر تھا جسکی وجہ سے اسکے شوہر نے طلاق دے دی۔ دوسری عورت بولی۔ ازلان جو کہ ابھی گھر پہنچا تھا وہ دروازے کی دہلیز پر ہی ٹھہر گیا اندر سے آنے والی آوازیں اسکے سر پر بم کی طرح گریں۔

ارے کیا بات کر رہی ہو۔ کسی اور سے چکر چل رہا ہو گا۔ خامخوا میرے بیٹے کا نام لے لیا۔ اور میرے ازلان کو کیا لڑکیوں کی کمی ہے جو اس داغی اور بد کردار لڑکی سے شادی کرے گا۔ ماجدہ بیگم نے طنزیہ

Posted On Kitab Nagri

انداز مین حوریہ کی بے عزتی کی۔ ازلان کی ٹانگیں کانپیں۔ یہ سب وہ کیا سن رکا تھا اسکی ماں کیا بول رہی تھی۔

سچ کہا۔ ایک تو اسکا چہرا خراب ہے اوپر سے اب تو وہ طلاق یافتہ بھی ہے ازلان کو بھلا لڑکیوں کی کیا کمی جو وہ اس لڑکی کے ساتھ شادی کرے گا۔ وہی عورت بولی۔

یہ لو چائے پیو ماجدہ بیگم نے انکے سامنے چائے کی۔

بہت سے لوگ ایسے ہی کسی کی بھی بچی پر بیٹھ کر تبصرے کرتے ہیں۔ یہ جانے بغیر کہ اصل میں مجرم کون ہے وہ لڑکی یا وہ لڑکا۔ سچ جانے بغیر کہیں بھی بیٹھ کر اسکے کردار کی دھجیاں بکھیر دیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ انکی خود کی بیٹیاں بھی ہیں پھر بھی وہ کسی کی بیٹی کے بارے میں باتیں کرتے وقت انکا دل نہیں کانپتا کہ خدانا خاستہ کل کو یہ مقام ان پر بھی آسکتا ہے۔

ازلان سے مزید نا کھڑا ہوا گیا۔ وہ الٹے پیر پلٹا اور اپنی بائیک لے کر محلے سے نکل گیا۔ اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اب وہ اصل بات جاننا چاہتا تھا اور وہ حامد کے سوا کوئی نہیں بات سکتا تھا گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے وہ یونی کی طرف موٹر سائیکل گھوما گیا۔ آدھے گھنٹے مین وہ یونی پہنچا وہاں پر شائد چھٹی ہو گئی تھی ازلان نے بائیک ایک طرف کھڑی کی اور حامد کو فون ملایا۔

کچھ ہی دیر بعد حامد کرن کے ساتھ اسکے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ وہ ازلان کے اہس پہنچ کر مسکرا کر بولا۔ یہ دیکھے بنا کہ ازلان کے چہرے پر غصہ ہے۔

کرن تم وین میں جاؤ حامد میرے ساتھ جائے گا۔ ازلان نے لہجہ کو نرم رکھ کر کہا۔

السلام علیکم! ازلان بھائی کیسے ہیں کرن جانے ہی لگی تھی جب ماہم کیا آواز آئی جسکے ساتھ افرحہ اور زین بھی تھے۔

وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں تم سب کیسے ہو۔ وہ تینوں کی طرف دیکھ کر بولا۔

ہم بھی ٹھیک ایک دن فٹ فاٹ ماہم چہک کر بولی۔

بھائی مین وین میں جا رہی ہوں کرن ان تینوں کو دیکھ کر چڑی تھی تبھی بولی اور وین کے قریب چلی گئی۔

ازلان بھائی اپنا خیال رکھیے گا بعد میں ملیں گے۔ افرحہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ حامد نے اسکی طرف دیکھا اسے یقین نہین تھا کہ وہ اسطرح نارمل اندز میں بولے گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ اس دن وہ غصے میں بول رہی تھی۔ ان چھے مہینوں میں افرحہ نے ہر ممکن حد تک اسے اگنور کیا تھا۔ ازلان مسکرایا۔ وہ سب چلے گے۔ اب وہ حامد کو بایک پر بیٹھا کر لے گیا۔ کچھ دور جانے پر ایک جگہ پر اسنے بائیک روکی۔

کیا ہوا بھائی؟ حامد حیرہت سے بولا۔ اور نیچے اترا۔

حوریہ کی طلاق کب کیسے اور کیوں ہوئی؟ ازلان سیدھے انداز میں بولا۔ اسکے سوال سن کر حامد کا رنگ اُڑا۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو کس نے بتایا؟وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔

جسے بتانا چاہیے تھا اسنے نہیں بتایا۔ اب طریقے سے سب بتاؤ۔ وہ وارنگ دیتے ہوئے بولا۔۔حامد نے اپنا بیگ بائیک پر رکھا۔اور اہستہ آہستہ سب ازلان کو بتانے لگا۔

واٹ اسکا دماغ خراب ہے کس طرح وہ اتنا گھٹیا الزام لگا سکتا ہے۔وہ تو جیسے سب سن کر آپے سے باہر ہوا۔

میں نے اس لیے نہیں بتایا تھا کہ کہی آپ وہاں پریشان نا ہو جاؤاور سب چھوڑ کر یہاں نا چلے آؤ۔حامد نے گردن جھکا کر مجرم بن کر کہا۔

میرا دل ایسے ہی بے چین نہین تھا۔وجہ یہ تھی۔اسکی زندگی برباد ہو گئی۔وہ بھی میری وجہ سے ازلان وہی بائیک سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔

نہیں بھائی آپکی وجہ سے نہین اس اسد نے جھوٹا الزام لگایا یے۔حامد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

جو بھی ہو جس محبت کو اسی لیے چھپا کر رکھا کہ اسکے لیے مشکل نا بنے وہی محبت آج اسکے گلے کا پھندا بن گئی۔ازلان چہرا ہاتھوں مین دے کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان بھائی زیارہ مت سوچیں جو بھی ہوا اس میں آپکی کوئی غلطی نہیں ہے۔ حامد ازلان کے پاس آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

میری ہی غلطی تھی مجھے اسکے گھر رشتہ لے کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ غلط ہو گیا سب غلط ہو گیا۔ وہ نفی میں سر ہلا کر بولا۔

بھائی اسد نے جھوٹ بول کر حوریہ باجی کو طلاق دی تھی اپکا نام اسے پر اپر پلین کے ساتھ درمیان میں کھینچا تھا۔ حامد بولا۔

مجھے اپنا نام کھیچنے کا نہیں اسکا نام خراب ہونے پر غصہ آ رہا ہے۔ امیجن کرو اسکی زندگی ان چھے مہینوں میں کتنی عزیت سے بھری ہو گئی۔ یا اللہ وہ غصے سے بول رہا تھا اور آخر میں پاس پڑے کوک کے کین کو ٹھوکر ماری وہ ہوا میں اُڑتا ہوا دور جا کر گِرا۔ حامد پریشان سا ہو گیا۔

بھائی آپ بائیک پر بیٹھو گھر جا کر بات کرتے ہیں۔ حامد اسے پکڑ کر بائیک کی طرف لاتے ہوئے بولا۔

حامد تجھے پہلے بتانا چاہیے تھا۔ مین تب ہی آکر سب کو سچ بتا دیتا۔ وہ گھٹنوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر جھکا تھا۔

کیا بتاتا میں ہاں کیا بتاتا کہ بھائی جس سے محبت کرتے ہو اس پر آپکی محبت کا الزام لگا کر بدکردار بول کر اسکا شوہر طلاق دے کر چلا گیا۔ آپ آؤ آکر ٹھیک کر لو یہ سب بتاتا۔ حامد اسکے کہنے پر غصے سے بولا۔

ہاں یہی کہتا۔ میں اکر سب کو بتا دیتا کہ یہ سب جھوٹ ہے اسد جھوٹ بول رہا ہے۔ ازلان بھی اسی کے انداز میں چیخا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے بھولے بھائی اپنی انکھوں پر پڑی پٹی کو ہٹاؤ۔ چلو میں بتا دیتا آپ آ بھی جاتے تو کیا ہوتا ہم کیا ہوتا؟ آپ اسی وقت سب چھوڑ کر یہاں آجاتے۔ اور سب کو کہتے کہ سنو یہ سب جھوٹ ہے اور آکے کہنے پر سب مان جاتے؟ سیریسلی کیا سب مان جاتے کہ آپ سچ بول رہے ہیں؟ نہیں بھائی سب آپ دونوں کو قصوروار ٹھہراتے۔ کیونکہ اس سالے اسد نے آپکے اور حوریہ باجی کے کچھ میسج سب کو دیکھائے تھے۔ ان میسجز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ آپ دونوں کا کچھ چل رہا ہے۔ آپ لاکھ دوسروں کو یقین دلاتے پر کسی نے آپکی بات پر یقین نہیں کرنے والے تھے کیونکہ یہاں لوگ آنکھوں دیکھے کو سچ مانتے ہیں چاہیے وہ سچ ہو یا سچ کی شکل میں جھوٹ۔ لوگ سامنے دیکھنے والی چیزوں کو ہی سچ مانے گے اور وہ میسج آپکو قصوروار ٹھہراگے۔ حامد چیختے ہوئے بولا۔ ازلان حیران سا اسے سن رہا تھا

کیا میسج کیسے میسج؟ وہ شاک سا بولا۔ حامد نے اپنا موبائل نکال کر کچھ اوپن کیا اور ازلان کو پکڑایا جو کہ اس دن افرحہ نے اسے سینڈ کیے تھے۔

حامد یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ سب میں نے نہیں کیے ازلان حیرانگی سے سارے میسج پر کر بولا۔

جانتا ہوں۔ میں مان سکتا ہوں کہ یہ سب آپ نے نہیں کیے کیونکہ مجھے اپنے بھائی پر یقین ہے پر باقی لوگوں کو یقین نہیں ہے اسی لیے بنا جانچ کیے انہوں نے سچ مان لیا حامد اسکے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں بیٹھیں وہ بائیک کو سٹاٹ کرتے ہوئے بولا۔ ازلان ابھی تک حیران، شاک تھا۔ ناچارہ اسے بیٹھنا ہی پڑا۔

****

امی بہت اچھا رشتہ ہے۔ ابھی اسکی شادی کر دیں گے تو اچھا ہے ورنہ کوئی رشتہ نہین دے گا پہلے ہی کم آتے تھے اب طلاق کی وجہ سے بالکل بھی نہیں آئیں گے۔ عطیہ سیب کا ایک پیس منہ میں ڈال کر بولی۔ ماہم سامنے ابراہیم کو لے کر بیٹھی تھی۔ اور عطیہ کے ساتھ بشرہ بیگم بیٹھیں تھیں۔

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ پر وہ مانتی نہیں اب تو شادی کا نام بھی نہیں لینے دیتی۔ بشرہ بیگم اداسی سے بولیں۔

کیوں بھائی نام کیوں نہیں لیمے دیتی۔ اور ویسے بھی امی اسکا رشتہ ہو گا تب ہی افرحہ یا ماہم کی بات بنے گئی۔ جب یہی اس گھر میں پڑی رہے گئی تب تو کوئی شریف لڑکا باقی لڑکیوں کا رشتے لے کر نہیں آئے گا۔ وہ تلخ لہجے میں بولی۔ حوریہ کیچن سے پانی کے دو گلاس لے کر باہر آئی آتے ہوئے وہ سب سن چکی تھی۔

ادھر آؤ تم عطیہ نے اسے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا تبھی بولی۔ حوریہ ٹرے کو مظبوطی سے پکڑتی ہوئی آئی۔

جی بولیں وہ ٹرے سامنے ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تم دوبارہ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی؟ عطیہ کڑک انداز میں بولی۔

میرا دل نہیں مان رہا وہ سر جھکا کر بس اتنا ہی بولی۔ جیسے یہ سوال اسکے لیے بہت معمولی ہو جیسے ہر روز کا کام ہو۔ کیونکہ عطیہ ہر دوسرے ہفتے کوئی نا کوئی رشتہ لے کر آجاتی۔

کیوں تیرا دل کیوں نہیں مان رہا اچھا کہی تیرا دل ابھی بھی اس ازلان پر تو نہیں ہے۔ بول ابھی بھی وقت ہے وہی رشتہ کر دیتے ہیں عطیہ طنزیہ انداز میں ہنس کر بولی۔ حوریہ کو اپنی بہن کی سوچ پر حیرانگی ہوئی۔

میں نے بہت بار کہا ہے وہ سب جھوٹ۔۔۔ حوریہ ابھی بول رہی تھی جب عطیہ نے ٹوکا۔

واہ میڈیم گل کھلا کر اب اسے جھوٹ کا نام مت دو۔ اپنی آنکھوں سے وہ سب میسج پڑھے ہیں۔ وہ دوبارہ طنزیہ انداز میں بولی۔ حوریہ اپنی بہن کی اتنی چھوٹی سوچ کو دیکھ کر نم نظروں سے بشرہ بیگم کو دیکھنے لگی۔

عطیہ بس کرو کیا بول رہی ہو بشرہ بیگم نے اسے چپ کروانے کی کوشش کی۔

کیا چپ کرو امی اسنے کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہین چھوڑا۔ گندہ پھیلا کر اب بول رہی ہے کہ جھوٹ ہے۔ اسکی وجہ سے جانتی ہیں میرے سرال والے کتنی باتیں سناتے ہیں۔ عطیہ غصے سے بولی اور صوفے سے کھڑی ہوگئی۔ حوریہ کی آنکھوں سے آنسو بہے۔ وہ بول تو سکتی تھی پر وہاں الفاظ ضائع کرنے کی کیا ضرورت جہاں کسی نے یقین ہی نا کرنا ہو۔ وہ نفی میں سر ہلا کر پلٹ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس کرو بہن کے متعلق کتنی بکواس کرو گئی۔ بشرہ بیگم نے اسے ڈانٹا۔ وہ غصے سے وہی بیٹھ گئی۔

امی اگر مزید لڑکیوں کی شادی کرنی ہے تو اسکو جلدی سے نپٹائیں بچپن سے ایسی منحوسیت پھیلا کر رکھی ہے۔ وہ تلخیا لہجے میں بولی۔ باہر سے داخل ہوتے امین صاحب نے عطیہ کی ساری باتیں سن لیں تھیں۔ وہ اندر داخل ہوئے۔

ابو! السلام علیکم! عطیہ انہیں دیکھتی فوراً صوفے سے کھڑی ہو گئی۔

وعلیکم السلام! جیتی رہو اپنے گھر میں خوش رہو۔ وہ اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے مسکرا کر بولے۔ عطیہ مسکرائی۔ آجکل وہ مکمل بدل چکے تھے۔ جتنا غرور اکڑ ان میں تھی سب ختم ہو چکی تھی۔ وہ چاروں بیٹیوں کو بہت ہی پیار سے بلاتے انکے ساتھ باتیں کرتے۔

بشرہ پانی کا گلاس کمرے میں بھیجوا دو۔ وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے۔ بشرہ بیگم اُٹھیں۔ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔

★*********★**********★***************

وہ ساری رات بے چین رہا اسے کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔ جو کچھ اسے کل پتہ چلا اسکی وجہ سے وہ بہت ڈسٹرب ہو گیا تھا۔ ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔ ابھی بھی وہ صبح فجر کی نماز کے بعد رشید صاحب کی قبر پر گیا نو بجے واپس آیا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ ماجدہ بیگم۔ ناشتے کا بول رہیں تھی پر اسنے انکار کر دیا۔ وہ فریش ہو کر کمرے میں داخل ہوا تو نظر موبائل پر پڑی۔ اسکے چہرے پر

Posted On Kitab Nagri

حیرانگی اور شاک والے تاثرات تھے۔ یہ تاثرات آنے والے کے نمبر کو دیکھ کے تھے۔ سامنے سکرین پر چاچو امین لکھا جگمگا رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اُٹھاتا کال کٹ گئی ازلان نے جلدی سے چیک کیا تو انکی کوئی دس مس کالز تھیں۔ وہ پریشان ہو گیا۔ اور جلدی سے کال واپس ملائی۔

السلام علیکم !کال اُٹھاتے ہی وہ ادب سے بولا

وعلیکم السلام !کیسے ہو بیٹا؟ امین صاحب اگے سے بولے۔ ازلان چونکہ انہوں نے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔

جی چاچو الحمد اللہ بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائی آپکی طبعیت وغیرہ ٹھیک ہے۔ وہ احترامً بولا۔

ہاں بیٹے میں ٹھیک ہوں۔ اصل میں فون کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مجھے تم سے ملنا ہے۔ میں گھر پر ہی موجود ہوں کیا تم آسکتے ہو۔ وہ آگے سے بولے تھے۔ انکا انداز ایسے تھا جیسے ریکویسٹ کر رہے ہوں۔

جی جی چاچو میں آجاتا ہوں۔ وہ فوراً بولا۔

چلو آجاؤ پھر بات ہوتی ہے۔ خدا حافظ وہ بول کر فون بند کر گے۔

ازلان کئی پل فون کی سکرین کو دیکھتا سوچتا رہا۔ کہ ان کو کیا بتا کرنی ہو گئی۔ وہ کافی پریشان ہو گیا۔ پھر کسی کو بنا بتائے تیار ہو کر وہ بائیک پر بیٹھا اور امین صاحب کے گھر کی طرف بڑھا دی۔

قریب ایک گھنٹے میں وہ انکے دروازے پر پہنچا۔ انکے دروازے کو دیکھتے کافی اذیت ناک اور کئی خوشگوار یادیں بھی آنکھوں کے پردے پر لہرائیں۔ وہ یہاں آخری بار اسلام آباد جانے سے ایک دن

Posted On Kitab Nagri

پہلے آیا تھا۔ جن اسے حوریہ کی مہندی کا پتہ چلا تھا۔ لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے وہ اپنی بائیک سے اترا۔ اور ہمت کر کے دروازے کی بیل بجائی۔ ایک دو دفع پریس کرنے کے بعد امین صاحب نے دروازہ کھولا۔۔

السلام علیکم !وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

وعلیکم السلام !امین صاحب نے اسے گلے سے لگا کر جواب دیا۔ کچھ پل کے لیے ازلان ساکت ہو گیا۔ یہ سب آج تک ہوا جو نہیں تھا۔

چلو اندر چلتے ہیں وہ مسکرا کر بولے اور اسے لیے اندر داخل ہوئے۔ اندر داخل ہوتے ہی بشرہ بیگم سامنے کھڑی تھیں ازلان نے آگے بڑھ سلام کیا جسکا جواب انہوں نے مسکرا کر دیا۔

ازلان چلو میرے کمرے میں وہی بات کرتے ہیں بشرہ تم چائے بھجوا دو۔ امین صاحب بول کر آگے بڑھے ازلان نے ہاں میں سر ہلایا اور انکے پیچھے انکے کمرے میں آیا۔ امین صاحب بیڈ پر بیٹھ گے سامنے پڑی کرسی پر ازلان بیٹھ گیا۔

جی چاچو اتنی ارجنٹ میں بلوایا کیا بات کرنی تھی۔ وہ جو کب کا انجانی سوچوں کے گھیرے میں تھا بل آخر پوچھ ہی بیٹھا۔

دیکھو ازلان یہ بات شائد تمہیں بہت بکواس لگے۔ شائد تمہیں میں پاگل بے وقوف لگوں۔ پر بہت سوچ سمجھ کر میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے۔ امین صاحب جیسے خود پر ہنستے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

چاچو کیا بتا کر رہے ہیں۔ میں آپکو ایسا کیوں سمجھوں گا۔ مجھے بتائیں کیا بات ہے؟ ازلان اب واقعی میں پریشان وہ گیا تھا۔

کیا تم حوریہ سے شادی کر سکتے ہو؟ امین صاحب ہمت کر کے بولے۔ ازلان دو پل کے لیے شاک میں چلا گیا۔ اسے یہ بات بالکل بھی اسپیکٹیڈ نہیں تھی۔

کییاا چاچو وہ ہکلا کر بولا۔ وہ ایک دم پزل ہو اتھا۔ کہ امین صاحب کیا بات کر رہے ہیں وہی تھے جنہوں نے اسی رشتے پر انکار کیا تھا۔ اور آج۔۔۔

میں جانتا ہوں اس وقت تم یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ میں یہ سب بولوں گا پر بیٹے میں نے تمہیں اسی لیے یہاں بلوایا ہے۔ حوریہ کے ساتھ جو بھی ہوا اسکے بعد مجھے اور کوئی رستہ نہیں دیکھا مجھے ایک تم ہی نظر آئے۔ وہ سر جھکائے بول رہے تھے۔

پر چاچو آپنے خود ابا کو انکار کیا تھا اور اب۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے مین الجھا کر بولا۔

جانتا ہوں یہی سب سے بری بے وقوفی تھی مین نے ہیرے پر پیتل کو چنا۔ اندھا تھا آنکھوں پر پیسوں کی پٹی بندھی ہوئی تھی غرور میں جو آگیا تھا اور غرور تو خدا کو ناپسند ہے اس نے اسمان سے سیدھا زمین پر پٹخا۔ وہ خود پر ہنس کر بولے۔ ازلان کو اس وقت وہ کافی ٹوٹے ہوئے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

چاچو کہی آپ حوریہ پر لگے الزام کی وجہ سے تو نہیں بول رہے کہی آپکو لگتا تو نہیں کہ وہ سچ۔۔وہ اتنا ہی بولا تھا کہ امین صاحب نے اسے کاٹا۔

نہیں نہیں میرا خدا گواہ ہے میرے دل میں ایک دفع بھی یہ خیال نہیں آیا۔مجھے اپنی بچی پر پورا یقین ہے۔میں سب جانتا ہوں کہ اسد نے یہ سب کیوں کیا۔وہ فوراً اسکی بات کی نفی کرتے ہوئے بولے۔

اسد نے ایسا کیوں کیا؟ازلان جاننا چاہتا تھا اسکے سوال پر امین صاحب نے اسکی طرف دیکھا۔ تبھی بشرہ بیگم چائے کی ٹرے لے کر اندر آئیں۔وہ سب جانتیں تھیں امین صاحب نے کل رات کو ان سے بات کر کے ہی ازلان کو بلوایا تھا۔ازلان کو چائے کا کپ پکڑا کر وہ بھی امین صاحب کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

تقریباً تین سال پہلے اسد ایک دن میری دکان پر آیا تھا۔اسنے کھلے لفظوں میں عطیہ کا رشتہ مانگا تھا۔ تب بھی مین نے وہی کیا جو تمہارے ساتھ کیا تھا۔اسکے بعد وہ نوکری ملنے کے بعد امیر ہو کر حوریہ کا رشتہ لایا۔چونکہ حوریہ کا رشتہ کہی ہو نہیں رہا تھا تو میں نے ہاں کر دی۔اسنے میرے انکار کا بدلہ حوریہ کی زندگی اسجا کر دار پر سوالیہ نشان لگا کر لیا۔تب بھی مین غلط تھا۔مجھے اسے بھی انکار نہیں کرنا چاہیے تھا۔پر۔۔میں نے دو دفع ایک ہی غلطی کو دہرایا اور دوسرے دفع اپنے پیارے برے بھائی کو بھی کھو دیا۔امین صاحب جیسے اپنے جرم کا اعتراف کرر ہے تھے۔ازلان سب سن کر بس انہیں دیکھتا رہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان مانتا ہوں میں بہت گنہا گار ہوں رب کا بھی اور رب کے بندوں کا بھی۔ اپنے بھائی سے تو معافی مانگ نہیں سکتا۔ پر اسکے بیٹے سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ سکتا ہوں۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ازلان سے نم لہجے میں معافی مانگتے ہوئے بولے۔

چاچو میرے اگے ہاتھ جوڑ کر مجھے گنہا گار کیوں کر رہے ہیں پلیز ایسے مت کریں۔ وہ فوراً چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتا ان کے قدموں میں بیٹھ کر انکے ہاتھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

ازلان میری بچی سے شادی کر لو اگر کل کو ہمین کچھ ہو گیا دنیا کے لوگ اسکی زندگی حرام کر دیں گے۔ کوئی سچ جاننے کی کوشش نہیں کرے گا۔ سب اسے ہی قصور وار ٹھہرائیں گے۔ وہ ہاتھوں پر سر گِرا کر بولے۔ ازلان کی انکھیں خود بھیگ گئیں۔

امین صاحب! بشرہ بیگم نے انکی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا۔

چاچو ایسے مت کریں۔ اسد نے حوریہ پر الزام لگایا چاہے وہ جھوٹا ہی تھا پر میرا نام اسکے ساتھ جوڑ کر اسکے کردار کو مشکوک کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں حوریہ سے شادی کروں گا۔ وہ انکے ہاتھ کھول کر بولا۔ امین صاحب نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا۔ جیسے شکریہ ادا کر رہے ہوں۔

تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر جھکا نہیں پاؤں گا۔ امین صاحب اپنی نم انکھیں صاف کرتے ہوئے بولے

Posted On Kitab Nagri

چاچو یہ کوئی احسان نہیں ہے یہ میری فرض ہے میری محبت کا فرض ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں حوریہ کی زندگی خوشیاں بھر دوں گا۔ اپنی ساری خوشیاں اسکی جھولی میں ڈال دوں گا۔ کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا۔ وہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولا۔ اور اُٹھ کر کرسی پر بیٹھا۔

بیٹے ہم لوگ کل آئیں گے اور ماجدہ بھابھی سے معافی مانگ لیں گے۔ وہ کافی ناراض ہوں گئی۔ تم انہیں ہمارے آنے کا مقصد بتا دینا۔ بشرہ بیگم بولیں۔

چچی آپ فکر نا کریں میں امی کو سمجھا دوں گا۔ ابھی بہت دیر ہو گئی ہے اگر آجازت ہو تو میں چلوں۔ وہ کرسی سے کھڑا ہو کر بولا۔ امین صاحب اسکے گلے ملے۔ اور جانے کی آجازت دی۔ وہ ان سے مل کر کمرے سے نکلا اور جلدی جلدی باہر جانے لگا۔ حال کا دروازہ کراس کیا تبھی اسے آواز آئی۔

مسٹر ازلان! اسکی آواز میں واضع غصہ تھا۔ ازلان نے پلٹ کر دیکھا۔ سامنے تھورے فاصلے پر حوریہ کھڑی تھی۔ کچھ پلوں کے لیے وہ چپ سا ہو گیا۔ اتنے مہینوں بعد اسکا چہرا دیکھا تھا۔

جی بولیں وہ نظریں ادھر اُدھر کرتے ہوئے بولا۔

آپ میرے گھر میں کیا کر رہے ہیں۔ میرے عزت اچھالنے میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو اب پوری کرنے آئے ہیں۔ وہ غصے سے آگے بڑھ کے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بات یہ گھر میرے چاچو کا ہے انہوں نے بلوایا تھا دوسری بات آپکی عزت میری عزت ہے اور اپنی عزت کو کوئی نہیں اچھالتا اسے سھنبال کر رکھتا ہے۔ وہ آگے بڑھا اور حوریہ کا زمین کو چھوتا ڈوپٹہ ایک کونے سے پکڑتے اسکے سر پر ڈالتے ہوئے بولا۔ حوریہ اسکی حرکت پر شاک رہ گئی۔

اللہ حافظ۔ انشااللہ بہت جلد ملیں گے۔ ازلان چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا۔ اور بنا اسکا جواب سنے دروازے سے باہر نکل گیا۔

اسکی اتنی ہمت۔۔۔ وہ اسکے جانے کے بعد ہوش میں آئی اور غصے سے بولتی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

امی یہ ازلان ہمارے گھر کیا لینے آیا تھا۔ بشرہ بیگم کیچن میں کھانا بنا رہی تھیں جب حوریہ غصے سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔

تمہارے ابو نے بلوایا تھا۔ بشرہ بیگم آٹا نکالتے ہوئے بولیں۔

کیوں؟ حوریہ نے فوراً پوچھا۔

رات کو کھانے پر پتہ چل جائے گا۔ دیکھو عطیہ افرحہ کے ساتھ ابھی تک بازار سے واپس کیوں نہیں آئی۔ ابراہیم کو بھی ساتھ لے گئی۔ میرا معصوم سا بچہ بہت پریشان ہو جائے۔ بشرہ بیگم بہت آرام سے اپنی بات کو بدل گئیں۔ حوریہ انکی چالا کی سمجھ گئی۔ وہ وہی کیچن سے باہر نکلی اور افرحہ کو فون کرنے لگی۔ تبھی افرحہ اور عطیہ گھر میں داخل ہوئیں۔

آج تو تھک گئی۔ عطیہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔ حوریہ نے اگے بڑھ کر ابراہیم کو اپنی گود میں لیا۔

رات کے کھانے پر سب موجود رہنا مجھے ضروری بات کرنی ہے۔ ابھی فل حال مجھے کام ہے تو چلتا ہوں۔ امین صاحب اپنے کمرے سے نکل کر ان سب کے پاس آتے ہوئے بولے اور باہر کی طرف نکل گے۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی کیا بات کرنی ہے؟ افرحہ نے سوالیہ نظروں سے حوریہ کی طرف دیکھا۔حوریہ نے کندھے اچکائے۔

حوریہ اور افرحہ نے بشرہ بیگم کا بتایا ہوا مینیو تیار کیا۔شام کے وقت عطیہ کا شوہر آصف بھی آگیا۔جسے دیکھ کر اب سبھی کو اصل بات جاننے کا تجسس ہو رہا تھا۔امین صاحب بھی گھر آگے افرحہ نے ڈینر لگایا۔ اہمم میں نے تم سب کو ایک وقت پر جمع اس لیے کیا ہے کیونکہ ایک اہم فیصلہ کل رات میں نے اور بشرہ نے لیا تھا۔توسب کو بتانے کے لیے بلوایا ہے۔امین صاحب گلاس سے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولے۔

جی ابو بولیں کیا بات ہے اب تو تجسس ہو رہا ہے۔علینہ بولی۔باقی سب بھی متوجہ ہوئے۔امین صاحب نے بشرہ بیگم کی طرف دیکھا جنہوں نے آنکھ کے اشارے سے بات کرنے کا کہا۔

کل ساری رات سوچنے کے بعد صبح میں نے ازلان کو بلوایا تھا۔اس سے ساری بات ہو گئی۔میں نے فیصلہ کیا ہے کہ حوریہ کی شادی جلد از جلد کر دی جائے۔امین صاحب حوریہ کو دیکھتے ہوئے بولے وہ اسکے چہرے کا اتار چڑھاؤ واضع دیکھ سکتے تھے۔حوریہ نے نظریں اوپر کر کے سوالیہ نظروں سے بشرہ بیگم اور امین صاحب کو دیکھا۔جیسے بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

کس سے؟افرحہ نے پوچھا۔

ازلان سے امین صاحب نے ازلان کا نام لے کر سب کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی حوریہ فوراً کرسی سے اُٹھ کر کھڑی ہو کر بولی۔ اور اوپر اپنے کمرے میں جانے لگی۔

میں نے پوچھا نہیں ہے اپنا فیصلہ بتایا ہے۔ اور مجھے یقین ہے میرے فیصلے سے کسی کو انکار نہیں ہو گا وہ جا رہی تھی جب پیچھے سے امین صاحب کی سرد آواز گونجی۔

ابو ایک دفع آپکی مانی ہے۔ اب مجھے شادی نہیں کرنی اور ازلان سے تو بالکل نہیں وہ بول کر اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔ افرحہ اور ماہم اسکے پیچھے بھاگیں

آصف تم آج یہی رک جاؤ صبح دوپہر کے وقت ہم لوگ بھابھی کی طرف رشتہ طے کرنے جائیں گے

امین صاحب بولتے ہوئے کرسی دکھیل کر اُٹھے اور اپنے کمرے میں چلے گے۔

امی ماجدہ تائی کیا مان جائیں گئ جو کچھ اس دن ہوا تھا۔ اسکو کیا وہ بھول جائیں گی۔ کبھی بھی نہیں۔ علینہ پلیٹ کو پیچھے کھسکا کر بولی۔

ازلان نے بولا لے وہ بات کرے گا رات کو فون پر جواب دے گا دیکھو کیا بنتا ہے۔ بس اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے۔ پہلے ہی وہ بہت غموں سے گھری ہوئی ہے۔ بشرہ بیگم دل سے دعا مانگتے ہوئے بولیں۔

چلیں پھر دیکھتے ہیں کیا بنتا پے۔ ویسے اسی لڑکے کے ساتھ شادی کر دینا جس کے ساتھ اسکے پہلے شوہر نے الزام لگا کر چھوڑا تھا۔ کچھ سمجھ نہیں آیا۔ آصف بریانی کا چیچ بھر کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

جو بہتر ہو گا وہی ہو گا۔ مجھے اپنی بچی پر یقین ہے وہ بے قصور ہے۔ بشرہ بیگم سخت لہجے میں بول کر کرسی دھکیل کر اُٹھیں۔ اور چلی گئیں۔

آصف کیا کرتے ہیں امی کو برا لگ گیا علینہ بولی۔

میں کیا کرو سچ ہی تو بولا ہے۔ وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

****

ازلان امین صاحب کے گھر سے ہو کر گھر تو آ گیا تھا پر اب وہ سوچ رہا تھا کہ کیسے بات کرے۔ وہ جانتا تھا اگر بات چھیڑی تو گھر میں طوفان آ جائے گا۔ پر اب وہ وعدہ بھی کر آیا تھا۔ ابھی چھت پر چکر لگاتے وہ ہزار سوچوں میں گم تھا۔ رات کے نو بج گے تھے پر ابھی تک اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

بھائی اوپر کیا کر رہے ہو امی بلا رہی ہیں۔ وہ کافی غصے مین لگ رہی ہیں سمجھ نہیں آ رہی معاملہ کیا ہے حامد ماجدہ بیگم کے کہنے پر اسے بلانے آیا تھا۔

غصے میں کیوں؟ ازلان فوراً بولا۔۔

آپ نیچے چلو پتہ جائے گا مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی حامد کافی پریشان ہو گیا تھا ازلان اسکے ساتھ نیچے آیا۔

جی امی وہ صحن میں کھڑی ماجدہ بیگم کو دیکھ کر بولا جو کہ کافی غصے میں اسی کی طرف دیکھ رہیں تھیں۔

تمہیں پتہ ابھی ابھی کس کا فون آیا تھا؟ وہ ماتھے پر بل ڈالے ازلان کو گھور کر بولیں۔

کس کا؟ ازلان نارمل انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے باپ کے قاتل کا۔ اور پتہ کیا بول رہا تھا۔ کل ہم لوگ آپکے گھر آئیں گے۔ پتہ کیا کرنے؟ ماجدہ بیگم کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے سے بولیں۔

کیا کرنے؟ ازلان انجان بنتے ہوئے بولا۔

اپنی اس طلاق یافتہ لڑکی کا رشتہ لے کر تمہارے لیے۔ وہ تلخ لہجے میں بولیں۔ ازلا ننے حوریہ کے لیے ایسے الفاظ سن کر زور آنکھیں میچیں۔

جب میں نے بولا تھا اس گھر میں قدم نہین رکھنا تو کیوں گے۔ ماجدہ بیگم چلائیں۔

امی چاچو نے بلوایا تھا میں ان سے وعدہ کر کے آیا ہوں حوریہ سے شادی کروں گا۔ وہ آگے بڑھ کر بولا۔

ٹھاہ! ماجدہ بیگم کا ہاتھ اُٹھا اور اسکے گال پر نشان چھوڑ گیا۔ ازلان لڑکھڑایا

تم جیسا بیٹا ہو تو اسے شرم سے ڈوب مرنا چاہیے جس انسان کی وجہ سے تمہارا باپ روتے روتے اس دنیا سے چلا گیا تم اسکی لڑکی سے شادی کرنے جا رہے ہو۔ ماجدہ بیگم چلائیں

امی بھائی ہی بات تو سن لیں حامد نے اگے بڑھ کر انکو کندھوں سے پکڑ کر کہا۔

کیا سنو حامد بتاؤ کیا سنو میں اسکی۔ تم دیکھ نہیں رہے کیا کر کے آیا ہے۔ ماجدہ بیگم روتے ہوئے بولیں۔

امی اگر ابا آج زندہ ہوتے وہ بھی یہی کرتے۔ میں وہی کر رہا ہوں جو سہی ہے۔ حوریہ پورے خاندان میں بدنام ہو گئی ہے کیوں؟ کیونکہ میں نے رشتہ بھیجا تھا۔ اور اسد نے اسی بات کو پکڑ کر جھوٹ بنا رک سب کے سامنے سچ کی طرح پیش کیا۔ اس سب میں بتائیں اس لڑکی کا کیا قصور۔ رشتے سے انکار چاچو

Posted On Kitab Nagri

نے کیا اس میں میرا کیا قصور۔ الزام لگا کر اسد نے طلاق دے دی اس میں حوریہ کا کیا قصور ہے۔ وہ تو بے چاری میری وجہ سے سر اُٹھا کر چل نہیں سکتی۔ ازلان ان سب میں خود کو قصوروار ٹھہرا رہا تھا۔

تمہاری انکھوں پر محبت کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ آخر اس لڑکی میں ہے ہی کیا نا شکل کی اچھی اور سے طلاق یافتہ ماجدہ بیگم غصے سے بولیں۔ اور اپنے کمرے میں جا کر دروازے کو کُنڈی لگا دی۔ حامد اور کرن انکے دروازے کو کھٹکھٹانے لگے ازلان وہی چارپائی پر بیٹھ گیا اور اپنا سر ہاتھ میں گرا لیا۔

بھائی آپکو حوریہ اپی سے بالکل بھی شادی نہیں کرنی چاہیے۔ مجھے آپکا فیصلہ بالکل بھی پسند نہیں آیا۔ کرن وہی سے دروازے کے پاس کھڑی ہو کر بولی۔

ازلان چارپائی سے اُٹھا اور گھر سے باہر نکل گیا۔ حامد اسے روکتا رہ گیا پر وہ چلا گیا۔

وہ بے مقصد گاؤں کی سڑک پر چلتا جا رہا تھا۔ اسکے لیے سب بہت مشکل ہو رہا تھا۔ نا وہ ماجدہ بیگم کو ناراض کر سکتا تھا اور نا امین صاحب کو انکار کر سکتا تھا۔ وہ دونوں طرف سے بوری طرح پھنس چکا تھا۔ کچھ سوچ کر اسنے اپنا فون نکالا۔

السلام علیکم! صدف باجی کیسی ہیں؟ فون نکال کر اسنے صدف کو کال ملائی۔

وعلیکم السلام! میں بالکل ٹھیک تم سناؤں چکر ہی لگا جاتے اتنے دن ہو گے۔ اگے سے صدف خوشگوار لہجے میں بولی۔

آؤں گا وہ مجھے اپ سے ایک بات کرنی تھی۔ ازلان بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی بات؟

اپکی مدد چاہیے ازلان نے کہا اور پھر ساری بات اسکو بتائی۔ جسے سن کر صدف خاموش سی ہو گئی۔

کیا اپ امی کو منانے میں میری مدد کر سکتی ہیں۔ ازلان نے ایک امید بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

میرے بھائی تم پریشان مت ہو میں صبح نو بجے تک آتی ہوں امی کو منانے کی پوری کوشش کروں گئی۔

صدف بولی تو ازلان نے سُکھ کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر مزید بات کر کے وہ واپس گھر کی طرف بڑھا۔

* *

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

حوریہ پچھلے دو گھنٹے سے کمرے میں بند تھی۔ بیڈ پر بیٹھے وہ رونے میں مصروف تھی۔ سر اُٹھا کر اسنے سامنے لگی گھڑی کی طرف دیکھا جہاں بارہ بج رہے تھے۔ اسنے کچھ سوچ کر موبائل پکڑا اور ازلان کا نمبر ملایا۔ دوسری بیل پر فون اُٹھایا گیا۔

کون؟ نیند سے بھری آواز آئی وہ کمرے میں سویا ہوا تھا جب فون بجا حالانکہ نام تو سیو تھا پر اسنے دیکھے بنا کال اُٹھائی۔

میری زندگی اجیرن کرکے خود کیسے سو رہے ہیں وہ غصے سے بولی۔ حوریہ کی آواز سن کر وہ ایک پل میں اُٹھ کر بیٹھا اور موبائل کی سکرین دیکھی۔ جہاں حوریہ کا نام جگمگا رہا تھا اور وقت دیکھا جہاں بارہ بج رہے تھے۔

کیا ہوا؟ اتنی رات کو فون کیا سب کچھ ٹھیک تو ہے نا؟ وہ پریشان سا ہو گیا۔

ٹھیک! ہنہہ جو بم میرے ابو نے میرے سر پر پھوڑا ہے اسکے بعد سب ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے۔ حوریہ طنزیہ انداز میں بولی۔ ازلان سمجھ گیا امین صاحب نے اسے رشتے کی بات بتا دی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب؟ وہ بیڈ سے اُٹھ کر کھڑکی کی طرف آ گیا چونکہ بیڈ کی دوسری طرف حامد سو رہا تھا۔ وہ اسکی آواز سے جگ نا جائے اسی لیے وہ اُٹھ گیا۔

دیکھیں ازلان مین گھوما پھرا کر بات نہیں کروں گئی میں آپ سے شادی نہیں کرنی۔ وہ لمبا سانس لے کر غصے کو پیتے ہوئے بولی۔

آپ روتی رہی ہیں؟ ازلان کو اسکی اواز بھاری محسوس ہوئی تو بولا۔ حوریہ سوال کے جواب میں واپس سوال سن کر پاگل سی ہو گئی۔

ہاں روتی رہی ہوں۔ آپکو اس سے کیا ابھی کے ابھی ابو کو فون کریں اور رشتے سے انکار کریں وہ غصے سے بولی۔

میں ایسا نہیں کروں گا۔ چاچو کو وعدہ کر چکا ہوں تو وعدہ تو اب پورا کروں گا چاہیے جو مرضی کرنا پڑے وہ پر سکون لہجے میں بولا۔ اور یہی پر سکون لہجا حوریہ کو تپا گیا۔

او تو سمجھ گئی اپ مجھ سے شادی اسی لیے کرنا چاہیتے ہیں تا کہ تایا ابو کا بدلہ لے سکیں اسی لیے وہ سارے میسجز کیے تھے میں تو آپکو بھولا بھالا سمجھتی تھی پر آپ تو کھیلاڑی نکلے۔ حوریہ غصے میں نا جانے کیا کیا بول رہی تھی۔

حوریہ صرف ایک بات کہوں گا میں اتنا گِرا ہوا نہیں ہو جو آپ سے بدلے کے لیے شادی کروں۔ اور میرے ابا کی وقت آ چکا تھا بس کوئی بہانا بننا تھا۔ وہ بن گیا۔ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا اب اللہ کے

Posted On Kitab Nagri

فیصلے پر میں کسی سے لڑ نہیں سکتا۔ آپ فل حال سو جائیں کل چاچو یہاں آئیں گے۔ آپ دعا کریں رشتہ ناہو اور میں دعا کروں گا رشتہ ہو جائے دیکھتے ہیں خدا کس کی سنتا ہے۔ آخر میں وہ مسکرا دیا۔ اور کال بند کر دی۔

حوریہ کو اپنے سخت الفاظوں پر شرمندگی ہوئی۔ پر اس شرمندگی پر دوبارہ غصہ حاوی ہو گیا۔

جس نے میرے کردار کو مشکوک کر دیا میں اس سے کبھی شادی نہیں کروں گئی۔ وہ غصے سے بولی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔

*****""""""""""*****************************

صبح نو بجے کے قریب صدف پہنچ گئی۔ وہ ابھی ماجدہ بیگم کے کمرے میں بیٹھی ہوئی ان سے بات کر رہی تھی۔

تم اسکی حمایت کرنے آگئی ہو میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔ ماجدہ بیگم نفی میں سر ہلا کر بولیں

امی بات کو سمجھیں یہ فضول سی لڑائی پر رشتے تو خراب مت کریں اگر چاچو اپنا ہاتھ بڑھا رہے ہیں تو ہمیں خوشی خوشی انکا ہاتھ تھامنا چاہیے۔ اور رشتہ جڑنے سے تو رشتوں میں پڑی درار مٹ جائے گئی۔

صدف پوری کوشش میں تھی کہ وہ مان جائیں۔

باجی بالکل ٹھیک کہ رہی ہیں۔ ہمیں یوں انکار نہیں کرنا چاہیے حامد اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

توکیا کرو اس حوریہ کو بہو بنا کر لے آؤں اور اسکے باپ کو معاف کر دوں بالکل نہیں ماجدہ بیگم غصے سے بولیں۔

امی معاف کر دیں اپکا دل تو برا لے نا۔ اور ویسے بھی جو معاف کر دیتا ہے اللہ اسکو پسند کرتا ہے۔ اللہ پاک کو معاف کر دینے والے کو بہت ثواب دیتا ہے۔ صدف بالکل بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی۔

صدف تم نہیں جانتی اگر اس کو بہو بنا لیا اور امین کو معاف کر دیا تو میرا بیٹا چھین لیں گے۔ وہی تو اس گھر کو چلاتا ہے اسکو باتوں میں لگا لین گے۔ وہ روتے ہوئے بولیں۔ ازلان کرمے مین داخل ہوتے سب سن چکا تھا وہ چلتا ہوا ماجدہ بیگم کے قریب آیا اور زمین پر انکے قدموں میں بیٹھا۔

میں اتنا پاگل نہیں جو اپنے جان سے پیاری ماں کو چھوڑ کر جاؤں۔ یا کسی کی باتوں میں آؤں۔ امی کیا آپ اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے یہ سب مان نہیں سکتیں۔ پلیز میرے لیے ازلان ماجدہ بیگم کا چہرا اپنی طرف کرتے ہوئے بولا۔ وہ بالکل چپ تھیں۔

امی اب مان بھی جائیں۔ حامد بولا۔

ٹھیک ہے صرف تمہارے لیے میں یہ سب برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ پر میری ایک شرط ہے ماجدہ بیگم بولیں۔

کیسی شرط صدف بولی۔

وہ شرط میں انکے سامنے ہی بتاؤں گئی۔ وہ بیڈ سے اُٹھتے ہوئے بوئے بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

شکریہ امی آپ نہیں جانتیں آپنے مجھے کتنی بری خوشی دی ہے۔ ازلان نم لہجے میں بولا۔

میں مان تو گئی ہوں تم ازلان کبھی بھولنا مت تمہاری بیوہ ماں اور بن بیاہی بہن گھر میں ہے۔ انکی ذمہ دار تم پر ہے۔ وہ بول کر کمرے سے نکل گئی۔

یہ کیا بات ہوئی کیا میں اس گھر مین نہیں اور کیا میری ذمہ دار بھائی پر نہیں حامد ناراضگی سے بولا۔

حد ہے حامد وہ ایموشنل ہیں تم ٹانگ مت اڑا۔ صدف نے اسے ڈانٹا۔

مبارک ہو میرے بھائی حامد ازلان کے گلے لگتے ہوئے بولا۔ صدف نے بھی مبارک دی۔ کرن بنا کچھ بولے کمرے س ے نکل گئی۔

اس چھپکلی کو بعد میں منالیں گے ابھی امین چاچو کو بولو آجائیں۔ اور ہاں امی کچھ بولیں تو ری ایکٹ مت کریں حامد نے کہا تو ازلان نے ہاں میں سر ہلایا اور موبائل نکالا۔

Kitab Nagri

وہ تقریباً ساری رات سو نا سکی۔ ازلان نے دس بجے کے قریب فون کر دیا تھا۔ ابھی اسکے گھر جانے کی تیاری ہو رہی تھی۔ حوریہ نے دروازہ تو کھول دیا تھا پر وہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی۔

آپی ناشتہ کر لیں کل رات سے آپنے کچھ نہیں کھایا۔ ماہم ٹرے میں انڈا پراٹھا لے کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

مجھے کچھ نہیں کھانا تم جاؤ وہ چہرہ موڑ کر خفا لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی پلیز ایسامت کریں۔ ابو نے کچھ سوچ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہو گا۔ماہم ٹرے کو ٹیبل پر رکھ کر اسکے پاس زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی۔وہ خاموش ہی رہی۔

حوریہ اب فیصلہ ہو چکا ہے۔ اچھا ہو گا تم اسے قبول کر لو۔ یہ بے فضول کے ں اٹک کرنے بند کرو۔ ویسے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے جو چاہتی تھی مل رہا ہے عطیہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولی۔

آپ سب نے فیصلہ منظور کر لیا نا اب پلیز کمرے سے جائیں۔ وہ آونچی آواز سے بولی۔ کمرے کے سامنے سے گزرتے امین صاحب رُکے۔ حوریہ کی آواز سن کر وہ کمرے میں داخل ہوئے۔

تم دونوں نیچے جاؤ مجھے حوریہ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ وہ ان دونوں کو اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ وہ دنوں کمرے سے چلی گئیں۔ اب کمرے میں صرف حوریہ اور امین صاحب تھے۔ حوریہ زمین پر گھٹنوں پر سر دیے بیٹھی تھی۔

حوریہ بیٹے بیڈ پر بیٹھو۔وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ حوریہ بنا کچھ بولے اُٹھی اور انکے پاس بیٹھی۔

میں مانتا ہوں شروع دن سے میں نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ نہایت غلط بر تاؤ رکھا۔ مجھے ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تم چاروں کو ہمیشہ نظر انداز کر تا رہا۔ میں یہ بھی مانتا ہوں اسد کے ساتھ تمہاری شادی کرنا میری زندگی کا سب سے برا فیصلہ تھا۔ میں شائد ایک باپ کے فرائض ادا کرنے میں بری طرح فیل ہو گیا۔ امین صاحب نیچے زمین کو دیکھتے ہوئے بول رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا مت بولیں ابو آپ اس دنیا کے سب سے اچھے والد ہیں۔ حوریہ آج پہلی بار اپنے باپ کے منہ سے ایسی باتیں سن کر فوراً بولی۔ وہ کہاں یہ سب سن سکتی تھی۔

حوریہ تمہیں پتہ ہے میں نے ہر پہلو پر سوچ سمجھ کر تمہاری دوسری شادی کا فیصلہ کیا ہے۔ جس طریقے سے اسد نے الزام تراشی کر کے تمہیں چھوڑا ہے۔ اسکے بعد جو بھی باہر سے رشتہ آئے گا۔ وہ کبھی یہ سب قبول نہیں کریں گے۔ امین صاحب نے بولتے ہوئے حوریہ کی طرف دیکھا۔

ابو! کیا آپکو بھی لگتا ہے میں بد کر۔۔۔۔۔۔ اسکے آگے حوریہ سے بولا بھی نا گیا۔

نہیں حوریہ مجھے اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے۔ میری بیٹی ایسی نہیں وہ سکتی۔ وہ اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

تو آپنے ازلان کو ہی کیوں چنا۔ آپ جانتے پہلے ہی سارے خاندان میں باتیں ہو رہی ہیں۔ اوپر سے اگر ازلان سے ہی شادی کر لوں گئی تو سارے الزام سچ ثابت ہو جائیں گے۔ وہ اپنے خدشہ بیان کر گئی۔ جو رات سے اسکے دماغ میں گھوم رہا تھا۔

حوریہ! جس لڑکے کے ساتھ میں تمہاری شادی کروا رہا ہوں۔ وہ اس قابل ہے کہ تمہارے کردار پر لگا ہر داغ مٹائے گا۔ دیکھنا ایک دن تم خود آکر مجھے بولو گئی۔ کہ ابو آپنے بہت اچھا فیصلہ کیا تھا۔ تو کیا تم اپنے ابو پر بھروسہ کر کے اپنی ذات کے حوالے سے میرا آخری فیصلہ قبول کر سکتی ہو؟ وہ پر امید

Posted On Kitab Nagri

نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر بولے۔ حوریہ نے آنکھیں بند کر کے لمبا سانس لیا اور ہاں میں گردن ہلائی۔

شکریہ میری بچی امین صاحب بول کر کھڑے ہوئے اور اسکے سر پر دوبارہ ہاتھ پھیر کے اپنی انکھیں صاف کرتے کمرے سے نکل گے۔ حوریہ کی ایک ہاں نے انکے دل سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا تھا۔

****

اس وقت امین صاحب بشرہ بیگم آصف اور عطیہ رشید صاحب کے گھر پہنچ چکے تھے۔ ازلان نے انہیں حال میں بیٹھایا۔

وہ چاروں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ماجدہ بیگم بھی پاس ہی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ صدف نے انہیں پانی دیا۔ ازلان وہی پاس پڑی چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ صدف بھی وہی آگئی۔

آپ سب جانتے ہیں ہم یہاں پر کس حوالے سے بات کرنے کے لیے اکھٹے ہوئے ہیں۔ امین صاحب نے بات کا آغاز کرنا چاہا۔

جی جانتے ہیں بہت اچھے سے جانتے ہیں۔ کل سے ہمارے گھر میں یہی تماشا لگا ہوا ہے۔ تو مزید وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے ہم تاریخ طے کرلیں۔ ماجدہ بیگم سنجیدہ لہجے میں بولیں۔ بشرہ بیگم نے امین صاحب کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھیں بھابھی میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی۔۔۔امین صاحب ابھی بول ہی رہے تھے کہ ماجدہ بیگم نے ٹوک دیا۔

دیکھیں آپ سب جو بات کرنے آئے ہیں وہی کریں۔ آپ معافی تلافی کریں گے۔ پھر میں کچھ بولوں گی۔ بات بگڑ جائے گئی۔ تو اچھا ہے ان باتوں کو ایک سائڈ پر رکھ کر رشتے کی تاریخ طے کرلیں۔ ہمارا پاس اتنے پیسے نہیں ہیں جو لمبی چوڑی شادی کریں۔ تو اچھا ہو گا اگر اس جمعے کو چھوٹا سا فنکشن ہو جائے۔ ماجدہ بیگم انہیں ٹوکتے ہوئے بولیں۔ سب نے ایک دوسرے کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

پر اتنی جلدی کیسے سب ہو گا؟ آج تو بدھ ہے۔ بشرہ بیگم بولیں۔

اگر اپنی بیٹی کی میرے بیٹے سے شادی کرنی ہے تو جمعے کو ہی ہو گئی۔ ورنہ نہیں ہو گئی۔ ماجدہ بیگم سخت لہجے میں بولیں۔

پر امی! ازلان اُٹھ کر انکے پاس آتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے تو طے ہوا جمعے کو ہی شادی ہو گی۔ امین صاحب بولے۔ کچھ پل کے لیے ماجدہ بیگم چپ ہو گئیں کچھ سوچ کر وہ دوبارہ بولیں۔

میری کچھ شرطیں ہیں۔

کیسی شرطیں۔ پہلے ہی شادی ایک دن بعد رکھ کر آپکی شرط مان تو لی عطیہ تیز لہجے مین بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ لوگ چاہتے ہیں یہ شادی ہو تو میری پہلی شرط ہے ہمیں آپکے گھر کا ایک بھی پیسا نہیں چاہیے اپنی بیٹی کو دو جوڑوں میں روانہ کریں گے۔ دوسری شرط شادی کے بعد امین صاحب اور بشرہ بیگم میرے گھر میں تا عمر تک قدم نہیں رکھیں گے۔ اپکی بچیاں آسکتی ہیں پر آپ دنوں کا آنا منع ہے۔

انہوں نے ایک اور پاسہ پھینکا تھا۔ کیا پتہ اب انکار کر دیں۔

تائی آپکو نہیں لگتا اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے؟ عطیہ غصے سے بولی۔

امی یہ سب کیا بول رہی ہیں صدف انکے پاس آکر انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ ماجدہ بیگم نے اسے گھورا۔

مجھے منظور ہے امین صاحب جو کہ کافی دیر سے ماجدہ بیگم کی عجیب سی شرطوں کو سن رہے تھے وہ سمجھ گے کہ یہ سب وہ کیوں کر رہی ہیں وہ بات بڑھنے سے پہلے ہی بولے۔

ابو! عطیہ حیرانگی سے بولی۔

مجھے اپکی ساری شرطیں منظور ہیں۔ مبارک ہو رشتہ طے ہو گیا ہے۔ آپ بارات لے کر جمعے والے دن آجایئے گا۔ امین صاحب ہلکا سا مسکرا کر بولے۔ ماجدہ بیگم اب کیا بولتیں وہ چپ سی ہو گئیں۔

میں مٹھائی لے کر آتی ہوں۔ صدف خوشی سے بولتی کیچن کی طرف پلٹی۔ وہاں پر اب ماحول خوشگوار ہو گیا تھا۔ سب کافی دیر تک وہاں بیٹھے چیزیں ڈسکس کرتے رہے۔ پھر اجازت لے کر چلے گے۔

امی یہ سب کیا تھا؟ ازلان انکے جاتے ہی ماجدہ بیگم سے مخاطب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے وہی کیا جو مجھے صحیح لگا۔ اور تم خوش ہو جاؤ تمہاری خواہش پوری ہو گئی۔ اب تیاری کرو۔ وہ بول کر اُٹھیں اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

ازلان تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ صدف ماجدہ بیگم کو جاتے دیکھ کر بولی۔ ازلان نے لمبا سانس لے کر ہوا کے سپرد کیا اور ہاں میں گردن ہلائی۔

* *

جمعے کا دن:

وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا جب حامد ارسم کو لیے کمرے مین داخل ہوا۔ ازلان نے جیسے ہی اسے فون کیا وہ اگلی ہی بس کی ٹکٹ لے کر صبح یہاں پہنچا۔

اوہو۔۔۔ حامد دیکھ زرا آج اسکے چہرے کی مسکراہٹ ہی بدلی ہوئی ہے۔ آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے۔ بچپن کی محبت کو بل آخر اپنے نام کرنے کی کتنی خوشی ہوتی ہے۔ ارسم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ ازلان نے برش پکڑ کر اپنے بال سیٹ کیے۔

او نہیں تو کیا ارسم بھائی آپنے کبھی بھائی کو یوں اپنے بال سیٹ کرتے دیکھا تھا۔ دیکھو کتنی دیر سے وہ لگے ہیں پر بال ہیں کے سیٹ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے۔ حامد نے بھی حصہ ڈالا۔

تم دونوں میرا سر کھانے کی بجائے جا کر باقی سب کو دیکھو تیار ہوئے۔ ازلان نے برش ڈریسنگ پر رکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ توسب تیار ہیں بس ہمارے دلہے کی ہی تیاریاں ختم نہیں ہو رہی۔ جگر تم جتنا مرضی تیار ہو جاؤ۔ مجھے یقین ہے بھابھی کے سامنے پھیکے ہی لگو گے۔ ارسم اسکے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔

اسکے سامنے خوبصورت دکھنا کون چاہتا ہے۔ جانتا ہوں اسکے سامنے تو پھیکا ہی لوں گا۔ وہ ایک ادا سے کہتا مسکرایا تھا

اُوہو۔۔۔۔ اتنی محبت حامد اور ارسم دونوں ساتھ میں بولے۔

بھائی! امی بول رہی ہیں اگر باتیں ختم ہو گئی ہو تو آجائیں۔ کرن کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

تمہیں کیا ہوا؟ منہ کیوں بنایا ہوا ہے؟ حامد کل سے اسکے لہجے کو نوٹ کر رہا تھا۔

کیونکہ میرا منہ ایسا ہی ہے۔ اب آجائیں وہ بدتمیزی سے کہتی باہر نکل گئی۔

یہ الگ ہی نمونہ ہے حامد اسکے جاتے ہی بولا۔

حامد! ازلان نے اسے ٹوکا۔ تینوں ایک ساتھ باہر آئے کچھ رسموں کے بعد وہ لوگ امین صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہو گے۔

****

وہ اس وقت دلہن کے لباس میں تیار اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی وہ اپنی جگہ سے اُٹھی کر آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔ اسکا عکس آئینے میں دیکھا۔ وہ اج بھی بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔ خود کو دیکھ کر اسکی انکھوں میں کچھ مہینے پہلا کا منظر لہرایا۔ وہ تب کتنی خوش تھی کتنی امیدیں لگا کر اسنے شادی

Posted On Kitab Nagri

کی تھی۔ آج اسے سب بے معنی سالگ رہا تھا۔ یہ کپڑے جیولری اتنا میک اپ سب دیکھ کر اسے گھٹن سی ہونے لگی وہ پلٹی اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔ آنکھوں میں آئی ہلکی سی نمی کو اسنے صاف کیا۔

آپی ازلان بھائی کے گھر والے آگے ہیں۔ ماہم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

اچھا! وہ بس اتنا ہی بولی۔ اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔ جن پر افرحہ نے زبردستی مہندی لگائی تھی۔

ماہم اسکے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگی۔ جس کا جواب وہ ہاں نا میں ہی دے رہی تھی۔

کچھ دیر بعد کمرے میں امین صاحب نکاح خواں کو لے کر آئے انکے پیچھے افرحہ اور بشرہ بیگم تھیں۔

نکاح خواہ نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔ جب اسنے کہا۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔ حوریہ کی انکھیں دھندلی ہوئیں۔ انکھوں کے سامنے پھر سے وہ دن آیا جب اسنے نکاح قبول کیا تھا۔

حوریہ بیٹے بولو۔ جو وہ کچھ پل کے لیے نا بولی تو امین صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ وہ جیسے ان بری یادوں کے حصار سے باہر نکلی۔ اور پلکیں جھپکائیں۔ آنکھوں سے آنسوں نکل کر اسکی مہندی لگی ہتھیلوں کو بھگو گے۔

قبول ہے! اسنے گردن ہاں میں ہلا کر کہا۔ نکاح خواہ نے دو مرتبہ مزید پوچھا اسنے پھر سے قبول ہے کہا۔ کانپتے ہاتھوں سے اسنے سائین کیے۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ پاک تمہاری جھولی کو خوشیوں سے بھر دے۔ اسکے سائین کرتے ہی امین صاحب نے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ امین صاحب نکاح خواہ کے ساتھ نیچے آ گے۔ انکے جاتے ہی وہ بشرہ بیگم کے گلے لگ کر خوب روئی۔

اب نکاح خواہ ازلان کے پاس بیٹھا نکاح پڑھا رہا تھا۔ جب اسنے (کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے) کے کلمات کہے۔ تو ازلان کچھ پل کے لیے چپ ہو گیا۔ اسکا دل ایک دم دھڑکا۔ یہی لمحات وہ کئی بار خواب میں دیکھ چکا تھا۔ آج جب وہ سب سچ ہو رہے تھے تو اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ بے اختیار اسکی آنکھیں ہلکی سی نم ہوئیں۔ اور اسنے اسی کیفیت کے حصار میں قبول ہے کے الفاظ بولے۔ تیسری دفع بولتے ہی ایک آنسوں اسکی آنکھ سے بہا۔

آج اسنے اپنی بچپن کی محبت کو اپنے نکاح میں لیا تھا۔ وہ ان سالوں میں کس کس کیفیت سے گزرا یہ صرف وہی جانتا تھا۔ اسنے کتنی دفع خود کو بے بس پایا تھا۔ کتنی ہی دفع وہ اپنے رب کے حضور جھک کر اپنی محبت کو مانگتا تھا۔ اور آج اسکے رب نے اسکی محبت کو نکاح کے مظبوط بندھن میں جوڑ کر اسے دے دیا تھا۔ نکاح کے بعد وہ سب کے گلے لگ کر مبارکیں وصول کر رہا تھا۔ نکاح کے بعد کھانا لگایا گیا۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا فنکشن تھا تو حوریہ کو سٹیج پر نالایا گیا۔

ماجدہ بیگم نے وہاں کسی سے بات نہیں کی تھی۔ اور کرن انکے ساتھ ہی تھی۔

بہن کی شادی مبارک ہو۔ وہ مٹھائی کا ٹکڑا پکڑتے ہوئے افرحہ کو بولا جو سب کو مٹھائی بانٹ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو بھی اپکے بھائی کی شادی مبارک ہو۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

اچھی لگ رہی ہو۔حامد بولا۔

حامد صاحب آپ اب میری بہن کے دیور ہیں۔تو اچھا کے اپنی حد میں رہیں۔مجھ سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں۔ہٹیں۔وہ بول کر آگے بڑھی۔حامد بس اسے جاتے دیکھتا رہا۔کئی مہینوں سے وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔پر وہ ہر بار کی طرح اسے اگنور کر کے چلی جاتی۔

کچھ دیر بعد حوریہ کی رخصتی ہوگئی۔وہ سب آٹھ بجے کے قریب گھر پہنچے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

وہ سب گھر پہنچ گے تھے۔ محلے کی کافی عورتیں آئیں تھیں۔ماجدہ بیگم گھر میں داخل ہوتے ہی بنا کوئی رسم ادا کیے اپنے کمرے میں بند ہو گئیں۔ ازلان نے صدف کو اشارہ کیا۔ اسنے جلدی سے رسمیں ادا کیئں اور حوریہ کو کمرے میں لے گئی۔ محلے کی عورتیں بھی اپنے گھر چلی گئیں تھیں۔

کل ولیمہ کے رک جاتا ولیمہ اٹینڈ کر کے چلا جاتا۔ ازلان ارسم کو بس سٹاپ پر چھوڑیں آیا تھا۔

یار تجھے پتہ تو ہے ابھی تو سال بھی نہیں ہوا زیادہ چھٹیاں کیں تو نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

ہاں میری بھی چار ہی چھٹیاں ہی رہ گئی ہیں۔ ایپلیکیشن بھی دی تھی پر رد ہو گئی۔ چل ٹھیک ہے وہاں پہنچ کر فون کرنا ازلان اسکے گلے لگ کر بولا۔ ارسم بس میں بیٹھ گیا۔ ازلان نے بھی گھر کی راہ لی۔ وہ ماجدہ بیگم کی وجہ سے کافی پریشان تھا۔

امی! کمرے سے نکلیں۔ وہ کیچن میں کھڑی صدف کے پاس آکر بولا۔

نہیں! ابھی تک تو نہیں میں نے کافی بار دروازہ کھٹکٹایا ہے پر کوئی جواب نہیں۔ امی نے کرن کو بس اندر آنے دیا۔ صدف کباب کو فرائی کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

میں دیکھتا ہوں ازلان بول کر ماجدہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

امی! دروازہ کھولیں۔ وہ دروازے کو کھٹکھٹا کر بولا۔ پر آگے سے کوئی جواب نہیں آیا۔ وہ کافی دیر وہاں کھڑا رہا پر ماجدہ بیگم یا کرن کسی نے دروازہ نہیں کھولا۔

ازلان! ابھی رہنے دو صبح بات کر لینا۔ یہ کھانا حوریہ کے لیے لے جاؤ۔ صدف ایک ٹرے ازلان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

اچھا! ازلان نے گردن ہاں میں ہلائی اور ٹرے پکڑی۔

اگر امی دروازہ کھول دیں تو مجھے بلا لینا مجھے بات کرنی ہے۔ وہ دروازے کو دیکھ کر بولا۔

اچھا بلا لوں گئی میرے پیارے بھائی ابھی فلحال تم اپنے کمرے میں جاؤ۔ صدف ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

ازلان اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔

اسکی توقعوں کے مطابق حوریہ چینج کر کے بیڈ پر آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔

یہ باجی نے کباب بھیجے ہیں کھا لیں وہ ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

میں نے بولا تھا نا انکار کر دیں۔ کیوں نہیں کیا؟ کیوں مجھے ان چاہے رشتے میں باندھ دیا؟ میری زندگی پہلے کم برباد تھی جو مزید برباد کرنے کے لیے شادی کر لی۔ وہ بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے غصے سے بولی۔

ازلان پہلے ہی اس سب کے لیے تیار تھا۔ وہ جانتا تھا حوریہ اس رشتے کو آسانی سے قبول نہیں کرے

Posted On Kitab Nagri

گئی۔وہ جن حالات سے گزری تھی اتنی جلدی وہ دوبارہ کسی پر اعتبار نہیں کر پاتی۔اور ازلان کو اب اسکا بھروسہ جیتنا تھا۔

یہ بروں کا فیصلہ تھا جو ہمیں ماننا پڑا۔وہ ہاتھ باندھ کر بولا۔

ہنہہ بروں کا فیصلہ۔میں سب جانتی ہوں یہ سب آپکا کیا گزرا ہے۔آپنے میری زندگی اتنی تنگ کر دی کہ جس انسان کی وجہ سے میرا کردار مشکوک بن کر رہ گیا مجھے اسی سے شادی کرنی پڑی۔ویسے اچھا پلین بنایا تھا۔میری شادی بھی ختم کروادی اور میرے ابو کو اس طرح اپنے جال میں پھانسا کہ انہوں نے میری شادی آپس سے کر دی۔وہ غصے میں نا جانے کیا کچھ بول رہی تھی۔ازلان ضبط سے سب سن رہا تھا۔

بتائیں یہ سب کیوں کیا؟وہ اسے کچھ نا بولتے دیکھ کر بولی۔

حوریہ! میں آپکو اپنے پر لگائے الزام کی کوئی صفائی پیش نہیں کروں گا۔آنے والے وقت میں آپ سب کچھ جان جائیں گئی۔ابھی فل حال آپ کچھ کھالیں۔وہ ہلکا سا مسکرایا اور الماری کی طرف بڑھا حوریہ کو بہت غصہ آیا۔

نہہ آپ کیا صفائی پیش کریں گے جب آپکے پاس کہنے کو کچھ ہے ہی نہیں۔وہ طنزیہ انداز میں بول کر بیڈ پر کمبل لے کر لیٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کپڑے بدل کر بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹا۔ حوریہ سو چکی تھی۔ وہ بے مقصد چھت کو گھور رہا تھا۔ پھر پلٹ کر حوریہ کی طرف دیکھا۔

بتانے کو تو میں اسد کی ساری سچائی بتا سکتا ہوں۔ پر میں چاہتا ہوں تم مجھ پر یقین کرو۔ ہمارے اس خوبصورت رشتے پر یقین کرو۔ آج میں تمہارے سامنے اپنی محبت کا اعتراف بھی کر سکتا تھا۔ پر تم اس پر بھی بھروسہ نا کرتی۔ سب سے پہلے تمہارے اندر کی محرومیوں کو بھرنا ہو گا۔ وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ ہمیشہ جس چہرے کو اسنے نظر بھر کر نہیں دیکھا تھا۔ آج وہ اسکے روبرو تھی۔ اور جو بات اسے سرشار کر رہی تھی کہ وہ اسکے نکاح میں تھی۔ وہ تو اتنا سوچ کر ہی مطمئن تھا کہ اب سے وہ ہمیشہ اپنے نام کے آگے اسکا نام لگائے گئی۔ وہ اب اسکی بیوی کہ کر پکاری جائے گی۔ یونہی اسکو تکتے تکتے وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

****

صبح کا آغاز مسجد سے آتی خوبصورت اذان کی آواز سے ہوا۔ ازلان کی آنکھ کھولی اسنے ادر گرد دیکھا۔ تبھی حوریہ نماز کے سٹائل میں ڈوپٹہ لیے واشروم سے نکل رہی تھی۔ سامنے ایک ٹیبل سے جائے نماز اُٹھا کر زمین پر بیچھا کر وہ نماز ادا کرنے لگی۔ ازلان وضو کر کے کمرے سے باہر نکلا حامد پہلے ہی دروازے پر کھڑا تھا۔ وہ دونوں اکھٹے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے چلے گے۔

Posted On Kitab Nagri

نو بجے کے قریب علینہ افرحہ، ماہم اور آصف ناشتہ لے کر آئے۔ صدف ناشتہ لگا رہی تھی۔ اور ساتھ میں باتیں کر رہی تھی۔

ازلان حامد کے ساتھ ولیمے کا انتظام دیکھنے گیا تھا۔

آپی میں نے آپکو بہت مس کیا ۔ ماہم حوریہ کے گرد باہیں لپیٹے ہوئے بولی۔ وہ ہلکا سا مسکرا دی۔ اس وقت وہ سب زمین پر چٹائی بیچھا کر ناشتہ لگا رہے تھے۔ ماہم حوریہ کے ساتھ وہی بیٹھ گئی۔ افرحہ صدف کے ساتھ چیزیں نکال کر رکھ رہی تھی۔

بھابھی! ازلان بھائی نے کہا ہے انکی بلیک شلوار قمیض پریس کروا دیں۔ ارے واہ حلوہ پوری حامد گھر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ حامد نے کرن کو دو شاپر پکڑائے اور حلوہ پوری دیکھ کر وہی بیٹھ گیا۔

ندیرے صبر کر ازلان کو تو آنے دے۔ صدف نے اسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

تائی جی نے ناشتہ نہیں کرنا حوریہ نے کل سے انہیں نہیں دیکھا تھا۔ اسکی بات پر ایک پل کے لیے خاموشی پھیلی۔

انکی طبعیت تو ٹھیک ہے؟ میں دیکھ لوں؟ وہ اپنی جگہ سے اُٹھنے لگی۔

آپ بیٹھی رہو میں دیکھتا ہوں۔ ازلان گھر میں داخل ہوتے حوریہ کی بات سن چکا تھا وہ فوراً بولا۔ وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔ حوریہ وہی بیٹھ گئی۔ ازلان سب کو دیکھ کر ماجدہ بیگم۔ کے کمرے میں گیا۔

امی! وہ انکے پاس کھڑا ہو کر بولا۔ ماجدہ بیگم جو کہ بیڈ پر بیٹھی ہوئیں تھیں انہوں نے چہرا موڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

امی چلیں ناشتہ کرلیں اسنے انکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

مجھے بھوک نہیں تم کرلو۔ وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولیں۔

آپ کے بغیر تو میں کچھ نہیں کھاؤ گا۔ وہ انکے پاس بیڈ پر بیٹھ کر لاڈ سے بولا۔ وہ ویسے ہی بیٹھی رہیں۔

امی! جانتا ہوں آپکے لیے یہ سب بہت مشکل ہے۔ پر اب تو شادی ہو گئی ہے۔ تو کیا آپ حوریہ کو اپنی بہو قبول نہیں کریں گی؟ وہ انکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولا۔

تمہیں شادی کرنی تھی کر لی نا۔ اب اسے بہو مانو یا نا مانو یہ میری مرضی ہے۔ ماجدہ بیگم سرد لہجے میں بولیں۔

امی آپ نے اس دن شادی کی آجازت دے تو دی تھی پھر اب موڈ کیوں آف کیا ہوا ہے؟ وہ نا سمجھی سے بولا۔

ازلان فل حال یہاں سے جاؤ۔ وہ سخت لہجے میں بولیں۔

امی! میرے لیے آپ اور حوریہ دونوں ہی اہم ہیں۔ میں اپنی ماں کو مزید ناراض نہیں رہنے دوں گا۔ چلیں میری خاطر یہ ناراضی چھوڑ دیں۔ ایک دفع دل بڑا کر کے سب اپنائیں۔ وہ انہیں اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔ ماجدہ بیگم بیڈ سے اتریں اور چپل پہن کر کمرے سے باہر نکلیں۔ ازلان نے شکر ادا کیا کہ وہ جلدی مان گئیں۔ وہ بھی انکے ساتھ باہر نکلا۔ سب انکا ہی انتظار کر رہے تھے۔ سب نے خوشگوار

Posted On Kitab Nagri

ماحول میں ناشتہ کیا۔ اسکے بعد ولیمہ کا فنگشن بھی خوشی خوشی ہو گیا۔ رسم کے مطابق حوریہ کو اپنے گھر جانا تھا پر ماجدہ بیگم کے انکار پر وہ گھر واپس آ گئے۔

صدف اپنے شوہر کے ساتھ واپس چلی گئی۔ حوریہ فریش ہو کر کمرے میں آئی تو سامنے ازلان سنگل صوفے پر بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے جلدی جلدی کچھ ای میل کر رہا تھا۔

کیا یہ شادی تائی جی کی مرضی سے نہیں ہوئی؟ حوریہ جو کل سے انکا رویہ نوٹ کر رہی تھی۔

کیوں؟ آپکو ایسا کیوں لگا۔ وہ اپنی نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹا کر سامنے شیشے کے پاس کھڑی حوریہ پر ڈالتے ہوئے بولا۔

مانا بے وقوف ہوں پر اتنی بھی نہیں کسی کے رویے کو نوٹ نا کر سکوں۔ کل سے انکا بدلا بدلا رویہ نوٹ کر رہی ہوں۔ وہ طنزیہ انداز میں ہنس کر بولی۔

کچھ مہینوں پہلے ہونے والے واقع کی وجہ سے امی ناراض ہیں۔ انکی پوری مرضی شامل نہیں ہے۔ میں اپنی ماں کو جانتا ہوں وہ زیادہ دیر ایسے نہیں رہیں گی۔ بہت جلد وہ سب بھول جائیں گی۔ وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں تیزی سے چلاتے ہوئے بولا۔

اچھا! چلیں ٹھیک ہے مانا وہ راضی نہیں تھیں پر آپ کی کیا مجبوری تھی جو مجھ جیسی عام سی شکل کی اور سے طلاق یافتہ لڑکی جس کے کردار پر واضع نشان ہو ایسی لڑکی سے شادی کی۔ کیا پتہ میرا کردار اسکی

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں لال ہو رہی تھیں۔ ازلان اسکا نم لہجہ نوٹ کر چکا تھا۔ وہ گھڑا ہوا اور لیپ ٹاپ صوفے پر رکھا۔ قدم قدم چلتا وہ اسکے قریب پہنچا۔

صحیح کہا مجبوری تو تھی بہت بری لیکن بہت خوبصورت مجبوری تھی کسی دن بری فرصت کے ساتھ بتاؤں گا۔ آئیندہ میں کبھی آپکے منہ سے کردار اور طلاق والے جملے نا سنوں۔ خود پر ترس کھانا بند کریں خود کے لیے نا سہی کسی اور کے لیے آپ قیمتی ہو سکتی ہیں۔ وہ آگے بڑھا اور اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پکڑ کر اسکے کان کے پیچھے کرتا سنجیدہ انداز میں بولا۔ حوریہ ایک پل کے لیے ٹھہر سی گئی۔

پرسوں میں واپس اسلام آباد جا رہا ہوں جاتے وقت آپکو گھر چھوڑ دوں گا۔ کچھ دن رہ کر آجائیے گا۔ وہ پلٹ کر اپنی جگہ پر بیٹھا اور دوبارہ سے لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔ حوریہ اسے اگنور کر کے بیڈ پر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

****

ایک منٹ بھائی یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔ پورے ہوش وحواس میں بولیں میں نے شائد غلط سن لیا۔ سحر اس وقت اپنے کمرے میں تھی۔

میں صحیح کہہ رہا ہوں آج ولیمہ تھا۔ مجھے بھی محلے کے ایک لڑکے نے بتایا ہے۔ اسد عام سے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس ہے ایسا نہیں ہو سکتا میں نے آپکے کہنے پر کیا کچھ نہیں کیا اور اب کیسے اسنے اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرلی۔ مجھے تو ایسے انکار کر کے گیا تھا جیسے ساری زندگی شادی نہیں کرے گا۔ وہ پاس پڑے گلدان کو زمین پر پھینک کر بولی۔ اسکو اپنا دماغ بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

مجھے پتہ ہوتا تو شادی رُکنے کی کوشش کرتا پر سب اتنی آچانک ہوا کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔

نہیں۔۔ میں اس کا قتل کر دوں گی میں کب سے موقع کا انتظار کر رہی تھی اور اس حوریہ کی وجہ سے مجھ سے میری خوشیاں چھن گئیں۔ وہ ڈریسنگ پر پڑ سب چیزوں کو ہاتھ مار کر زمین پر گڑاتے کوئے چیخی۔

مریم بیگم اتنا شور سن کر اسکے کمرے میں آئیں۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ وہ اندر بھکرا دیکھ کر بولیں۔ اسد ایک طرف کھڑا تھا۔

نہیں اب مہرے جینے کا کوئی فائدہ نہیں وہ بول کر زمین پر بیٹھی اور پرفیوم کی بوتل کا ٹوٹ ہوا کانچ پکڑا اس سے پہلے کسی کو سمجھ آتی اور کوئی اسے رُکتا اسنے اپنی دائیں کلائی زور سے کاٹی۔ خون اسکی کلائی سے فوارے کی صورت میں نکلا اور زمین پر بہا۔

سحر پاگل ہو گئی ہو؟ اسد چیختا ہوا اسکے پاس آیا اور کانچ پکڑ کر زمین پر پھینکا۔ جلدی سے رومال نکال کر اسکی کلائی پر باندھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی میں اس سے بے انتہاااااا اممم صحیح ببب تتت کرررر تییییی ہو۔ ننن وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔ اسکی سانس اٹک رہی تھی۔ وہ وہی بے ہوش ہو گئی اسد اپنی بہن کا یہ حال دیکھ کر گھبڑایا۔ مریم بیگم تو غایب دماغ جے ساتھ ساری سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔

اسد نے بنا وقت ضائع کیے اسے اُٹھایا اور باہر گاڑی کی طرف بڑھا۔ مریم بیگم بھی انکے پیچھے بھاگیں۔

"کیا ہوا چڑیل اتنی اداس کیوں ہو"؟ ماہم یونی کے گارڈن میں اکیلی بیٹھی گود میں پڑے رجسٹر کو گھور رہی تھی۔ جب زین اپنا بیگ اسکے قریب رکھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں آپی کی رخصتی ہو گئی تو اداس ہوں"۔ ماہم اپنا سر جھکا کر اپنی انگلیوں کی مدد سے گھاس کھینچتے ہوئے بولی۔

"گھاس کو درد دے کر تم اپنی اداسی دور کر رہی ہو" زین اسکے ہاتھوں پر اپنا موبائل مارتے ہوئے بولا۔

" آہ زین پاگل ہو اتنی زور سے لگا۔ تمہیں اداسی کا احساس نہیں ہو گا ابھی تک تمہاری بہن کی شادی نہیں ہوئی نا۔ اگر ہو گی تب بھی وہ تمہیں شادی پر نہیں بلائیں گے۔ تم کون سا اب انکے ساتھ رہتے ہو" وہ منہ بسور کر اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو مسلتے ہوئے روانگی میں نا جانے کیا کیا بول گئی۔ اپنے الفاظوں پر غور کیا اپنے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے وہ زین کی طرف مُڑی۔ جس کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اسے بات بری لگی یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ایم سو سو سوری پلیز تم برا مت منانا" ماہم اپنے دونوں کانوں کو پکڑ کر بولی۔ زین ہلکا سا مسکرایا۔

"پاگل ہو تمہاری بات کا کیا برا منانا۔ ویسے تم نے بالکل صحیح کہا۔ انکو تو شائد میری یاد بھی نہیں آتی ہو گی۔ بس سحر میری فکر کیا کرتی تھی۔ اسکے میسج آتے رہتے ہیں۔ ملنے کے لیے بھی کافی بار بولا ہے۔ پر میں ملنا نہیں چاہتا" وہ گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے بولا۔ ماہم کو اسکی آواز میں واضع اداسی محسوس ہوئی۔

"کیوں"؟ ماہم نے سوالیہ انداز میں کہا۔ زین نے اسکی طرف دیکھا کچھ پل کے لیے وہ چپ ہو گیا۔

"اگر ملوں گا تو واپس بلائیں گے اور ماہی میں واپس نہیں جانا چاہتا میں اب حرام کا ایک پیسہ اپنی ذات پر خرچ نہیں کرنا چاہتا۔ اگر کبھی مجھے جھاڑو بھی لگانا پڑا میں ایک پل کے لیے نہیں سوچوں گا پر کسی قیمت پر میں واپس نہیں جاؤ گا" اسکے لہجے میں کچھ تو تھا ماہم کو ہمشہ لگتا تھا ایک نا ایک دن وہ واپس چلا جائے گا پر اسکے ارادے کتنے مظبوط تھے اسکی جھلک آج اسنے اسکے لہجے میں محسوس کی۔

"ویسے میں کچھ سوچ رہی تھی" وہ اپنی تھوڑی پر انگلی رکھ کر سوچنے والے انداز میں بولی۔

"اچھا کی کیا سوچ رہی تھی آپ محترمہ"؟ زین ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

"یہی کہ تم سڑک پر جھاڑو لگاتے ہوئے کیسے لگو گے" وہ بولتے ہوئے آخر پر ہنس دی۔

"ماہی کی بچی میں نے مِثال دی تھی" زین اسکار جسٹر پکڑ کر اسکے سر پر مارتے ہوئے بولا۔

"ہاہا زین میں بھی مزاق ہی کر رہی ہوں" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ زین کی بھی ہنسی نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہو" وہ اسے یوں ہنستا دیکھ کر بے اختیار بولی۔

"شکریہ میڈیم جی" آپ نے میری تعریف کی اب زرا اپنی جیب کا خالی کریں اور مجھے اپنی بہن کی شادی کی ٹریٹ دیں۔ اُٹھو زین اپنا بیگ پکڑ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

" آہ زین اسکا مطلب تم یہاں ٹریٹ لینے ہی آئے تھے پیٹو کہی کے "ماہم اپنا رجسٹر اور بیگ اُٹھا کر اسکے پیچھے چلتے ہوئے بولی۔

"اور نہیں تو کیا تمہیں کیا لگتا تمہارا اداس چہرا دیکھ کر آیا ہوں ہنہہ اتنی امپوٹینس خود کو مت دو" زین اسے چِڑاتے ہوئے بولا۔ اور وہ چڑ بھی گئی۔ دونوں لڑتے لڑتے کینٹین پہنچے۔

****

ہسپتال کے کمرے میں تین نفوس تھے

بیڈ پر چت لیٹی سحر آنکھیں کھولے اوپر چھت کو گھور رہی تھی۔ وہی پاس کرسی پر مریم بیگم بیٹھی تھیں۔ اسد موبائل پر اپنی منگیتر سے بات کر رہا تھا۔ دونوں کی ایک مہینے بعد شادی تھی۔ وہ بات رک رہا تھا جب کسی چیز کے زمین پر گرنے کی آواز پر وہ پلٹا۔ سامنے سحر بیڈ کے ساتھ بنے سائیڈ ٹیبل جس پر اسکی دوائیاں پڑین تھیں انہیں پکڑ کر سامنے دیوار پر مار رہی تھی۔ مریم بیگم اسے رکنے کی کوشش کر رہی تھیں پر وہ بے قابو ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سحر پاگل ہو گئی ہو کیا کر رہی وہ"؟ اسد چلاتے ہوئے آگے بڑھا اور اسے رکنے کی کوشش شور سن کر ایک نرس اندر آئی۔

"ہاں مین پاگل ہو چکی ہوں۔ آپ نے مجھے دھکہ دیا۔ میں نے وہ سب کیا جو آپ نے بولا پر آپ ایک بات مجھے وقت پر نہیں بتا سکے" وہ روتے ہوئے غصے سے چِلائی جار ہی تھی۔ اور چیزیں مسلسل زمین پر پھینک رہی تھی۔ مریم بیگم ایک طرف ہو گئیں۔ نرس آگے بڑھی اور اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔ پاس پڑا اسکون آور انجکشن نکالا۔

"اگر آپ اسے حوریہ کو نا چھوڑتے تو میرا ازلان میرے پاس ہوتا وہ مجھ سے ہی شادی کرتا آپ نے سب برباد کر دیا۔ وہ چِلا رہی تھی۔ اسد کچھ نا بولا وہ اسے سھنمبال رہا تھا کیونکہ اسطرح چیزیں پھینکنے سے اسکی کلائی سے خون نکل رہا تھا۔ نرس نے جلدی سے انجکشن لگا دیا۔ اگلے ہی پل وہ ہلکی ہلکی نیند میں جانے لگی۔

"وہ میرا تھا پر اب وہہہہ آپکی وجہہہ سے" وہ بے ربط الفاظ بول رہی تھی اور نیند کی آغوش کیں چلی گئی۔ اسد نے اسے بیڈ پر لیٹایا۔ نرس اسکی پٹی دوبارہ کرنے لگی۔

مریم بیگم اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر ایک طرف بیٹھی رو رہی تھیں۔

* *

"یہ کیا لگا رہی ہیں"؟ وہ کمرے میں داخل ہوا تو شیشے کے سامنے تیار ہوتی حوریہ پر نظر پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیس ہے" وہ ہاتھ کی مدد سے اپنے چہرے پر بیس لگاتے ہوئے بولی۔

"ہم کہی باہر بھی نہیں جارہے ہے تو یہ سب کیوں"؟ وہ تھوڑا سا حیران ہوا۔ کیونکہ حوریہ اسکے لیے تو تیار ہونے سے رہی۔

"گھر میں محلے کی کچھ خواتین آرہی ہیں اسی لیے" وہ دوبارہ اپنا ہاتھ چلاتے ہوئے بولی۔ ازلان ایک سیکنڈ کے اندر سارا معاملا سمجھ گیا۔ وہ دو قدم آگے بڑھا اور ڈریسنگ کے سامنے پڑا ٹیشو کے ڈبے میں سے دو ٹیشو نکالے اور اسکی طرف پلٹا۔

ادھر دیکھیں! اسکا چہرا اپنی طرف کرتا وہ ٹیشو سے اسکا گال صاف کرنے لگا۔ جہاں کافی زیادہ بیس لگی ہوئی تھی۔ حوریہ ایک پل کے لیے ٹھر سی گئی۔ اسکی انکھوں کے سامنے کچھ مہینوں پہلے والا سین چلا جب اسد نے بلکل ایسے ٹیشو سے اسکا گال صاف کرتے اسکی کتنی بے عزتی کی۔

"اس چہرے کے ساتھ جاؤں گی تو لوگ باتیں کریں گے" وہ جیسے خود پر ہنس کر بولی۔ ازلان نے گہرا سانس لیا۔

"یوں سب چھپانے سے اگر لوگوں کے منہ بند ہوتے تو دنیا میں غم نا ہوتے۔ حور میری ایک بات یاد رکھیے گا۔ اگر آپ یہ سوچ کر اپنے اپ کو بدلیں گی۔ یا وہ کام کریں گی جس سے لوگ خوش ہو جائیں تو اس دنیا میں اپ سے بھر کر بے وقوف کوئی نہیں ہو گا۔ جب تک آپ خود اپنے آپ کو جیسی ہیں ویسی نہیں اپنائیں گئی تب تک لوگ بھی نہیں اپنائیں گے" وہ بہت دھیمے مگر اثر دار لہجے میں اسے سمجھا رہا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ حوریہ کو لگا وہ بھی اسد کی طرح اسکی بے عزتی کرے گا۔ پر یہاں تو وہ بہت تحمل کے ساتھ اسے گہری بات سمجھا گیا تھا۔

"یہ سب کہنے کی باتیں ہیں کبھی وہ کام بھی کرنا پڑتا ہے جس میں لوگ راضی ہوں وہ بھری محفل میں بھی بے عزت کرنے سے کوئی نہیں شرماتا میں یہ سب بتہ بار فیس کر چکی ہوں اس لیے جس طرح لوگوں کی زبانیں بند ہو سکتی ہیں میں کرنے کی کوشش کروں گی" وہ تلخ لہجے میں بولی اور دوبارہ سے اپنے چہرے پر بیس لگانے لگی۔

"جیسی آپکی مرضی جب خواتین چلی جائیں تب امی سے جا کر چاچو کے گھر جانے کی پرمیشن لے لیجیے گا مجھے آج رات کو ہی نکلنا پڑے گا" وہ اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل سے پکڑتے ہوئے بولا۔

"کیوں آپ تو کل جانے والے تھے"؟ وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی۔ اسکی جلد بازی پر ازلان کے لب بے اختیار پھیلے۔

"کچھ ضروری کام ہے اسی لیے آج جا رہا ہوں" وہ ایک بیگ نکال کر اس میں کپڑے رکھنے لگا۔

"آپ رہنے دیں میں کر دوں گی" حوریہ اگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے سوٹ پکڑتے ہوئے بولی۔

"ابھی نیچے مہمان اجائیں گے آپ ریڈی ہو کر جائیں میں کر لوں گا" وہ ہلکا سا مسکرا کر اسکے ہاتھ سے سوٹ لیتے ہوئے بولا "حوریہ تیار ہونے لگی۔ ازلان ساتھ ساتھ پیکنگ کر رہا تھا اور ساتھ میں اسکے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ وہ سب سے پہلے اسے کمفرٹیبل فیل کروانا چاہتا تھا جس سے وہ بلا جھجک اس سے بات کرنا شروع کرے۔

****

"افرحہ رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے" چھٹی کا وقت تھا افرحہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے ماہم کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے حامد کی آواز آئی۔ وہ پلٹی۔

"بولو کیا کہنا ہے"؟ وہ سرد لہجے میں بولی۔

"تم میری کالز میسجز کا جواب کیوں نہیں دے رہی"؟ وہ اسکے پاس اتے ہوئے بولا۔

"میں مصروف تھی "

"واہ مصروف تھی میسج سین کر کے اسکا جواب نا دینا مصروفیت نہیں کہلاتی اسے اگنور کرنا کہتے ہیں" اسے اسکی بے رخی پر جی بھر کے غصہ آیا۔

" سمجھ دار ہو خود ہی سمجھ گے اب آئندہ مجھے میسج مت کرنا" وہ بول کر پلٹی جب حامد اسکے اگے آیا۔

"افرحہ کیا سب کچھ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا" ؟ ایک امید کے ساتھ اسنے یہ سوال کیا تھا۔ افرحہ نے نظریں اُٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

"برے ہی بے شرم ہو کتنی اسانی سے تم نے بول دیا سب پہلے جیسا نہیں ہو سکتا ہنہہ تو سنو مسٹر حامد میں کوئی روبورٹ نہیں جس کی کوئی فیلنگز نا ہوں یا جسے تم اپنی مرضی سے چلاؤ میں ایک جیتی جاگتی

Posted On Kitab Nagri

انسان ہوں اور مجھے کوئی شوق نہیں تمہارے ہاتھوں کا کھلونا بننے کا جب دل چاہا چھوڑ دیا اور جب دل چاہا منہ اُٹھا کر سب ٹھیک کرنے کی بات کرنے آ گے" ہ بھرپور طنزیہ مگر بھیگے ہوئے لہجے میں بولی بنا اسکی کوئی بھی بات سنے وہ اگلے ہی پل وہاں سے نکل گئی۔

پیچھے حامد جو یہ سوچ کر آیا تھا کہ وہ اس سے بات کر کے منا لے گا اب اسے احساس ہو رہا تھا اسنے کیا کھویا تھا۔ اسنے افرحہ کے چہرے کی ہنسی اسکی انکھوں کی چمک سب کھویا تھا۔ جسکا آج اسے بری طرح احساس ہو رہا تھا۔ جو لڑکی ہمیشہ اسکے ساتھ رہی اسکی خوشی کو اپنی خوشی اسکے غم کو اپنا غم سمجھ کر ساتھ نبھایا تھا اسنے اسے زندگی کا سب سے برا غم دیا تھا۔ شکشتہ قدموں کے ساتھ وہ مین گیٹ کی طرف بڑھا جہاں کرن اسکا انتظار کر رہی تھی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلی۔ سامنے حال میں محلے کی کافی خواتین موجود تھیں۔ وہ سر پر ڈوپٹہ ٹھیک کر کے ان سب کے قریب آئی۔

"السلام علیکم !وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ سبھی خواتین اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔

وعلیکم السلام !ان میں سے ایک عورت نے سلام کا جواب دیا۔

"وریہ جاوسب کے لیے کچھ کھانے کے لیے لے آو" ماجدہ بیگم سنجیدہ انداز میں بولیں۔ وہ سر ہلاتی کیچن میں چلی گئی۔

"او تو یہ تمہاری بہو ہے۔ ویسے ماجدہ سنا ہے اسکی پہلے ہی طلاق ہو چکی ہے" ایک عورت ماجدہ بیگم کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔

"ہاں ہو چکی ہے اسکی خالہ کے بیٹے سے شادی ہوئی تھی بنی نہیں تو طلاق ہو گئی" ماجدہ بیگم بولیں۔ حوریہ کیچن سے سب سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"توماجدہ تمہیں کیاپڑی تھی ایک طلاق یافتہ لڑکی سے شادی کروانے کی اور اوپر سے چہرے پر اتنابرا داغ بھی توہے ہیرے جیسے بیٹے پر ایسی نحوست کیوں پھیلادی" وہی بیٹھی ایک عورت بولی۔

"آہ" حوریہ جو کہ چائے کپوں ڈال رہی تھی جب تھوڑی سی چائے چھلک کر اسکے ہاتھ پر گری۔ اسکے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی۔ اسنے جلدی سے اس پاس دیکھا کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کو دھو کر جلدی سے چائے کپوں میں ڈال کر ٹرے میں رکھتی باہر لے آئی۔

"بس جب بچے اپنی من مانی کرنے لگ جائیں تو والدین کو کون پوچھتا ہے "اسے اتا دیکھ ماجدہ بیگم بولیں۔

وہ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے سب کو چائے دینے لگی۔ اور ایک طرف پری کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کتناپڑھی ہوئی ہو"؟ایک عورت نے پوچھا۔ حوریہ نے اپناجھکاہوا سر اُٹھایا۔

"جی انٹر کیاہے" وہ ہلکی آواز میں بولی۔

"ارے ہمارے ازلان تو اونچی کمپنی میں کام کرتا ہے اور تم نے صرف انٹر کیا ہے آگے پڑھا کیوں نہیں"؟ وہی عورت چائے کی چسکی لیتے ہوئے بولی۔ حوریہ کا سر مزید جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دفع کرو ان باتوں کو تم لوگ چائے پیو" وہی ایک سمجھدار عورت بیٹھی ہوئی تھی جو کب سے ان سب کا رویہ دیکھ رہی تھی۔ اب وہ حوریہ کا جھکا ہوا سر دیکھ کر بولی۔ سبھی آپس میں باتیں کرنے لگ گئیں۔ اور ایک گھنٹے بعد چلی گئیں

حوریہ کب سے اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اب وہ ماجدہ بیگم کے کمرے میں جا کر ان سے گھر جانے کی آجاذت مانگنے میں گھبرا رہی تھی۔ وہ کب سے ازلان کا انتظار کر رہی تھی تا کہ وہ آئے اور جا کر بات کرے۔

"اتنی دیر سے کہاں تھے"؟ ازلان کمرے میں داخل ہو رہا تھا جب حوریہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر غصے سے بولی۔

"یہی تھا کیوں کیا ہوا"؟ وہ ایک دو تین شاپر بیڈ پر رکھتے ہوئے بولا۔

"آپ خود جا کر تائی جی سے بات کر لیں مجھے ڈر ہے وہ مجھے اجازت نہیں دیں گی" وہ اپنی بات پر آئی۔

"ایک دفع پیار سے بات کر کے دیکھیں میری امی اتنی ظالم نہیں جو آپکو جانے سے روکیں" وہ الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے بولا۔

"ولیمہ والے دن روکا تو تھا" وہ منہ پھلا کر بولی۔

"جائیں ایک دفع بات کریں اگر نا مانیں تو میں بات کروں گا" وہ ہلکا سا مسکرا رک کہتا واشروم میں چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہی میری پرانی تائی جی ہوتیں تو کتنا اچھا تھا اب تو انہیں پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے وہ خود سے باتیں کرتی ہمت کرتے کمرے سے نکلی اور ساتھ والے کمرے مین داخل ہوئی جہاں ماجدہ بیگم بیٹھیں تبسی پڑھ رہیں تھیں۔اور ساتھ ہی کرن اپنا یونی کا کام کر رہی تھی۔۔انہوں نے اسکا آنا نوٹ کر لیا تھا۔

"تائی جی مجھے آپ سے بات کرنی تھی وہ میں دو تین دن کے لیے امی کی طرف رہنے جانا چاہتی ہوں ازلان اسلام آباد جا رہے ہیں تو وہ پہلے مجھے چھوڑ آئیں گے"۔وہ جلدی جلدی سب بول گئی۔ماجدہ بیگم کے تبسی پر چلتی انگلیں رک گئیں۔

"صرف دو دنوں میں ہی اپنی امی کی یاد آ گئی۔ تمہاری یہی عادتیں ہو گئی اسی لیے پہلا گھر نہیں بسا" ماجدہ بیگم طنزیہ انداز میں بولیں حوریہ نے زور سے اپنی مٹھیاں بند کیں۔کرن ہنس دی۔

"اگر آپ جانے کی اجازت نہیں دیں گئی تو میں نہیں جاؤں گی" وہ نرم لہجے میں بولی۔

"تم کتنے دن تک میری بات مان سکتی ہو آج نا گئی تو کل میرے بیٹے کو میرے ہی خلاف کر دو گئی کہ تائی تو مجھے گھر ہی جانے نہیں دے رہی" وہ ایک بار پھر بولیں۔

میرے با جانے سے کیا آپکی ناراضگی ختم ہو جائے گئی؟وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

ہاں!ماجدہ بیگم نے بس اتنا کہا۔

تو ٹھیک ہے جب تک آپ مجھے جانے کے لیے نہیں کہیں گئی تب تک نہیں جاؤں گی وہ بول کر بنا انکا جواب سنے کمرے سے نکلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

روکو! چلی جاؤ پر دو دن بعد آجانا ماجدہ بیگم کی اواز آئی۔ وہ ایک دم پلٹی۔

شکریہ تائی جی وہ کھل کر مسکراتے ہوئے بولی۔ اور پلٹ کر اپنے کمرے میں آئی۔ ازلان شیشے کے سامنے کھڑا اپنے اوپر پرفیوم لگا رہا تھا۔

"بولا تھا نا میری امی اتنی بھی سخت دل کی نہیں" وہ برش پکڑ کر بالوں میں پھیرتے ہوئے بولا۔

"آپکو کیسے پتہ چلا وہ مان گئی آپ ہماری باتیں سن رہے تھے" وہ اسکے پاس آکر بھورے اچکاتے ہوئے بولی۔

آپکے چہرے پر چھائے رنگوں سے پتہ چلا۔ وہ اسکی ناک دباتے ہوئے بولا۔ اور بیڈ پر بیٹھ کر پاوں میں جوتے پہنے لگا۔

ج یہ میں کچھ کپڑے لایا ہوں ان میں سے کچھ جوڑے ساتھ لے جائیں وہ بید پر پڑے شاپز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے شاپر کھولے اور کپڑے دیکھنے لگی۔ ان مین سے دو سوٹ اسنے ایک طرف نکالے خود تو وہ پہلے ہی تیار تھی اپنی چادر نکال کر خود پر اُڑھی۔

چلیں! ازلان اسے دیکھتے ہوئے بولا اسنے ہاں مین سر ہلایا۔

"او شٹ ایک منٹ سوری مین بھول گیا تھا۔ وہ الماری کی طرف بڑھا اور ایک ڈبی نکال کر حوریہ کی طرف پلٹا جو اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپکی منہ دیکھائی تھی مین دینا بھول گیا اگر کسی نے پوچھا تو دیکھا دیجیے گا۔ وہ ڈبی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے حیرت کے عالم مین ڈبی پکڑی وہ تو بھول ہی چکی تھی۔ اور کھولی اندر ایک خوبصورت سی سونے کی رنگ تھی۔ حوریہنے نکال کر اپنی انگلی میں پہنی۔

اتنی مہنگی نہیں ہے ابھی فل حال اتنے ہی پیسے تھے۔ جلد ہی مہنگی رنگ خرید کر دوں گا۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

یہ پیاری ہے۔ حوریہ اپنی انگلی میں پہنی انگھوٹی کو دیکھتے ہوئے کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔ پہلی بار کسی نے اسے گفٹ دیا تھا۔

چلیں لیٹ ہو رہی ہے اپکو چھوڑ کر مجھے بس واپس آ کر اسلام آباد کے لیے نکلانا ہے وہ سائیڈ ٹیبل سے وائلٹ پکڑ کر اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے بولا۔

دونوں کمرے سے باہر نکلے ماجدہ بیگم کے کمرے کی طرف دیکھا تو وہ بند تھا۔ ازلان چلتا ہوا دروازے کے قریب آیا اور دو تین دفع کھٹکھٹایا۔ جب دروازہ نا کھلا تو وہ بولا۔

امی میں حوریہ کو چھوڑنے جا رہا ہوں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں وہ بول کر ایک سیکنڈ کے لیے روکا جب دروازے نا کھلا تو وہ واپس حوریہ کی طرف پلٹا اور اسے چلنے کے لیے کہا۔ اسنے قدم بڑھائے۔

"اُوہو نیوری میریڈ کپل کہاں جا رہے ہو ہنی مون پر یا ڈیٹ مارنے" حامد گھر میں داخل ہوا تو اسکی نظر دونوں پر پڑی تو شرارتی انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

چاچو کے گھر جا رہے ہین چلے گا ازلان اسکے منہ پھاڑ کر کہنے پر فوراً بولا۔ حور یہ اگے بڑھ گئی۔

"ہائے اب چاچو کے گھر جانے کا کیا فائدہ ہمارا کون سا وہاں کوئی انتظار کر رہا ہو گا" وہ اہیں بڑھتے ہوئے بولا۔

"کیا پتہ کوئی بری بے چینی سے انتظار کر رہا ہو" ازلان نے اسلی ٹانگ کھینچی حامد ایک دم الرٹ ہوا۔

بھابھی باہر انتظار کر رہی ہیں جاؤ وہ اپنی پھسلتی زبان کو کوس کر بولا۔

بچے اسلام آباد سے واپس آ کر اس معاملے پر تفصیل سے بات ہو گئی۔ وہ اسکا کندھا تھپتھپا کر بولا اور آگے بڑھا۔

لو جی مین تو گیا پہلے بھابھی کی بہن مان نہین رہی اب یہ بھابھی کی بہن کے جیجو نے میری موت کی سنوائی جلد ہی سنا دینی ہے وہ اپنا سر پکڑ کر بولا۔ وہ جانتا تھا اگر ازلان کو اسکی حرکت کا معلوم ہو گیا تو وہ بہت برا پیش آئے گا۔

****

امی آپ کو اسے جانے کی آجازت نہیں دینی چاہیے تھی کرن اپنی کتابیں بند کرتی ماجدہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی۔

"میں نے پہلے ہی اسکے ماں باپ کو گھر آنے سے روکا ہے اور ولیمے پر بھی جانے نہیں دیا اس سے زیادہ میں نہیں کر سکتی ماجدہ بیگم لمبا سانس کھینچ کر بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اسکا مطلب آپنے معاف کر دیا "

نہیں معاف نہیں کیا بس تھوڑی سی ڈھیل دی ہے ایک دم سے رسی کو کھینچوں گی۔ وہ کچھ سوچ کر بولیں۔

"امی انکو معاف مت کیجیے گا انکی وجہ سے ابا چلے گے جب بھی حوریہ کی شکل دیکھتی ہوں اپنے ابا کا مردہ وجود سامنے اتا ہے کرن نم لہجے میں بولی۔

مین سمجھ سکتی ہوں میرے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے ماجدہ بیگم اسے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔

"امی بھائی کیسے یہ سب بھول سکتے ہیں انکو شادی نہیں کرنی چاہیے تھی انکو تو بس اپنی پڑی ہے "کرن روتے ہوئے بولا۔

"یہی تو مسلہ ہے وہ اگر سب نا بھولتا تو یہ سب نا ہوتا" وہ کرن کو چپ کرواتے ہوئے بولیں۔

******★****************★******

ازلان نے موٹر سائیکل حوریہ کے گھر کے باہر کھڑی کی۔

آپ اندر نہیں آئیں گے ؟حوریہ اسے واپس موٹر سائیکل سٹاٹ کرتے دیکھ کر بولی۔

"میں ضرور آتا پر بس نکل جائے گی۔ پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔ مین چاچو کو فون پر بتا دوں گا۔ وہ اپنا ہیلمٹ واپس پہنتے ہوئے بولا۔ حوریہ ہاں میں سر ہلا کر پلٹی اور بیل بجائی۔ جب پیچھے سے ازلان کی آواز آئی۔

Posted On Kitab Nagri

حور! اسکے یوں پکارنے پر ایک دم اسکا دل دھڑکا وہ خود کو سنبھالتی اسکی طرف پلٹی۔

اپنا خیال رکھیے گا۔ میں پہنچ کر فون کروں گا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔ اسکی مسکراہٹ پر اسکا دل ایک بار پھر دھڑکا۔ تبھی دروازہ کھل گیا۔ وہ دروازے کو دکھیل کر اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا۔ ازلان نے موٹر سائیکل آگے بڑھائی۔

وہ اپنے انے کا پہلے ہی بتا چکی تھی۔ اندر داخل ہوئی اور سب سے ملی۔

تم اکیلی آئی ہو ازلان کہاں ہے ؟علینہ نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا۔

وہ آپی ازلان کو کچھ دیر میں اسلام آباد نکلنا تھا اسی لیے وہ دروازے پر چھوڑ کر چلے گے۔ وہ نرم لہجے میں بول رہی تھی جو اسکی شخصیت کا حصہ تھا۔

"شکر ہے مجھے لگا یہ شادی مہینے کی بجائے دو دن ہی چلی علینہ طنزیہ لہجے مین بول کر واپس پلٹی۔ کچھ پل کے لیے خاموشی چھاگئی۔

" حوریہ ازلان بھائی نے منہ دیکھائی میں کیا دیا"؟ افرحہ ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لیے بولی اور اسے لیے صوفے پر بیٹھی۔

وہ کنگال کیا دے سکتا ہے ؟ایک بار پھر علینہ بولی۔

یہ رنگ دی حوریہ نے ہاتھ افرحہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ابھی اسے احساس ہو رہا تھا ازلان نے کیسے اسکی عزت بچائی اگر آج وہ آنگھوٹی پہن کر نا آتی تو سب کو جواب دینے پڑتے۔

Posted On Kitab Nagri

واؤویسے بھائی کی چوائس تو بہت اچھی ہے ماہم صوفے کے پیچھے کھڑی ہو کر بولی۔

جس نے حوریہ جیسی لڑکی کو پسند کیا ہو اسکی چوائس تو آلا ہو گئی ہی افرحہ حوریہ کو چھیرتے ہوئے بولی۔

ویسے آصف نے مجھے ڈائمنڈ کی رنگ دی تھی علینہ اپنی انگھوٹھی فیلش کرتے ہوئے بولی۔

سستی یا مہنگی چیز سے کچھ نہیں ہوتا دینے والے کا پیار میٹر کرتا ہے۔ کیا پتہ ازلان بھائی نے کتنے دل سے یہ رنگ خریدی ہو افرحہ حوریہ کا اترتا چہرا دیکھتے ہوئے بولی۔

چلو کھانا لگا دیا ہے چل کر کھالو وہ سب اور باتیں کرتیں جب بشرہ بیگم کی آواز آئی۔ سب ڈائینگ ٹیبل پر چلے گے۔

"یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو"؟ حوریہ رات کے بارہ بجے باہر گارڈن میں آسمان کے سائے تلے بیٹھی تھی جب افرحہ ہاتھ میں کافی کے دو مگ لیے اسکے پاس آکر بیٹھی۔

"کچھ نہیں بس یہاں بیٹھنا اچھا لگ رہا تھا تو بیٹھ گی" وہ اسکے ہاتھ سے مگ پکڑتے ہوئے بولی۔

" ازلان بھائی کا رویہ کیسا ہے" افرحہ نے کچھ پل خاموش رہ کر پوچھا۔ حوریہ کے سامنے ان دو دنوں کی ہر بات ایک پل میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"دو دنوں میں تو سب اچھے ہی ہوتے ہیں پتہ تو کچھ دنوں کے بعد لگتا ہے کہ وہ اپنے فعل میں اپنی باتوں میں کتنے کو سچے ہیں کچھ تو سچائی کی مورت بن کر آہستہ آہستہ کر کے آپکو بچھو کی طرح ڈستے ہیں"

حوریہ کافی کا ایک گھونٹ بھر کر بولی۔

"مجھے نہیں لگتا ازلان بھائی اسد کی طرح نکلیں گے" افرحہ نے ناچاہتے ہوئے بھی اسد کا ذکر کر دیا۔

"پہلے پہلے تو اسد بھی سچا اور اچھا لگتا تھا، اسنے اپنا رنگ آہستہ اہستہ دیکھایا ازلان بھی دیکھا دیں گے"

حوریہ اپنے اندر کے تلخ احساسات بیان کر رہی تھی۔

"اگر اچھے کی امید رکھو گی تو اچھا ہی ہو گا"

"میں نے اچھے کی امید کرنا چھوڑ دی ہے آخر میں جب امیدوں پر پانی ہی پھرنا ہے تو کیا فائدہ چھوٹی امیدیں کا اس سے اچھا ہے جو ہو رہا ہے ہونے دو" وہ کافی کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے بولی۔ افرحہ کچھ پل حوریہ کو دیکھتی رہ گی یہی وہ لڑکی تھی جو بچپن سے اتنی باتیں سننے کے باجود کبھی منہ سے نا امیدی کی باتیں نہیں کرتی تھی اور آج وہ یہ سب بول رہی تھی جسکا مطلب تھا وہ بہت بری طرح ٹوٹی تھی۔

"خیر یہ سب باتیں چھوڑو اندر چلو چل کر آرام کر لو" افرحہ اسکے ہاتھ سے کافی کا مگ پکڑتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جاو مجھے یہاں اچھا لگ رہا ہے میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گی" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ افرحہ ہاں میں سر ہلا کر اندر چلی گئی۔ اسکے جانے کے بعد حوریہ وہی گارڈن کے نرم گھاس پر لیٹ گئی اور اوپر کھلے آسمان کو دیکھنے لگی۔ جس پر ہزاروں تارے خوبصورتی سی چمک رہے تھے وہی دور چاند اپنی روشنی بکھیر رہا تھا۔ وہ کتنے ہی پل اس خوبصورت منظر کو بے خود ہو کر دیکھتی رہی۔ اسکی طلسم تب ٹوٹا جب پاس پڑے فون کی گھنٹی بجی۔ اسنے فون کو پکڑ کر اپنی نظروں کے سامنے کیا تو اسکے اوپر ازلان کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ اسنے کال اُٹھائی اور فون کان سے لگالیا۔

السلام علیکم! آگے سے ازلان کی دلکش آواز گونجی۔

وعلیکم السلام! حوریہ نے سلام کا جواب دیا۔

"ابھی تک آپ سوئی کیوں نہیں"؟ ازلان اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی سے وقت دیکھتے ہوئے بولا۔

"بس ایسے ہی نیند نہیں آرہی تھی تو باہر گارڈن میں بیٹھی تھی" وہ اُٹھ کر بیٹھی۔

"میں بس ابھی ابھی پہنچا تھا تو سوچا آپکو بتادوں کہی آپ پریشان نا ہو رہی ہوں" ازلان نے جان بوجھ کر آخری جملہ بولا۔

"میں کیوں پریشان ہونے لگی گھر سے نکلے تھے تو وہاں پھنچنا تو تھا" وہ فوراً بولی۔

"اپکی غلط فہمی ہے گھر سے نکلا ہر شخص سہی سلامت نہیں پہنچتا رستے میں ایکسیڈنٹ بھی ہو سکتا ہے وہ مر بھی سکتا ہے" وہ سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ نا کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں میں فون رکھ رہی ہوں" وہ ناراضگی بھرے لہجے میں بولی۔

"حور" وہ فون رکھنے لگی تھی جب ازلان کی دھیمی سی آواز موبائل کے سپکیر سے گھونجی حوریہ کا دل ایک پل کے لیے دھڑکا اسنے دوبارہ فون کان سے لگایا۔

"ہمم" وہ بس اتنا ہی بولی۔

"کچھ نہیں اندر جا کر سو جائیں اپنا خیال رکھیے گا میں پھر فون کروں گا خدا حافظ" وہ جیسے کچھ اور بولنے والا تھا ہر اپنا ارادہ ترک کر کے خدا حافظ کہ گیا۔ حوریہ کتنی دیر تک خالی سکرین کو دیکھتی رہی۔ پھر اُٹھ کر اندر چلی گئ۔

****

دو دن وہ بہت مزے سے رہی پھر سب کے روکنے کے باوجود وہ واپس گھر اگئی۔ گھر میں آئے اسے تین ہفتے ہو چکے تھے ماجدہ بیگم درمیان درمیان میں طنز مارتی رہتیں کرن ویسے ہی اسے نہیں بلاتی تھی۔ گھر مین صرف حامد ہی تھا جو اچھے سے بات کرتا اس دن کے بعد ازلان نے کال تو نا کی البتہ میسج پر وہ بات کرتا رہتا۔

ازلان جس دن کا اسلام آباد آیا وہ آفس کے کاموں میں حد سے زیادہ مصروف ہو گیا۔ آج بھی وہ صبح اک حد سے زیادہ مصروف تھا وہ اپنے ڈیکس پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر تیز تیز انگلیاں چلاتا اپنا کام کر رہا تھا جب پاس سے کسی کی آواز آئی۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم !کیسے ہیں ؟اسنے گردن موڑی تو سامنے سحر کھڑی تھی۔وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

وعلیکم السلام !تم یہاں ؟وہ تھوڑا سا حیران تھا۔

ہاں وہ کل ہی یہاں پر جاب ملی ہے۔لنچ اکھٹے کریں۔سحر اپنے کام کی بات پر آئی۔ازلان نے ہاں میں گردن ہلائی۔وہ واپس اپنے ڈیکس پر چلی گئی۔ایک گھنٹے بعد دنوں کمپنی کے کیفے ٹیریا میں موجود تھے۔

"تو لائف کیسی گزر رہی ہے"؟سحر اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے بولی۔

"الحمد اللہ بہت پر سکون "ازلان ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولا۔سحر کو اسکی مسکراہٹ تپا گئی۔

"مجھے کچھ دن پہلے ہی پتہ چلا آپ نے شادی کرلی وہ بھی حوریہ سے "سحر پر سکون لہجے میں بولی۔

"ہاں اب تو مہینہ ہونے والا ہے،وہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے بولا۔سحر نے ٹیبل کے نیچے اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں۔

"بہت اچھا کیا جتنا دکھ میرا بھائی حوریہ کو دے چکا ہے اسکے بدلے آپ جیسے انسان کا اسکی زندگی میں آنا یقیناََ بہت خوشی کی بات ہے وہ چہرے پر جبراََ مسکراہٹ سجا کر بولی۔تبھی ٹیبل پر پڑے ازلان کے موبائل پر میسج کی بیپ ہوئی سکرین روشن ہوئی سحر کی نظر موبائل کی روشن سکرین پر پڑی جہاں حوریہ کی تصویر لگی ہوئی تھی۔اسکی انکھیں ایک پل میں سرخ ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بالکل ٹھیک کہا تمہارے بھائی نے ایک لڑکی کی زندگی برباد کرنے میں واقعی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ خیر یہ سب باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، اگر میری کسی مدد کی ضرورت ہو تو ضرور بتانا مجھے کافی کام ہے میں چلتا ہوں وہ ٹیبل سے اپنا موبائل اُٹھا کر وہاں سے نکل گیا۔

"بہت اُڑ رہے ہو نا بس انتظار کرو حوریہ تمہارے گھر سے خود نکلے گئی۔ وہ اسکو جاتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

****

وہ صبح کی کچن میں گھسی ماجدہ بیگم کی فرمائش پر کھانا بنا رہی تھی۔ کیونکہ کچھ دیر میں ازلان نے آنا تھا۔ وہ ڈیڑھ مہنے بعد گھر آ رہا تھا۔ آفس سے چھٹی مشکل سے ملی تھی۔ چونکہ وہ صبح کی کیچن میں تھی اوپر سے اتنی گرمی اب اسکی حالت خراب ہونے لگی بریانی کو دم دے کر وہ کیچن سے باہر حال میں لگے پنکھے کے نیچے آئی۔

کرن تمہارے ہاتھوں پر مہندی لگی ہے جو کیچن میں نہیں جا سکتی صبح کا دیکھ رہا ہوں بھابھی بچاری اکیلی کیچن میں لگی کھانا بنا رہی ہیں۔ حامد جو کہ حال میں بیٹھا تھا کب سے نوٹ کر رہا تھا اخر بول ہی پڑا۔

اگر دو گھنٹے کیچن میں کام کر لے گی تو کون سی موت پڑ جائے گی۔ مجھے پڑھنا ہے کرن بدتمیزی سے بولی۔ حوریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

ٹھاہ! حامد نے اُٹھ کر اسکے چہرے پر تھپڑ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

حامد پاگل ہو حوریہ نے اسے دور کیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ماجدہ بیگم جو کہ پروس میں گئی تھیں ابھی گھر مین داخل ہوئیں تو کرن کو روتے دیکھ کر بولیں۔

امی! حامد نے مارا ہے وہ بھی حوریہ کی وجہ سے میرا کل ٹیسٹ ہے میں نے اسی لیے کیچن میں جانے سے انکار کیا صبح بھی حوریہ کو بتایا تھا اسنے تب بھی مجھے کام چوڑ کہا۔۔۔وہ روتے ہوئے ادھا جھوٹ بول رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں نے بولا تھا نا یہ استین کا سانپ ہے ایک نا ایک دن ڈھسے گی۔ میرے بچوں میں جھگڑا کروا دیا ماجدہ بیگم اگے بڑھ کر حوریہ کو بالوں سے پکڑتے ہوئے بولیں۔

امی بھابھی کو چھوڑیں کیا کر رہی ہیں حامد جلدی سے اگے برھا اور ماجدہ بیگم کو پیچھے کرنا چاہا پر انکی پکڑ بہت سخت تھی۔ حامد نے زور لگا کر چھڑوالیا۔ وہ دوبارہ اسکی طرف لپکیں حوریہ ڈر کر ایک طرف ہو گی۔

یہ منحوس ماری اپنی منحوسیت لے کر ہمارے گھر اگی جس دن کی آئی ہے میرے گھر کی خوشیاں برباد ہو گئیں۔ خبر دار اگر آئندہ میری بیٹی کو کچھ بولا تمہاری زبان گدی سے کھینچ لوں گی وہ میری بیٹی ہے اسکا جو دل کرے گا وہی کرے گی۔ ماجدہ بیگم کی آواز پورے حال میں پھیل رہی تھی حوریہ اپنے سر پر ڈوپٹہ لیتے ایک طرف سر جھکائے رو رہی تھی وہ تو اپنے دفاع میں کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی اسکے منہ سے نکلے الفاظوں پر کسی نے یقین تھوڑی کرنا تھا یہی سوچ کر وہ چپ ہو گی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ تبھی حال کے اندر داخل ہوتا ازلان ماجدہ بیگم کے آخری کچھ الفاظ سن چکا تھا اسکی اواز سن کر سبھی نے اسکی طرف دیکھا۔ کرن ایک دم ماجدہ بیگم کے پاس چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری بیوی کو دو گھڑی کام کرنے میں موت پڑ رہی تھی اسی لیے یہ سب تماشا لگار کھا تھا۔اور بی بی کھانا اپنے شوہر کے لیے ہی بنا رہی تھی اس میں بھی ڈرامے۔۔۔ماجدہ بیگم غصے سے کہ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں کرن بھی پیچھے ہی بھاگ گئی اور دروازہ بند کر لیا۔

حامد کیا ہوا تھا؟ ازلان نے اپنے اوپر ضبط کرتے ہوئے کہا۔ حوریہ اسکا سخت لہجہ سن کر اگلے ہی پل بنا کسی کو دیکھے کیچن مین گئی۔ اور بریانی کے نیچے سے آگ بند کر کے وہ واپس پلٹی اور بھاگ کر کمرے میں چلی گئی وہ سیدھی واشروم میں بند ہوئی۔

وہ انکی بہن ہے وہ میرا یقین نہیں کریں گے۔ کہی وہ مجھے طلاق۔۔ نہیں ایک بار پھر سے طلا۔۔۔ کہی وہ مجھے ماریں گے تو نہیں وہ خوف ذدہ ہوتی وہی واشروم میں بیٹھ گئی۔ وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔

حامد نے سارا واقع ازلان کو بتایا۔ جسے سن کر وہ کھڑا ہوا۔

میں آتا ہوں وہ بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جب حامد بولا۔

اس مین بھابھی کی کوئی غلطی نہیں۔ حامد بولا

اسے اسکی سوچ سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔ جانتا ہوں وہ بے قصور ہے۔ ازلان کہتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے اگے بڑھ کر واشروم کھول کر دیکھا حوریہ وہاں نہیں تھی اسنے کمرے میں دیکھا پر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔ وہ پریشان ہو گیا۔ تبھی ایک سسکی کی آواز ائی۔ وہ ایک دم پلٹا وہی پاس پڑے سنگل صوفے کے پیچھے وہ چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی ازلان آرام سے چلتا اسکے قریب بیٹھا۔

حوریہ !وہ آہستہ آواز میں بولا اور اپنا ہاتھ اگے کیا۔

پلیز پلیز اسد مجھے مت مارنا میں نے کچھ نہیں کیا میں نے کسی کو کچھ نہیں بولا۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔ ازلان اسکے منہ سے اسد اور مارنے والے الفاظ سن کر پریشان ہو گیا۔ حوریہ فل پسینے سے بھیگی ہوئی کانپ رہی تھی اسکی انکھیں سرخ ہو رہی تھیں جیسے بہت تیز بخار ہو۔

حور !ریلکس میں ہوں ازلان میں تمہیں کچھ نہیں بولوں گا باہر آئیں۔ وہ آگے بڑھا اور اپنے ہاتھ اسکے چہرے کے گرد رکھتے ہوئے بولا۔

دور دور۔۔۔رہو۔۔۔۔مجھے مت مارو۔۔ وہ اسکے ہاتھ پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی۔۔

حور میں ہوں ازلان میں آپکو کچھ نہیں کہوں گا ریلکس میری جان ازلان اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔ وہ اسے اسد سمجھ رہی تھی۔ وہ اسکی کسی بات کو نا سنتے اسکے چہرے پر تھپڑ مارتے اور ساتھ میں دھکے دینے لگی

حور ہوش میں آؤ وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔ وہ جیسے ہوش میں آئی۔ اپنے ارد گرد دیکھ وہ کیسے یہاں پہنچی وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔ وہ خالی نظروں سے کتنی ہی دیر ازلان کو دیکھتی

Posted On Kitab Nagri

رہی۔ ازلان کو اپنا کتنا کوا محسوس ہوا وہ اگے بڑھا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔ حوریہ ایک کندھا ملتے ہی بہت بری طرح سے رو دی۔ ازلان نے اسے ایک بار بھی نہیں روکا۔ جب اسکا دل بھر گیا تب وہ دور ہوئی۔

اب اچھا محسوس کر رہی ہیں؟ ازلان اپنی جیب سے رومال نکال کر اسکے چہرے پر آئے پسینے اور آنسوں کو صاف کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے ہاں میں گردن ہلائی۔

ایم سوری مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا وہ جب کچھ سھنبلی تو اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

کوئی بات نہیں اپ کے ہاتھ سے ایک کی بجائے سو تھپر بھی کھانے کو تیار ہوں وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو اسکے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ ایک دم کھڑی ہوئی اور بیڈ پر آکر بیٹھی۔

ازلان میں نے کرن اور تائی جی کو کچھ نہیں۔۔۔ وہ ابھی بول ہی رہی تھی جو ازلان اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

حور مجھے خود سے زیادہ آپ پر یقین ہے اپ کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتیں۔ امی نے جو آپکے ساتھ کیا میں اسکے لیے معافی مانگتا ہوں۔ میں کل امی سے بات کروں گا۔

حوریہ حیران نظروں سے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھنے لگی جو اسکی صفائی سنے بغیر ہی اس کو ہر الزام سے بری کر رہا تھا۔ وہ تو سوچ رہی تھی آج وہ اسے مارے گا یا طلاق دے گا پر یہاں تو وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان اتنے لمبے سفر کے بعد تھک چکا تھا وہ فریش ہو کر کمرے میں آیا تو بیڈ سے ٹیک لگاٹ حوریہ بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی۔

حور! صحیح سے لیٹ جائیں۔ وہ اسکے کندھے پر تھپتھپا کر بولا اسکی ابھی آنکھ لگی تھی وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔

ازلان صوفے پر بیٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ آن کر کے اس پر کام کرنے لگا۔ وہ کام تو کر رہا تھا پر اسکے دماغ کی ساری سوچیں حوریہ کے کچھ دیر پہلے والے رویے پر ہی اٹکی ہوئیں تھیں۔ گھر میں کسی نے کھانا نہیں کھایا تھا سبھی اپنے اپنے کمرے میں بند تھے۔

اس رویے کے پیچھے کچھ اور وجہ ہے مجھے افرحہ سے مل کر حوریہ کی ان مہینوں کی ہر بات پوچھنی ہو گی۔

ازلان کچھ سوچ کر موبائل آن کرتا افرحہ کو کل کافی شاپ میں ملنے کا کہہ کر موبائل اور لیپ ٹاپ بند کرتا بیڈ پر آ کر اسکے برابر لیٹ گیا۔

Kitab Nagri

ازلان نماز پڑھنے گھر سے نکلا تو واپسی آٹھ بجے تک ہوئی۔ گھر آیا تو حال میں ماجدہ بیگم بیٹھی ہوئیں تھیں۔ کیچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہیں تھیں جسکا مطلب حوریہ کیچن میں ناشتہ بنا رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا ٹیوی ریک کے قریب آیا وہاں سے تیل کی چھوٹی سی بوتل پکڑ کر چارپائی پر ماجدہ بیگم کے پاس نیچے زمین پر بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی! مالش کر دیں بہت دن ہو گے اپکے ہاتھوں سے مالش نہیں کروائی" وہ تیل کی شیشی ماجدہ بیگم کے ہاتھوں میں پکڑاتے ہوئے بولا۔

"اپنی بیوی کو بولو وہ کر دے گی" ماجدہ بیگم نے تیل کی بوتل چارپائی پر رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"فل حال تو مجھے میری ماں کے ہاتھوں سے مالش کروانی ہے پلیز کر دیں" وہ چہرے پر معصومیت طاری کرتے ہوئے بولا۔

"کر تو رہی ہو ہر اسکا مطلب یہ نہیں میں ناراض نہیں ہوں" ماجدہ بیگم بوتل سے تھوڑا سا تیل اپنی ہتھیلی پر ڈالتے ہوئے بولیں۔ ازلان کے لب بے اختیار پھیلے۔ ماجدہ بیگم کے دل سے کیسے سارے خدشے اور پرانی باتیں مٹانیں ہیں وہ خوب جانتا تھا۔ اور اسکی شروعات اسنے آج شروع کر دی تھی۔

حوریہ کیچن کے دروازے کی اُڑھ سے یہ خوبصورت منظر دیکھ کر مسکرا دی۔

" چلو ہو گئی مالش اب جا کر نہالو" ماجدہ بیگم چارپائی سے کھڑی ہو کر بولیں اور حال میں بنے واشروم میں ہاتھ دھونے چلی گئیں۔

"ابھی تو دس منٹ ہی ہوئے تھے "ازلان جو برے مزے سے آنکھیں بند کیے مالش کروا رہا تھا ماجدہ بیگم کے یوں اتنی جلدی اُٹھ جانے پر منہ پھلا کر بولا۔ اور اپنے کمرے میں نہانے چلا گیا۔

حوریہ اسے ناشتہ کرنے کے لیے بُلانے آئی وہ وائٹ قمیض شلوار پہلے گیلے بالوں میں برش پھیر رہا تھا۔ حوریہ اندر داخل ہوتے ہوئے رک گئی۔ ازلان نے اسکا رکنا محسوس کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنا ہینڈسم لگ رہا ہوں"؟ وہ آئی برو اچکا کر مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"ہاہ خوش فہمی" وہ جلدی سے اپنی نظریں ہٹاتی بیڈ کی بکھری چادر بیچھانے لگی۔

"شوہر ہوں حق رکھتی ہیں جتنا چاہتی ہیں دیکھیں، اگر حکم کریں تو آپکے سامنے بیٹھ جاؤ، جی بھر کے دیکھ لیجیے گا" وہ شرارت بھرے انداز میں بولا۔ اور برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر رخ اسکی طرف موڑا۔

"ناشتہ تیار ہے اگر آپکی باتیں ختم ہو گئی ہیں تو چلیں باہر" وہ پلٹ کر اسکی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔

"بیگم کرلیں جتنا اگنور کرنا ہے اسکا بدلہ میں سود سمیت واپس لوں گا" وہ اگے بڑھ کر اسکے قریب کھڑا ہو کر بولا۔

"سود! ازلان آپ مجھ سے پیسے لیں گے" وہ صدمے سے آنکھیں پھیلا کر بولی۔

"واٹ! پیسے ہاہاہاہا" وہ اسکی بات سن کر امڈ آنے والا قہقہہ روک نا سکا۔

"کیا ہوا ہٹیں سائڈ پر" وہ اسکے یوں ہنسنے پر چڑ کر بولی۔

"سود سمیت مطلب اپ ابھی مجھے اگنور کر رہی ہیں مجھے موقع ملا تو اس سے بھی برے طریقے سے اگنور کروں گا یہ مطلب تھا میری جھلی بیوی" وہ اسکے سر پر ہلکی سی چت لگاتے ہوئے بولا۔

"او ہیلو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہیے جتنا مرضی اگنور کریں" وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو پھلا کر بولی ایسا کرنے سے وہ ازلان کا دل دھڑکا گئی۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو پتہ چل جائے گا دیکھتے ہین خیر یہ سب باتیں تو ہوتی رہیں گی مین سوچ رہا تھا آپ کتنے دنوں سے گھر والوں سے نہیں ملیں تو رات کو تیار رہیے گا میں لے جاؤں گا" وہ بات کو ختم کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں اگر میں دوبارہ سے تائی جی سے جانے کی بات کروں گی تو انہیں برا لگے گا کیا پتہ وہی انکار کر دیں، ماہم اور افرحہ کچھ دنوں سے بول رہی تھیں کہ یہاں آکر رہنا ہے میں نے منع کر دیا تو کیا اب میں انہیں آنے دوں آپ سحنمبال لیجیے گا "

"ہاں بلوالیں یہ تو اور اچھا ہو جائے گا" ازلان کچھ سوچ کر بولا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی فون کرتی ہوں" وہ چہک کر بولی۔ ازلان اسکے ہنستے چہرے کو دیکھ کر دل سے مسکرایا اور کمرے سے باہر نکلا۔

اسنے افرحہ سے ملنے کا پلین کینسل کیا۔ چونکہ وہ اب یہاں رہنے آرہی تھی تو وہ تب ہی اس سے بات کرنے والا تھا۔

شام کو افرحہ اور ماہم انکے گھر آگئیں ماجدہ بیگم کا موڈ آف ہو گیا۔ کرن تو پہلے ہی ماہم کو بلاتی نہیں تھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر پڑھنے لگی۔

"مائی سویٹ بھابھی میں آپکے لیے آئس کریم لے کر آگیا" حامد حال میں داخل ہو کر بولا۔

"شکریہ! دیور جی اب الٹے پاؤں واپس جائیں اور باقی سب کے لیے بھی آئس کریم لے آئیں" حوریہ نے اسکے ہاتھ سے آئس کریم کا ڈبہ پکرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"باقی سب کون"؟وہ حیرانگی سے بولا۔

"تمہاری بھابھی جی کی بہنیں" ازلان نے پیچھے سے آکر اسکے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر بہنوں پر زور دے کر کہا۔ حامد نے دائیں طرف دیکھا تو سامنے دو کرسیوں پر ماہم اور افرحہ بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ افرحہ سپاٹ چہرے کے ساتھ اپنا موبائل استعمال کر رہی تھی۔

"ہیلو حامد بھائی میں بھی آپکے ساتھ آئس کریم لینے چلوں" وہ اپنا مطلب نکالتے ہوئے بولی۔

"نہیں چھوتے بچوں کو ساتھ لے کر جاؤں گا تو میری پرسنیلٹی خراب ہو جائے گی" حامد کے کہنے پر حوریہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"میں چھوٹی بچی ہوں"؟وہ صدمے میں چلی گئی۔

"جی مس ماہم آپ ویٹ کریں آپکا بھائی ابھی واپس آیا" وہ ایک ادا سے اپنے گلاسس پہن کر ایک نظر افرحہ کو دیکھتا پلٹا۔ جو ابھی تک موبائل میں مگن تھی۔

*"""**

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نو بجے کا وقت ہو رہا تھا۔ سب نے رات کا کھانا کھا لیا تھا۔ ماجدہ بیگم اور کرن سو چکیں تھیں باقی سب چھت پر چلے گے۔ اوپر ہلکی ہلکی سی ہوا چل رہی تھی۔ میز کے گرد کرسیاں لگا کر سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"ازلان بھائی کل گھومانے لے جائیں نا" ماہم بولی۔

"بالکل لے جاؤں گا بولو کہاں لے کر جانا ہے" ازلان نے فوراً ہاں کر دی۔۔

"ماہی تمہارا گھومنے پھرنے سے کبھی دل بھر سکتا ہے جب دیکھو گھومنے کی باتیں کرتی رہتی ہو" حوریہ نے اسے ڈانٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی اتنی کنجوسیاں کیوں مار رہی ہیں لگتا ہے اپنے شوہر کے پیسے بچانے کے لیے یہ سب کہ رہی ہیں "ماہم نے حساب چکتا کیا۔

"ماہم تمہیں میں سچ میں کنجوس لگتی ہوں جاؤ میری طرف سے جہاں مرضی گھوم آؤ، اور چاہیے تو پورے کا پورا بٹوا خالی کروا دینا" حوریہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"بیگم کس کا بٹوا خالی کروا رہی ہیں" ازلان نے اپنا رخ ساتھ بیٹھی حوریہ کی طرف موڑ کر کہا۔

"آپکا" وہ تھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکا کر بولی۔

"ہائے ایسے مت بولو ورنہ ابھی کے ابھی سارا بٹوا آپکے ہاتھ پر رکھ دوں" وہ حوریہ کی طرف جھک کر ہلکی سی سرگوشی میں بولا۔

"اہمم ایمم ہم ابھی یہی ہیں تو تھوری سی شرم کر لو" حامد نے گلا گھنگال کر کہا۔ افرحہ چپ چپ سی بیٹھی ہوئی مسکرا کر انکی باتیں سن رہی تھی۔ پہلے وہ ایسی نہیں تھی وہ زیادہ بولتی نہیں تھی پر اتنا کم بھی نہیں بولتی تھی۔

"تو کل پھر گھومنے چلتے ہیں کیونکہ اسکے بعد تو دو تین مہینے تک چھٹی ملنی ناممکن ہے تو کل کا پروگرام ڈن کریں" ازلان نے پروگرام ڈن کیا۔ دو تین مہینے کا سن کر حوریہ کا دل بند سا ہونے لگا۔ وہ جب سے آیا تھا حوریہ نا جانے کیوں خوش خوش سی پھیر رہی تھی۔ اور آج صبح سے وہ ازلان کا بدلا رویہ بھی نوٹ کر رہی تھی۔ نا چاہتے ہوئے بھی وہ ان لمحوں کو انجوائے کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی دو تین مہینے کیوں؟ آپ نے تو بولا تھا اب ہر مہینے آجائیں گے" حامد اسکی بات سن کر پریشان ہو گیا۔

"یار کمپنی نے اچانک رولز سخت کر دیے ہیں اب بار بار چھٹی نہیں مل سکتی اور ویسے بھی سال کے شروع پر انشاالله مجھے پر موشن مل جائے گی تب تم سب کو وہی لے جاؤں گا" وہ مسکرا کر اگلے پلینز بتا رہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے پر اپکو پتہ تو ہے نا میں آپکو کتنا مس کرتا ہوں پہلے چھ مہینے بعد آئے اب دوبارہ سے وہی شروع ہونے والا ہے" حامد اپنی کرسی اسکی کرسی کے ساتھ جوڑتا اسکے کندھوں کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے بولا۔ سب کے ہونٹوں پر حامد کی بات سن کر مسکراہٹ آگئی سبھی جانتے تھے وہ ازلان سے کتنا اٹیچ ہے۔

"اور ایکٹینگ بند کر" ازلان نے اسکے سر پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا

"آہ بھائی مجھے مت چھیڑو ورنہ آپکی ایک ایک پول کھول دوں گا کیسے ساری ساری رات آپ کسی کی یاد میں جاگتے۔۔۔۔" وہ بول رہا تھا جب ازلان کا مکہ اسکے کندھے پر پڑا وہ زور سے چلایا۔ سب نے حامد کی بات پر ازلان کی طرف دیکھا۔

"جیجو کس کی یاد میں ساری ساری رات جاگتے تھے؟" ماہم شرارتی انداز میں بولی۔

"میں آئس کریم لے کر آتی ہوں" حوریہ کرسی سے اُٹھ کر بولی اسکے یوں اُٹھنے پر ازلان نے حیرت سے دیکھا اسکے چہرے کے تاثرات سرد تھے۔ افرحہ اُٹھ کر اسکے پیچھے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ پاگل بکواس کر رہا ہے آج تو تو گیا بچو" ازلان نے اپنی چپل اُتاری حامد یہ دیکھتے ہی کرسی سے اُٹھ کر چھت ہر بھاگا۔ ازلان جوتا لیے اسکے پیچھے بھاگا۔

"سوری بھائی میرے منہ سے نکل گیا ایم سوری" وہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے مسلسل بول رہا تھا۔ تبھی افرحہ اور حوریہ آئس کریم کا بول اور پلیٹس لے کر چھت پر آئیں۔

"بھابھی بچاؤ" حامد جلدی سے حوریہ کے ہی پیچھے آکر کھڑا ہو کر بولا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں؟" حوریہ سامنے ازلان کو چپل لیے کھڑا دیکھ کر بولی۔

"حور آپ سائیڈ پر ہو جائیں یہ آج مجھ بچ نہیں پائے گا" ازلان نے اسے ہٹنے کا کہا۔

"یہ کون سا طریقہ ہے چھوٹے بھائی کو مار رہے ہیں؟ حوریہ نے آئس کریم ٹیبل پر رکھی اور ازلان کی طرف مُڑی اور اسکے ہاتھ سے چپل پکڑ کر نیچے رکھی وہ کافی غصے میں لگ رہی تھی۔ حامد ہنس رہا تھا۔

"حور آپ اس کو نہیں جانتیں پہلے اسنے شروع کیا تھا" وہ بچوں کی طرح بتا رہا تھا۔

"میں آپ دنوں کو بہت اچھے سے جانتی ہوں چلیں آرام سے بیٹھیں" وہ ازلان کو بازو سے پکڑ کر کرسی پر بیٹھاتے ہوئے بولی ازلان کو خوشگوار حیریت ہوئی۔

"تم بھی اب چپ کر کے بیٹھو" وہ حامد کو ڈانٹ کر بولی وہ چپ کر کے کرسی پر بیٹھ گیا۔ افرحہ آج پہلی بار حوریہ کو غصہ کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اسے آج پہلی بار ازلان حوریہ کے لیے بالکل پرفیکٹ لگا

Posted On Kitab Nagri

ازلان آہستہ اہستہ حوریہ میں سے وہ لڑکی باہر نکال رہ تھا جو بچپن سے اسکے اندر چھپ کر بیٹھی تھی۔
سب نے کافی دیر تک باتیں کیں بارہ بجے کے قریب سب نیچے آئے۔

****

"کیا ہوا؟ موڈ کیوں آف ہے ؟" آج ان سب نے گھومنے جانا تھا ازلان صبح کا نوٹ کر رہا تھا حوریہ کا موڈ آف تھا۔

"نہیں تو موڈ کیوں آف ہو گا" وہ بالوں کو کیچر میں فولڈ کے کے میسی سا جوڑا بناتے ہوئے بولی۔

"حور! ادھر دیکھیں" ازلان ڈریسنگ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"امی نے دوبارہ کچھ بولا ہے ؟" وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو! کیا ہوا؟" وہ اسکے یوں سر جھکانے پر پریشان سا ہو گیا۔

"آپکو مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی" وہ اپنے ہاتھ کھینچتے کی کوشش کرتے ہوے بولی

"اور یہ نیک خیال آپکو کیسے آیا؟" ابکی بار ازلان کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا

"جب آپ کسی اور سے محبت کرتے تھے تو مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی میں بلاوجہ درمیان میں آگئی" بولتے ہوئے ایک آنسو اسکی گال پر پھسلہ۔ اسکی بات سن کر ازلان نے سکون کا سانس لیا وہ شائد رات حامد کی کہی گئی بات کو سوچتی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور اگر میں کہوں کہ وہ لڑکی پچھلے کئی سالوں سے میرے خیالوں پر چھائی ہوئی ہے جسکا خیال ہر پل میرے ساتھ ہوتا ہے جسے ہر پل دعاؤں میں مانگا تھا، جس کے بارے میں رات کئی گھنٹوں تک میں چاند سے باتیں کیا کرتا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ آپ ہیں" اب ازلان کو لگا کہ یہ شائد سہی وقت ہے وہ اپنے دل میں چھپے محبت کے جذبے کا تھوڑا سا حصہ اسکے سامنے بیان کر گیا۔ حوریہ حیرت سے اسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ تو اس شادی کو ایک مجبوری سمجھ رہی تھی وہ سوچتی تھی کہ ازلان نے امین صاحب کے مجبور کرنے پر شادی کی ہے پر ابھی وہ اسکے سامنے کیا بول رہا تھا کچھ پل تو اسے یہ سب سمجھنے میں لگے۔

"میں سچ کہ رہا ہوں میں نے بچپن سے جس لڑکی سے محبت کی ہے وہ آپ ہیں مجھے تو پتہ بھی نہیں کب کیسے محبت کی چھوٹی سی کلی میرے دل میں پھوٹی، آہستہ آہستہ اپکی محبت نے میرے دل میں الگ سی جگہ بنالی" وہ اسکے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کر انگلیوں کی پوروں سے پکڑ کر کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ منہ کھولے اسکی طرف دیکھ رہی تھی ابھی تک اسکے ہاتھ ازلان کی گرفت میں تھے۔ وہ اسکے ہاتھوں مین تھامے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہی تھی جب نا جانے کہاں سے دماغ میں کسی کے الفاظ گھونجے۔

Posted On Kitab Nagri

"حور یہ تم نہیں جانتی میں تم سے کب سے پیار کرتا ہوں۔ اتنا پیار تو شائد میں نے کبھی زندگی میں کسی سے نہیں کیا۔ کیا تم ساری زندگی میرا ساتھ دو گئی" اسد کے کچھ مہینوں پہلے کہے گے الفاظ اسکے کانوں مین گھونجے۔ ازلان بول رہا تھا پر وہ سن کہاں رہی تھی

" جھوٹ! جھوٹ آپ مجھ سے محبت نہیں رکتے محبت وجبت کچھ نہیں ہوتی، اس دنیا میں کسی کو کسی سے محبت نہیں ہے۔ یہ سب دھوکہ ہے تاکہ آپ اپنا مطلب پورا کر کے چھوڑ دو اسد نے بھی یہی کہا تھا اسنے بھی ایسے ہی مجھ سے کہا۔ محبت کرتا ہوں پھر چھوڑ دیا۔ مجھے بالکل یقین نہیں ہے" وہ اپنے ہاتھ کھینچ کر اسے دھکہ دیتی واشروم میں چلی گئی۔ ازلان اسکے یوں ری ایکٹ کرنے کر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا جواب واشروم میں ہو چکی تھی۔

وہ سب تیار ہو کر حال میں کھڑے تھے ازلان اپنا موبائل جیب میں ڈالتا انکے پاس آیا۔

"بھائی بھابھی کہاں ہیں؟ تیار نہیں ہوئیں"؟ حامد کمرے کی اُور دیکھتے ہوئے بولا۔

" آرہی ہیں، تم سب ریڈی ہو"؟ ازلان اپنے آپ کو کچھ حد تک سھنمبال چکا تھا۔ سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"امی آپ نہیں چل رہیں میں نے صبح بولو تو تھا آپ اور کرن تیار رہیں" ازلان کیچن سے نکلتیں ماجدہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنی بیوی اور سالیوں کے ساتھ جاؤ ماجدہ بیگم پاس پڑی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

چلو انکا پھر شروع ہو گیا، افرحہ ایک طرف پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبرائی، وہ کل سے انکی کوئی ناکوئی بات اگنور کر رہی تھی۔ پاس کھڑے حامد نے اسکی بات سن لی۔

" آپ نہیں جانا چاہتیں تو ٹھیک ہے بھائی لیٹ ہو رہے ہیں باہر کیپ والا انتظار کر رہا ہے" حامد کا موڈ ایک دم بگڑا۔ تبھی حوریہ کالی چادر لیتے ہوئے کمرے سے باہر آئی۔

" ایک منٹ! ازلان کہتا ہوا ماجدہ بیگم کے کمرے کی طرف گیا۔ جہاں بیڈ پر ہمیشہ کی طرح کتابیں پھیلا کر کرن بیٹھی ہوئی تھی۔

"تو کیا اب میری گڑیا بھی نہیں جانا چاہتی؟" ازلان اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"میرا دل نہیں کر رہا" وہ پینسل سے رجسٹر پر کچھ لکھتے ہوئے بولی۔

"کیا اپنے بھائی کی بات نہیں مانو گی چلو باہر نکلو گئی تو موڈ اچھا ہو جائے گا" ازلان کھڑا ہوا اور الماری سے اسکی چادر نکالتے ہوئے بولا۔

" آپ اجنبی بنے رہیں تو اچھا ہے دوبارہ سے میرے بھائی بننے لی ضرورت نہیں" وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اجنبی!" وہ کتنی ہی دیر اس لفظ کی گہرائی ک سمجھنے کی کوشش میں رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اجنبی حوریہ سے شادی کرلی خوش ہیں نا، اب آپکو میری یا امی کی کیا ضرورت ہے، جب سے شادی ہوئی ہے نا آپ مجھ سے بات کرتے ہیں، نا اسلام آباد سے فون کرتے ہیں، نا آپکو ابا کے جانے کا دکھ ہے جس کے ابو کی وجہ سے ابا اس دنیا سے چلے گے اسی سے شادی کرلی۔ آپکو اب حوریہ زیادہ اہم وہ گئی ہے اسی لیے اب میں اور امی آپ سے دور ہی رہیں گے تاکہ آپ اپنی زندگی سکون سے گزاریں "وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے پین کو دور اچھالتے ہوئے بولی۔ اسکی آواز باہر تک آرہی تھی پورے گھر میں خاموشی کا ماحول چھا گیا۔ ازلان حیرانگی سے اسکے کہے گے الفاظوں کو سن رہا تھا۔ وہ کتنی بری غلط فہمی کا شکار تھی۔ اور یہی غلط فہمی اسکے اندر انچاہی نفرت کو جنم دے رہی تھی جسکا ذمے دار کہی نا کہی ازلان اب خود کو سمجھنے گا تھا۔ وہ ہاتھ میں اسکی کالی چادر لیے قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا۔ جو اب بیڈ سے نیچے اتر چکی تھی۔

"کرن! تم ایسے کیسے سوچ سکتی ہو، میں تمہاری وہی بھائی ہوں، جس سے تم اپنی ہر فرمائیش پوری کرواتی تھی، جس نے تمہارے ہر لاڈ اُٹھائے، تم غلط سوچ رہی ہو مجھے تمہاری اور امی کی بہت پرواہ ہے حوریہ اگر میری بیوی ہے تو تم میری بہن ہو، کچھ حد تک میری غلطی ہے مین اسلام آباد سے تمہیں فون نہیں کرتا تھا کیونکہ میں بہت مصروف تھا" پر میری گڑیا اپنے بھائی سے اتنی بدگمان مت ہو، ازلان اسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بول رہا تھا۔ وہ روئے جارہی تھی۔ ازلان جانتا تھا وہ کتنی بری اٹینشن سیکر

Posted On Kitab Nagri

ہے وہ ہمیشہ سے اس سے بہت اٹیچ رہی تھی یوں اچانک اسکا اٹینشن بٹتے ہوئے دیکھ کر وہ ایسے ری ایکٹ کر رہی تھی۔ اسے بس گائیڈنس اور توجہ کی ضرورت تھی۔ اپنی غلطی اب ازلان کو سمجھ آئی۔

)کچھ بچے ایسے ہوتے ہیں جب انہیں بھرپور توجہ نا دی جائے تو وہ اپنا غصہ غلط کاموں میں پڑ کر ظاہر کرتے ہیں۔ کرن بھی انہی میں سے ایک تھی۔ وہ اپنے غصے کو اب غلط طریوں سے ظاہر کر رہی تھی جو کہ بعد میں جا کر کافی خطرناک ہو سکتا ہے(

"ایم سوری" ازلان اسکے جھکے سر کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ائی ہیٹ یو بھائی، آپ بہت برے ہو، وہ روتے ہوی ئے بولی ازلان نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"تو کیا اب ناراضگی ختم گڑیا "

"اگر آئندہ آپ نے یہ سب دوبارہ کیا تو میں کبھی بات نہیں کروں گی وہ وارنگ دیتے ہوئے بولی۔

" چلیں پھر گھومنے "ازلان نے چادر اسے اُڑاتے ہوئے کہا۔

"پہلے وعدہ کریں مجھے ایک ڈریس دلائیں گے میرا فنگشن آرہا ہے" وہ بیڈ پر پڑے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے بولی ازلان اسکے پہلے جیسے بات کرنے پر ہلکا سا مسکرایا۔ وہ دونوں باہر آگے۔

"روٹھی ہوئی ملکہ جی مان گئیں"؟ حامد بائیک کی چابی ک انگلی پر گھوماتے ہوئے بولا۔

"میری گڑیا ہے اپنے بھائی سے ناراض ہونے کا پورا حق ہے" ازلان نے کرن کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے کہا۔ حوریہ کو اسکا یہ روپ بہت پیارا لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی کیا ابھی بھی آپ نہیں جائیں گئی" ازلان اب ماجدہ بیگم کی طرف متوجہ ہوا جنکی آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں۔

"مجھے دوسرے محلے میں جانا ہے وہاں ایک فوتگی ہوگئی ہے تم سب چلے جاؤ زیادہ الٹا پلٹا مت کھانا اور جلدی واپس آجانا ماجدہ بیگم بولیں تو اب نا تو انکے لہجے میں طنز تھا اور نا ہی سرد پن، وہ بہت عام سے لہجے میں بولیں۔ سب مسکراتے ہوئے گھر سے نکلے۔۔۔۔۔

وہ سب پہلے میوزیم گے، پھر سینما میں مووی دیکھی شام چار بجے کے قریب وہ پارک میں پہنچے جھولے وغیرہ لے کر سب فارغ ہوئے تو ایک جگہ گھاس پر بیٹھ گے آس پاس کافی فیملیز بیٹھی ہوئیں تھیں۔

"افرحہ میرے ساتھ چلو مجھے کچھ بات کرنی ہے اور کچھ کھانے کے لیے لے کر آتے ہیں" ازلان اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر بولا۔ حوریہ کب کی نوٹ کر رہی تھی وہ اسے اگنور کر رہا تھا۔ اپنی صبح والی حرکت پر بار بار اسے شرمندگی ہو رہی تھی۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا وہ ان دنوں میں دو بار ازلان کے سامنے اسد کا نام لے چکی تھی۔ وہ کیا سوچتا ہوگا یہی سب اسکے دماغ میں گھوم رہا تھا۔

"ازلان بھائی کیا بات کرنی تھی آپ نے پہلے ملنے کا بھی کہا تھا" افرحہ اب پریشان ہوگئی۔ وہ دونوں اس وقت برگرز کا آڈر دے کر ایک طرف کھڑے تھے۔

"کیا تم مجھے اس ایک مہینے کی باتیں بتا سکتی ہو اسد کا حوریہ کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟، اور طلاق کے بعد حوریہ نے کیسے سب سہا؟ اور گھر میں سب کا کیسا رویہ تھا؟

Posted On Kitab Nagri

"جب شادی ہو رہی تھی تب حوریہ بہت خوش تھی۔ اسد نے کبھی انہیں گھر آنے نہیں دیا جس دن سب کے سامنے طلاق دی اسی دن وہ گھر آئے تھے۔ حوریہ نے زیادہ تو نہیں بتایا بس اتنا کہا کہ وہ اسے مارتا تھا بلاوجہ مارتا تھا اسنے بس گھر بچانے کے لیے سب سہا۔ طلاق کے بعد وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں بند رہتی تھی کبھی کسی سے کچھ کہا ہی نہیں جو کچھ اس ایک مہینے میں ہوا وہ سب اسکے اندر ہی دفن ہے جسے وہ خود بھی گریدنا نہیں چاہتی" افرحہ کو جتنا معلوم تھا اسنے سب بتادیا۔

"مارتا تھا" ازلان نے سامنے اس دن والا واقع آیا جب حوریہ نے اتنا عجیب برتاؤ کیا تھا۔

"شکریہ اتنا بتانے کے لیے" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔ برگرز تیار ہو چکے تھے دو شاپرز پکڑے وہ واپس ان سب کی طرف آگے۔

ازلان کے دماغ میں سب چل رہا تھا۔ وہ بے دھیانی میں برگر کھا رہا تھا۔

"او ہیلو بھائی کیا ہوا زیادہ بھوک لگ گئی ہے یہ تیسرا برگر ہے" حامد ادے تیسرا برگر اُٹھاتے دیکھ کر بولا۔

"تیسرا" وہ صدمے سے بولا اور برگر واپس رکھ دیا۔

"کیا ہوا؟" حوریہ جو اسکے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی آہستہ آواز میں بولی۔

"کچھ نہیں" اسنے نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور کھانا ہے یہ لو" حامد پاس بیٹھی افرحہ کو دیکھتے ہوئے بولا جو برگر کے ختم ہو جانے پر منہ بنا رہی تھی۔ وہ جانتا تھا ایک سے اسکا کچھ نہیں بنتا تھا۔

"حامد صاحب اگر کل کو میں مر بھی رہی ہوں تب بھی آپکے ہاتھ سے کچھ لے کر نہیں کھاؤں گئی۔ وہ تلخ لہجے میں بولی۔ آج پہلی بار حامد کو اسکا لہجہ جھبا تھا۔

سب نو بجے تک واپس آ گے۔ سب اتنا تھکے ہوئے تھے کہ جاتے ہی سو گے۔ ازلان کو نیند نہیں آ رہی تھی وہ صحن میں آ گیا وہاں ایک طرف کرسیاں لگی ہوئیں تھیں۔ وہ وہی ایک کرسی کو گھسیٹ کر وہاں بیٹھ گیا۔ دماغ حوریہ کے گرد گھوم رہا تھا۔ وہ اتنا تو سمجھ چکا تھا وہ ٹھیک نہیں ہے اس لیے اسمے کل اپنے کالج فرینڈ جو کہ اب ایک مشہور سائیکی ٹرسٹ تھا اس سے ملنے کا پروگرام طے کر لیا تھ۔ وہ جانتا تھا اگر حوریہ کو ساتھ چلنے کا کہا تو وہ بھڑک جائے گئی اس لیے وہ خود اکیلے جانا چاہتا تھا۔ انہی سوچوں میں گم وہ کب سے وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ جب سامنے ٹیبل پر ایک کپ رکھا گیا اسنے نظریں اُٹھا کر دیکھا تو سامنے حوریہ اپنے یاتھ میں ایک کپ لیے کھڑی تھی۔

"میں نے دیکھا آپ یہاں بیٹھے ہیں تو چائے بنا کر کے آئی" وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"شکریہ "ازلان نے چائے کا کپ پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کرن کی باتوں کے بارے میں سوچ رہے ہیں؟" وہ چائے جا گھونٹ بھر کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو خبر ہی نہیں تھی میری بہن اتنی بری غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہے اسکی باتیں سن کر کچھ پل کے لیے مجھے لگا وہ میری گڑیا نہیں ہے "

" یہ تو اچھا ہوا انا اسنے اپنے دل کی بات بتادی اس سے آپ اب ان باتوں پر توجہ دے سکتے ہیں"

"حور یہ آپ اس سے دوستی کرنے کی کوشش کرو تھوڑی سی کوشش کے بعد دیکھنا وہ آپ سے کھل کر باتیں کرنے لگ جائے گئی۔ ازلان کرن کو لے کر کافی پریشان تھا۔

"ہمم مین کروں گی" وہ اثبات میں سر ہلا کر بولی۔

"مجھے لگتا ہے جو پل تقلیف دیتے یوں یا جن کو آپ بھول نا سکو انہیں کسی کے ساتھ باٹنا چاہیے اپنی فیلنگز کو ایکسپریس کرنا چاہیے ازلان بولتے بولتے کبھی کبھی اسے دیکھتا جس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بتا رہے تھے کہ وہ اسکی بات کو سمجھ گئی۔

"ماہم اور افرحہ کل صبح واپس جا رہی ہیں" اسنے بات کو گھما دیا۔

"صبح میں نے اُور وی ایکٹ کر دیا تھا اسکے لیے ایم سوری" وہ اپنے ہاتھوں کو مڑورتے ہوئے بولی۔

ازلان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا آپکو سچ میں لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا تھا"؟ ازلان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"شائد آپکو میری بات بری لگے پر سچ میں مجھے اب ان چیزوں پر یقین ہی نہیں ہوتا میں نے کئی دفع خود کو یقین دلانے کی کوشش کی پر ایسا لگتا ہے اگر یقین کر لیا تو۔۔"۔ وہ بولتے بولتے ایک دم چپ ہو گئی

"تو کیا؟" وہ جو اسے ہم تن سن رہا تھا اسکے یوں چپ ہو جانے پر ایک دم بولا۔

"ڈر لگتا ہے اگر یقین کر لیا تو کہی ایک بار پھر میرا یقین ٹوٹ نا جائے، اور اگر اس دفع یقین ٹوٹا تو میں مکمل طور پر ٹوٹ کر بکھر جاؤں گی۔ تب شائد میں خود کو بھی سمیٹ نا پاؤں گی۔ وہ سر جھکائے بول رہی تھی۔ اور بنا اسکا جواب سنے وہ کھڑی ہوئی اور اندر کی طرف بڑھی ازلان نے بھی اسے رُکنے کی کوشش نہیں کی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

دن خاموشی سے بیت گے۔ ماہم اور افرحہ اگلے دن ہی گھر چلی گئیں۔ آج شام چار بجے ازلان کی بس کا وقت تھا۔ وہ صبح حوریہ کے ساتھ امین صاحب کے گھر سے ہو کر آیا تھا۔ ابھی کمرے میں حوریہ اسکی پیکنگ کر رہی تھی۔ اسکے نکلنے میں ایک گھنٹہ تھا۔ وہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلا اور صحن میں سبزی بنا رہی ماجدہ بیگم کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"امی! اب میں تین مہینے تک نہیں آپاؤں گا" وہ تھوڑی دیر بعد بولا۔ ماجدہ بیگم یہ پہلے جانتی تھیں پر شائد ازلان جو باتیں کرنا چاہتا تھا اسکے لیے یہی سے شروعات کرنا بہتر تھا۔

"اللہ تمہیں کامیاب کرے "

"میں نے ہمیشہ آپکی شفقت دیکھی ہے، چاہے وہ اپنے بچوں کے لیے ہو، یا کسی اور کے بچوں کے لیے، آپ نے ہمیشہ سب کو بہت پیار اور محبت دی ہے، میں جانتا ہوں میری یہ شادی اپکی مرضی سے نہیں ہوئی، پر کیا آپ اپنا دل برا کر کے سب کچھ بھلا نہیں سکتیں۔ ازلان پچھلے کافی دنوں سے بات کرنے کی سوچ رہا تھا پر ہمیشہ نا جانے کیوں رک جاتا۔

Posted On Kitab Nagri

"ازلان میرے ایک سوال کا جواب دو تمہیں اپنی بیوی زیادہ اہم ہے یا ماں بہنیں" ماجدہ بیگم چڑ گئیں ازلان کو اسکی توقع تو تھی ہی۔

"امی زندگی میں ہر رشتے کا ایک مقام ہوتا ہے آپ میری ماں ہیں، اور ماں کا درجہ بہت بڑا ہوتا ہے، میں نے ہمیشہ اپنی بہنوں کو وہ سب دینے کی کوشش کی ہے جو میرے پاس ہے، اور جہاں تک بات حوریہ کی ہے تو وہ میری بیوی ہے میرا فرض بنتا ہے اسکا خیال رکھوں۔ آپ سب میری زندگی کا بہت بڑا حصہ ہیں کسی ایک کو بھی کم نہیں سمجھ سکتا" ازلان نے بہت سمجھداری سے جواب دینے کی کوشش کی۔

"ہنہ وہ طنزیہ انداز مین ہنسیں ازلان کو برا لگا وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور انکے سامنے زمین پر بیٹھا اور انکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے۔

"امی! کبھی ٹھنڈے دماغ سے بیٹھ کر سوچیے گا ضرور کہ آپ جس طرح کا رویہ حوریہ کے ساتھ رکھ رہی ہیں، کیا وہ صحیح ہے؟ امی جو ہم بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں اس بات کا مفہوم آپکو بہت اچھے سے سمجھ آ گیا ہو گا۔ میں نہیں چاہتا کل کو مجھے شرمندہ ہونا پڑے کے میری ماں نے غلط کیا۔ ایک دفع آنکھوں سے نفرت کی پٹی اتار کر دیکھیں، آپکو اپنے بیٹے کی پسند پر ناز ہو گا، اپکے ناخوش ہونے سے اپکا بیٹا خوش کیسے ہو سکتا ہے، اگر مجھے خوش دیکھنا چاہتی ہیں تو خود دل سے رہ نفرت مٹا دیں جس دن آپ نے ایسا کیا دیکھیے گا خود کو بہت ہلکا محسوس کریں گئیں۔ کچھ دیر میں اسلاآباد کے لیے نکلنا ہے اپنے ہاتھوں کی اچھی

Posted On Kitab Nagri

سی چائے پلا دیں وہاں اپکے ہاتھ کی چائے کی بہت یاد آتی ہے" ازلان نرم لہجے مین سب بول رہا تھا۔ ماجدہ بیگم کافی دیر ازلان کے کہے گے جملوں کو سمجھتیں رہیں۔ وہ سچ میں بہت گہری باتیں کر گیا تھا۔ وہ انکو سوچوں کے سمندر میں اکیلا چھوڑ تا خود اُٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

**************************"*********

حوریہ کب سے پیکنگ کر رہی تھی اب جا کر مکمل ہوئی۔ آج صبح سے نا جانے کیوں اسکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں دل اداس سا ہو رہا تھا۔ وہ وجہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کر رہی تھی کیونکہ دل ہی دل میں وہ وجہ جانتی تھی ابھی بھی وہ ڈوپٹے سے اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی۔

"پیکنگ ہو گئی ؟" کمرے میں داخل ہوتا وہ بولا تھا۔

"ہمم ہو گئی" حوریہ نے سر اثبات میں ہلا کر کہا۔ ازلان نے اسکی بھاری آواز کو اچھے سے سنا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ چل کر اسکے قریب آیا۔

"کچھ نہیں" اسنے نفی میں سر ہلایا پر اسکی بھیگیں پلکیں سب عیاں کر رہیں تھیں۔

"حور کیا ہوا؟" اسنے اسکی تھوڑی کو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"پتہ نہیں صبح سے دل اداس ہو رہا ہے آنسوں نکلی جا رہے ہیں" وہ ڈوپٹے کو انگلیوں پر مڑورتے ہوئے بولی۔ ازلان اسکے یوں کہنے پر ہنسا تھا۔

"میرے چلے جانے کی وجہ سے رو رہیں ہیں؟" ازلان نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں تو لگتا ہے امی لوگوں سے مل کر آئی اسی لیے ہو رہا ہے" وہ نظریں چُرا کر بولی۔ ایسا کرنا ازلان کی نظروں سے پوشیدہ نا رہ سکا۔

"ان سے مل کر آئیں تب تو خوش ہونا چاہیے یوں اداس ہونے کا لوجک کچھ سمجھ نہیں آ رہا" وہ اب چھیڑنے کے موڈ میں تھا۔

"مجھے نہیں پتہ" وہ اسکے سوال جواب سے تنگ آکر بولی اور چہرا موڑ لیا۔ ازلان آگے بڑھا اور پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا۔ حوریہ کو اس سب کی توقع نہیں تھی اسکی سانس ایک پل کو رکی۔

"تین مہینے کی بات ہے میں آجاؤں گا، زیادہ مس کریں گئی تو موبائل پر بات کر لیجیے گا میرا تو آپکو پتہ ہی ہے میسج اور کالز تو کروں گا، الٹ پلٹ باتیں مت سوچیے گا، اپنا اور گھر والوں کو خیال رکھیے گا۔ انشااللہ تین مہینے چٹکی بجاتے گزر جائیں گے۔ وہ ہلکے سے مسکرا کر بول رہا تھا۔ وہ چونکا تب جب اسکی کلائی پر ایک آنسو گرا۔ اسنے حوریہ کا رخ اپنی طرف کیا۔

"ایسے کیسے چلے گا ایسے تو میں جا نہیں پاؤں گا" وہ اسکے چہرے پر پھیلے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ کے ایسے ری ایکشن پر وہ کہی نا کہی خوش تھا کہ اب وہ بھی اسکے متعلق سوچ رہی تھی۔ وہ جانتا تھا وہ اپنی محبت سے اسکے سارے غم بھلا دے گا۔

"رک نہیں رہے میں کیا کروں" وہ اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

" چلیں پھر جانا کینسل کر دیتا ہوں نوکری چھوڑ دیتا ہوں لوگ کہیں گے بیوی کے لیے اتنا پاگل وہ گیا نوکری کو لات ماردی پھر ہم یہی کونے میں چائے کا سٹال لگائیں گے۔ کیسی لگی میری پلیننگ وہ اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے یہ سب بول رہا تھا۔ حوریہ ایک دم ہنس دی۔

" چلیں پھر کیا مجھے آجازت ہے مین جا سکتا ہوں " وہ تھوڑا سا جھک کر بولا۔ حوریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

" اللہ حافظ " وہ دو قدم حوریہ کی طرف بڑھا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کر گیا حوریہ اس سب کی توقع بلکل نہیں کر رہی تھی وہ ایک پل کے لیے شاک ہو گئی۔ ازلان اسکے چہرے کے بدلے تاثرات کو انجوائے کیا اور بیڈ سے اپنا بیگ پکڑ کر کمرے سے باہر نکلا۔ حوریہ بھی اسکے پیچھے آئی۔ کرن اور ماجدہ بیگم سے مل کر وہ حامد کے ساتھ بائیک پر بیٹھ گیا۔ اور اگلے ہی پل بائیک انکے گھت کی گلی سے نکل گئی۔ حوریہ دروازے میں ہی کھڑی تھی وہ کئی پل دور جاتی بائیک کو دیکھتی رہی۔ جب وہ نظروں سے مکمل اوجھل ہوا تب وہ دروازہ بند کرتی واپس مُڑی۔ اپنے کمرے کے واشروم میں آکر وہ دوبارہ سے رونے لگی۔ اور ان سات دنوں کو یاد کرنے لگی جب وہ یہاں تھا۔ یہ سات دن اسنے بہت خوشی سے گزارے وہ چھوٹی چھوٹی بات ہر اس سے مزاق کرتا تھا۔

****

Posted On Kitab Nagri

وہ آسلام آباد پہنچا کیپ کرواکر وہ اپنی بیلڈنگ کے پاس پہنچا جہاں پچھلے مہینے اسنے ایک چھوٹا سا فلیٹ کرائے پر لیا تھا۔ وہ سیڑیوں سے اوپر آیا اور اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ لائیٹ آن کی۔ یہ فلیٹ ایک کمرے، کیچن اور چھوٹے سے حال کا تھا جہاں دو صوفے اور سامنے ایل سی ڈی لگی ہوئی تھی۔ ارسم اسے کافی بار کہہ چکا تھا کہ حوریہ کو یہاں بلوالے پر وہ انکار کر دیتا کیونکہ وہ اسے اس چھوٹے سے گھر میں نہیں لانا چاہتا تھا وہ اپنی پرموشن کا ویٹ کر رہا تھا تاکہ ایک اچھے گھر میں سب کو لے کر آسکے۔

وہ بے حد تھکا ہوا تھا، تبھی آتے ہی کمرے میں چلا گیا اور فریش ہو کر سونے کے لیے لیٹ گیا اتنا تھکے ہونے کے باوجود نیند کوسوں دور تھی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے موبائل پکڑا اور لاک کھولا سامنے وال پیپر پر حوریہ کی تصویر جگمگائی سکے لب خود باخود مسکرائے اور آنکھوں کے سامنے آج کے سارے پل لہرائے اسکا یوں رونا یاد آیا تو واٹس اپ کھول کر اسکے نمبر پر کال ملادی۔

اس وقت حوریہ اپنے کمرے میں لیٹی سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب پاس پڑے موبائل پر کال آنا شروع ہوئی۔ ازلان کا نمبر دیکھ کر اسے سکون سا ملا وہ کب سے اسکے میسج یا کال کا ویٹ کر رہی تھی کہ ایا وہ ٹھیک سے پہنچا کہ نہیں۔ کال اُٹھا کر اسنے موبائل کان سے لگالیا۔

السلام علیکم! اسنے ہولے سے کہا۔

وعلیکم السلام! ازلان کا لہجہ ہشاش بشاش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ٹھیک سے پہنچ گے ؟" حوریہ بولی۔

جی ابھی پہنچا ہوں ابھی تک سوئی کیوں نہیں ؟" ازلان وقت دیکھتے ہوئے بولا۔

"ویسے ہی نیند نہیں ارہی تھی "

"کیوں کیا میری یاد آرہی تھی" وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا۔

"ازلان بہت دیر ہوگئی ہے آپ سوجائیں صبح آفس بھی تو جانا یے" وہ جلدی سے بولی اور فون رکھ دیا۔

ازلان ارے ارے کرتا رہ گیا۔ حوریہ اب سکون سے بیڈ پر لیٹی اسکی آواز جو سن لی تھی اب نیند تو آہی جانی تھی اسکے لب خود با خود مسکرا اُٹھے۔

****

اسے اسلام آباد آئے دو مہینے ہو چکے تھے وہ پچھلے ایک ہفتے سے ایک پروجیکٹ کے سلسلے میں بہت مصروف تھا۔ اج اس کمپنی کے مینیجر اور کمپنی کے مالک نے انکے افس آنا تھا۔ ازلان نے پریزنٹیشن دینی تھی۔ وہ صبح سے اس سب میں بے حد مصروف تھا۔ وہ سب میٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے دوسری کمپنی کے مالک اور مینیجر کمرے میں داخل ہوئے۔

ازلان اپنے موبائل کو آف کررہا تھا جب کسی کی آواز کانوں میں پڑی۔

"ہیلو ایوری ون میں اسد ہوں کمپنی کا مینیجر" ازلان کو ایک پل نا لگا آواز پہچاننے میں اسے ایک پل نا لگا اسنے سر اُٹھا کر سامنے دیکھا تو واقع اسد کھڑا تھا۔ وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسد بھی اسے دیکھ چکا تھا پر اسنے اسے مکمل اگنور کیا اور چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ہمیں بہت خوشی ہے ہم آپ کی اتنی بری کمپنی کے ساتھ ہر جیکٹ کرنے جا رہے ہیں ہمارے بہت ہی قابل ایملائی کچھ دیر میں پریزنٹیشن دیں گے۔ فاروق صاحب جو کہ اسکمپنی کے اونر تھے وہ بولے۔

"سر یہ تو پریزنٹیشن دیکھنے کے بعد ہی پتہ چلے گا اپکی کمپنی اس قابل بھی یے جو ہماری کمپنی کے ساتھ کان کر سکے اسد سنجیدہ انداز میں بولا۔ ازلان جان چکا تھا وہ یہ سب کیوں بول رہا ہے۔

"جی بالکل ہم اپنا ہنڈرڈ پرسنٹ دیں گے پہلے پریزنٹیشن دیکھ لیں اسکے بعد ہی بات کرتے ہیں" ازلان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پریزنٹیشن دینے کے لیے وہاں ہر بنی جگہ پر جا کر کھڑا ہوا۔ کمرے کی لائیٹ آف ہوئیں اور سامنے سکرین پر ازلان کی بنائی گئی سلائیڈز چلنے لگیں۔ وہ بہت ہی اچھے طریقے سے سب کو پریزینٹ کر رہا تھا آخر میں اسد نے کافی سوالات کیے جسکا اسنے بہت ہی تحمل سے جواب دیا۔

پروجیکٹ بہت ہی اچھا ہے مجھے یقین ہے ہم دونوں کمپنیز مل کر اسکو بہت اچھے سے انجام دے پائیں گئیں۔ حمدان صاحب کھڑے ہو کر فاروق صاحب سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولے۔

"مجھے خوشی ہے آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ ہم (ایم ایس) کمپنی کے ساتھ مل کر اس پروجیکٹ کو پورا کریں" فاروق صاحب چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک منٹ ہم نے ابھی تک بس اپنا پوائینٹ آف یو دیا ہے کیا اپ لوگ ہمیں متمعین کرنے کے لیے کچھ نہیں کریں گے اپنے آئیڈیا بتائیں آپ اس پروجیکٹ کو کیسے اور کتنے بجٹ میں پورا کریں گے۔
ازلان ان سب کو باتیں کرتا دیکھ آگے بڑھ کر بولا۔ اسکی بات فاروق صاحب کو صحیح لگی حمدان صاحب جبراً مسکرائے اور اسد کے ماتھے پر بل پڑ گے۔

"جی بالکل اسد انکو اپنا آئیڈیا بتاؤ" حمدان صاحب نے اسد کو کہا جو اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا پر آگے برھا اور جلدی جلدی اپنا آئیڈیا بتانے لگا۔

"ایک منٹ اسد صاحب ہم دونوں جب مل کر یہ پروجیکٹ کر رہے ہیں تو ہماری کمپنی 70٪ اور اپکی کمپنی 30٪ انویسٹ کیوں کرے گئی مجھے یہ لوجک کچھ سمجھ نہیں آیا" ازلان نے اسکی بات پورا ہونے کے بعد کہا۔

"تو ازلان صاحب آپ کیا چاہتے ہیں؟" اسد جبراً مسکرا کر بولا۔ فاروق صاحب کو بھی ازلان کی بات ٹھیک لگی۔

"میں 50٪ 50٪ پر بلیو رکھتا ہوں اگر ہم 50٪ انویسٹ کر رہے ہیں تو آپ بھی 50٪ انویسٹ کریں" وہ ٹیبل پر کہنی رکھتے ہوئے بولا۔

"اگر آپکی خوشی اسی میں ہے تو ٹھیک کے حمدان صاحب مسکرا کر بولے۔

"تو کانٹریٹ سائین کریں؟" اسد نے کہتے ہوئے فائل ٹیبل پر کھولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے اسد صاحب اتنی بھی کیا جلدی ہے دو ہفتے بعد ہمارے سر لی اینی ور سری کی بہت بری پارٹی ہے اسی دن یہ کانٹریکٹ سائن کر لیں گے" ازلان نے فائیل بند کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بالکل ٹھیک رہے گا ہم اسی دن سائین کریں گے حمدان صاحب کرسی سے کھڑے ہو کر بولے۔

" چلیں پھر اسی دن ملاقات ہو گی" فاروق صاحب نے ہاتھ ملاتے ہوے کہا جاتے ہوئے اسد ازلان کو گھورنا نہیں بھولا۔

"یہ سب کیا تھا؟ جب پہلے ہی طے تھا کہ آج کانٹریکٹ سائن ہو جائے گا تو یہ سب کرنے کی وجہ ؟" انکے جاتے ہی فاروق صاحب ازلان پر بھڑکے۔

"سر مجھے وہ لوگ کچھ ٹھیک نہیں لگے میں بس انکی کمپنی کے متعلق کچھ جاننے کے بعد ہی اپکو سائین کرنے کے لیے کہہ سکتا ہوں یوں جلد بازی میں لیا گیا فیصلہ کئی دفع بہت بھاری پڑتا ہے۔ دو ہفتے کا وقت ہے میں اپنی تسلی کے لیے کچھ پوچھ تاج کر لوں پھر آپ پارٹی پر سائین کر لیجیے گا" ازلان نے انہیں اپنے خدشے بتائے۔

"تم بہت کم وقت میں مجھے اپنی قابلیت لی وجہ سے مجھے امپریس کر پائے ہو میں ایک چانس دیتا ہوں ان دو ہفتوں میں جو پتہ کرنا ہے کر لو ورنہ میں پارٹی پر سائین کر دوں گا" فاروق صاحب بول کر میٹنگ روم سے نکل گے۔ انکے جاتے ہی ازلان نے پاس پڑا پانی کا گلاس پیا۔

Posted On Kitab Nagri

" پیپر کیسا ہوا؟" وہ اس وقت اپنا دوسرا پیپر دے کر یونی کے گارڈن میں بیٹھی ہوئی تھی جب حامد اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہوا" وہ بس اتنا ہی بولی۔ کچھ پل کے لیے خاموشی چھائی رہی حامد اسکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا، یہ بات تو وہ کافی عرصے سے نوٹ کر رہا تھا کہ وہ بہت چپ چپ سی ہو گئی ہے، اسکی آنکھوں کے گرد حلقے پڑے دیکھ کر اسکو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا۔

"وقت سے سوتی نہیں ہو جو آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہیں؟" حامد کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔

"پڑھتی ہو اسی لیے نیند پوری نہیں ہو رہی اور کچھ " وہ اپنے موبائل سے نظریں ہٹا کر سرد انداز میں بولی۔

"افرحہ ایم سوری یار پلیز معاف کر دو اور یک سب ختم کرو اب مزید مجھ سے تمہاری بے رخی سہی نہیں جاتی ایک دفع پلیز اس ٹاپک پر بات تو کر کے دیکھو" حامد منت بھرے انداز میں بولا۔

" صحیح کہا ایک دفع بات کر کے ختم کر دینی چاہیے بولو کیا بات کرنی ہے؟" وہ اپنا موبائل بند کر کے اب مکمل اسکی جانب متوجہ ہوئی۔ جیسے آج سب ختم کرنا چاہتی ہو۔

"کیا تم وہ سب بھول نہیں سکتی" وہ بس اتنا ہی بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھول جاؤ! ہمم تم کہ سکتے ہو تمہیں لگتا ہے تم کہو گے افرحہ سب بھول جاؤ، میں نے جو کیا مجھے اسکے لیے معاف کر دو، اور افرحہ تو پاگل ہے نا وہ سب بھول کر تمہیں معاف کر دے گئی اور بولے گئی چلو اب اچھے سے رہتے ہیں" وہ ہنستے ہوئے بولی اسکی ہنسی میں چھپی ازیت حامد نے محسوس کی۔

"تو تم معاف نہیں کروگئی"؟ ایک ڈر اسکی آواز میں واضع تھا۔

"مسٹر حامد آج تم مجھے بتا ہی دو کیا کیا معاف کرو، تمہارا یوں بنا وجہ بتائے مجھ سے بات نا کرنا وہ معاف کروں، یا طنزیہ کے جو تم نے تیر چلائے انکو بھولوں، یا وہاں کوڑیڈور میں کھڑے ہو کر تمہارا اپنی زندگی سے مجھے نکالنا وہ بھولوں، یا اپنی ذات کو تمہاری نظروں مین دو کوڑی کا ہوتے ہوئے دیکھا اسکو بھولوں، تم نے کہا تھا نا افرحہ تمہاری سب سے بری غلطی ہے تم اس باپ کی بیٹی ہو جسکی وجہ سے میرا باپ مرا، تو اب بھول گے میں ابھی بھی اسی باپ کی بیٹی ہوں، تم شائد ان دنوں کو بھول سکتے ہو پر میں نہیں میں وہ ازیت نہیں بھول سکتی جو تم نے مجھے دی تھی" وہ اپنی آواز کو زیادہ اونچا نا کرتے ہوئے نم لہجے میں بول رہی تھی اسکی آواز میں واضع دکھ، غم غصہ تھا۔

"پلیز ایک دفع معاف کر دو تمہیں کیا لگتا ہے وہ سب کر کے میں بہت خوش تھا، تمہیں اپنی زندگی سے نکالنا میرے لیے بھی کوئی آسان کام نہیں تھا، اگر تمہیں یہ ازیت ہوئی ہے تو تم سے ڈبل ازیت سے میں گزرا ہوں، اس وقت میرے دماغ میں جو آیا میں نے کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

"واؤ حامد تمہارے دماغ میں جو آیا تم نے کیا اور اذیت ہنہہ اگر اذیت میں ہوتے تو ایسا کبھی نہیں کرتے۔اور اس بات کی کیا گرینٹی ہے کل کو دوبارہ سے تم مجھے نہیں چھوڑو گے، کل دوبارہ سے اگر ویسی سچویشن آگئی تب بھی تم وہی کرو گے اس لیے اس بات کو یہی ختم کرتے ہیں اپنی زندگی خوشی سے جیو اور مجھے بھی جینے دو بار بار میسج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں" وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے کھڑی ہوئی ۔اور بنا اسکی بات سنے وہاں سے نکل گئی۔وہ کتنی ہی دیر اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

****

"کیا تم اس لڑکے کو پہلے سے جانتے ہو" ؟حمدان صاحب گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسد سے مخاطب ہوئے۔وہ دونوں ابھی ابھی فاروق صاحب کی کمپنی سے باہر نکلے تھے۔

"نہیں تو" وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

"تم بھروسے مند بندے ہو اسی لیے اتنے اہم پروجیکٹ میں تجھے ساتھ لیا ہوں اگر میرے ہاتھوں سے یہ نکلا تو اپنا دیوالہ نکلوانے کے لیے تیار رہیو" حمدان صاحب سخت لہجے میں بولے۔

کیا بات کر رہے ہیں آپ میرے مالک ہی نہیں بلکہ ہونے والے سسر ہیں تو کیا بھلا میں اپنے سُسر کو نیچے گرنے بدوں گا اور آپ تو ٹیشن ہی مت لو یہ پروجیکٹ تو فاروق کی کمپنی کے ساتھ ہو کر رہے گا۔ اسکے لیے مجھے جو کرنا پڑے گا میں وہ کروں گا۔وہ انہیں یقین دیلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو دیکھ لوں گا تم کتنے پانی میں ہو اگر یہ پروجیکٹ گیا تو میری بیٹی کو بھی بھول جانا اور اب 50٪ حصہ ہی ڈالو میں نہیں چاہتا جو 50٪ ہمیں منافع ہونے والا ہے وہ بھی ہاتھ سے نکلے۔ حمدان صاحب سگریٹ جلاتے ہوئے بولے اسد نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ازلان اگر تو میرے رستے میں آیا تو ایسا توڑ کر پھینکو گا ساری زندگی اُٹھ نہیں پائے گا، سالے اپنے تین سالوں کی محنت کو ایسے ہاتھ سے نہیں جانے دو گا" اسد شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

وہ پرسوں بشرہ بیگم کے بہت کہنے کے بعد ماجد بیگم سے آجاذت لے کر رہنے آئی تھی اور ساتھ کرن بھی آئی تھی۔ کرن اس دن کے بعد سے کافی بدل گئی تھی حوریہ نے بھی اس سے آہستہ اہستہ دوستی کر لی تھی اور اب وہ دنوں کافی اچھی طرح بات کرتیں تھیں۔ اور جہاں تک بات ماجدہ بیگم کی تھی وہ ناتو زیادہ اچھے سے بات کرتیں ناپہلے لی طرح برے طریقے سے اور نا طنز کے تیر چلاتیں۔ اب وہ کافی چپ چپ رہتیں حوریہ ان سے بات کرنے کی کوشش کرتی پر وہ چپ ہی رہتیں۔

کھانا کھانے کے بعد وہ فارغ ہوئے اور اوپر کمرے میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئیں۔

افرحہ اس دن کا حامد سے بات کرنے کے بعد سے ناجانے کیوں زیادہ اداس ہو گئی تھی۔ اسکے بعد سے حامد نے اسے ایک بجی میسج یا کال نہیں کی تھی۔

"چلو یار بور ہو رہا ہے لُڈو کھیلتے ہیں" ماہم اُٹھی اور الماری کے اوپر سے لڈو اتار لائی۔

"اس دفع بھی ہر بار کی طرح میں ہی جیتوں گی" کرن لال رنگ چنتے ہوئے بولی۔

"تم بھی زین کی طرح اُور کانفیڈینٹ مت بنو وہ بھی اس دن یونی میں یار اتھا پہلے ایسے ہی بول رہا تھا میں ہی جیتوں گا پر ہار گیا" ماہم اپنے بال پیچھے کی طرف کیچڑ لگاتے ہوئے بولی۔

"وہ ابھی تک گھر نہیں گیا مجھے تو لگا واپس چلا گیا ہو گا" افرحہ نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"اس میں غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہے گھر جانا نہین چاہتا اور مجھے ویسے بھی لگتا ہے وج ایک دن کافی اونچا ادمی بنے لگا" ماہم مسکرا کر بولی۔ اسے جیسے یقین ہو۔ چاروں کھیلنے لگیں۔

"یار آپی دھیان سے کھیلو نا ہار جاؤ گی" ماہم حوریہ کو گھور کر بولی جسکا زیادہ دھیان گیم پر ہونے کی بجائے فون پر تھا۔

"نا تو میسج آیا نا ہی کال" وہ موبائل کی بند سکرین کو گھور کر دل ہی دل میں بولی۔ اپنا سر جھٹک کر اسنے گیم کی طرف دھیان دینے کی کوشش کی۔

"ویسے تو بولتے ہیں پیار کرتا ہوں اور اب دیکھو دو دن ہو گے ایک کال تو کیا میسج تک نہیں کرتے، میں بھی اب کال نہیں اُٹھاؤں گی" وہ اپنے نمبر چلاتے ہوئے دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

"لو جی یہ ایک اور گوٹی مر گئی یا ہو" کرن حوریہ کی ایک گوٹی اُڑاتے ہوئے بولی۔ وہ ہلکے سے مسکرائی۔

"اف مجھ سے نہیں کھیلی جاتی" وہ چڑتے ہوئے بولی اور بیڈ سے اُٹھ گئی۔

"کیا ہوا؟ اب ہار رہی ہیں تو چھوڑ کر بھاگیں گی؟" ماہم اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر غصے سے بولی۔

"میرا موڈ نہیں ہے تم لوگ کھیلو میں آتی ہوں" وہ اپنا موبائل وہی سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر کمرے سے نکل گئی۔

"دو دن ہو گے بھائی کی کویِ کال میسج نہیں ایا اسی لیے پریشان ہیں" ماہم بولی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" افرحہ نے گھور کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یار کل دو دن سے نوٹ کر رہی ہوں ہزار دفع موبائل کو دیکھتی ہیں پھر مایوس ہو کر موبایل سایڈ پر رکھ دیتی ہیں" وہ اپنے دو دن کی ابزرویشن بتا رہی تھی۔

"لو تمہاری ایک گوٹی مر گئی" کرن ہنستے ہوئے بولی ماہم حیرانگی سے لوڈو کو دیکھتی رہ گئی وہ باتوں میں مصروف تھی جب کرن کو نمبر آئے اور اسنے کرن کہ اُڑادی۔۔۔ افرحہ اور کرن کا قہمقہ بلند ہوا۔

وہ نیچے آئی تو حال میں بشرہ بیگم ٹیوی پر ہم ٹیوی کا ڈرامہ لگا کر دیکھ رہیں تھیں۔ وہ چلتی ہوئی انکے پاس آئی اور صوفے پر انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

"کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے"؟ بشرہ بیگم شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔

"ہاں ٹھیک ہوں" وہ بے دلی سے بولی۔

"تو اداس کیوں ہے میری بچی کہی ازلان سے جھگڑا تو نہیں ہوا؟ حوریہ وہ تمہارے ساتھ ٹھیک تو ہے نا؟ اور بھابھی کا رویہ کیسا ہے؟ ایک پر ایک انہوں نے سوال کیا ماں تھیں دل میں ہزاروں وسوسے آتے تھے پہلے بھی کئی دفع وہ یہ سب پوچھنا چاہتی تھیں پر ہر بار رک جاتیں۔

"امی سب ٹھیک ہیں، تائی جی بھی بہت اچھی ہیں اہستہ اہستہ انکا غصہ ختم ہو رہا یے، کرن تو اپکے سامنے ہے کتنی عزت کرتی ہے، حامد بھی اچھا ہے،وہ مسکرا کر بولی بشرہ بیگم کو تسلی ہوئی۔

"اور ازلان وہ کیسا ہے اسکا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے"؟

"ازلان! سچ بتاؤں۔" وہ انکی طرف دیکھتے ہوئے بولی بشرہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی! ازلان جیسا شوہر قسمت والی کو ملتا ہے۔ وہ بہت اچھے ہیں، مجھے پہلے ان سے کافی شکوے تھے پر اب ایسا لگتا ہے بن بولے انہوں نے اپنے عمل سے میری سوچوں پر لگے سارے بندھ توڑ دیے ہیں اور میرے دل میں ایک الگ جگہ بنالی ہے مجھ جیسی طلاق یافتہ لڑکی سے شادی کرنا اوپر سے اتنی عزت دینا کہ کبھی کبھی مجھے خود کو اپنے کہے گے الفاظوں پر شرمندگی ہوتی ہے وہ جذب کے عالم میں بولے جا رہی تھی۔ پر ابھی پتہ دو دن ہو گے نا تو کوئی فون کیا اور نا ہی میسج۔ بشرہ بیگم کے اندر ڈھیروڈھیر سکون اتر رہا تھا انہون نے چپکے سے اپنی آنکھیں صاف کیں اور اپنی بچی کو اتنی تقلیفوں کے بعد پر سکون دیکھ کر وہ بہت خوش تھیں۔

"اپی ازلان بھائی کی کال ہے "ماہم جو تھوڑی دیر پہلے حال مین آئی تھی حوریہ تب ازلان کے بارے میں بول رہی تھی وہی ازلان فون کے دوسری طرف سب سن رہا تھا۔

"تم کب کی کھڑی ہو؟" وہ ازلان کا نام سن کر ایک دم کھڑی ہوئی

"جب اپ ازلان بھائی کی شان میں خوبصورت سے الفاظ بول رہین تھیں تبھی آئی۔ وہ موبائل اسکی طرف کرتے ہوئے بولی حوریہ نے اسے گھورا۔ اور موبایل پکڑ کر باہر گارڈن کی طرف چلی گئی۔

****

وہ اپنے اپاٹمینٹ آیا اسکے دماغ میں دو دن پہلے ہوئی میٹگ کی باتیں گھوم رہی تھی پچھلے دو دن سے وہ کافی پریشان تھا اسنے کمپنی کی ڈیٹیلز چیک کروائیں پر کچھ خاص ملا نہیں۔ دو ہفتوں کے اندر اسے سب

Posted On Kitab Nagri

پتہ کرنا تھا۔ نہا کر فریش ہو کر وہ کیچن میں آیا اپنے لیے باہر سے کھانا لایا تھا وہی پلیٹوں میں ڈال کر ڈرائینگ روم میں لے آیا۔ سامنے ٹیبل پر کھانا رکھ کر صوفے پر بیٹھا۔ بے دلی سے کھانا کھا کر فارغ ہوا۔ برتن واپس کیچن مین رکھ کر وہ اپنے کمرے میں آیا۔ چونکہ سردیاں شروع ہو رہی تھیں موسم بدل رہا تھا اسے ہلکا ہلکا فلو سا ہونے لگا۔ بیڈ پر لیٹتے دو دن کی تھکان اور سے فلو اسے اپنا سر بھاری سا محسوس ہونے لگا آنکھیں بند کیں بہت کوشش کے باوجود جب نیند نا آئی۔ پاس ہی پڑا موبایل پکڑا اور حوریہ کے نمبر پر کال ملائی پچھلے دو دن سے وہ کافی مصروف رہنے کی وجہ سے فون نہیں کر پایا وہ اسکی اواز سننا چاہتا تھا۔ جب کال کی تو فون ماہم نے اُٹھایا۔ حوریہ سے بات کروانے کا کہا تو سب سن لیا۔ جسے سن کر اسکی آدھی تھکن اتر گئی۔

السلام علیکم! حوریہ موبائل کو کان سے لگا کر ہولے سے بولی۔

"وعلیکم السلام ! میں نے سنا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا۔ اتنے دنوں بعد اسکی آواز سن کر اسے سکون سا محسوس ہوا۔

"نہین تو آپ نے غلط سن لیا ہو گا" حوریہ نے زبان دانتوں تلے دبا کر کہا۔ وہ گارڈن میں چلتے چلتے بات کر رہی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں بس کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو لُڈو کھیل لی ویسے اپ دو دن سے کہاں تھے" خود کو رکنے کے باوجود وہ پوچھ بیٹھی ازلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔

"کیا بات ہے کہی محبت وحبت کے جراثیم تو نہیں آگے جو میری اتنی فکر ہو رہی ہے" وہ اسے چھیرتے ہوئے بولا۔

"پتہ نہیں مجھے تو بس اپنے شوہر کی فکر ہو رہی تھی کہی مجھے بھول تو نہیں گے" وہ مسکرا کر بولی۔

"اپکو بھولنے سے پہلے مر نا جاؤں بس بہت زیادہ مصروف تھا اسی لیے بات نہین ہو پائی" وہ اپنے بالوں مین ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"اتنے مصروف تھے کہ ایک میسج بھی نہیں کر سکتے تھے" اسکے یوں شکوے پر ازلان کو حیرت ہوئی وہ کہاں اپنے دل کی باتیں ایسے رکھتی تھی۔

"کیوں؟ مجھے مس کیا؟" وہ بس اتنا ہی بولا حور یہ وہی رک گئی۔ واقعی اسنے ان دو دنوں مین اسکی آواز اسکے میسج اسکی باتیں ہر چیز کو مس کیا تھا۔

"بولیں"

"شائد" وہ بس اتنا بولی۔ دوسری طرف ازلان کا قہقہ بلند ہوا۔

"حور" ازلان نے اسے پکارا تو ایک پل کے لیے اسکا دل رک گیا وہ جب بھی اسے حور کہ کر پکارتا تو رک سی جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم" وہ وہی جھولے پر بیٹھ کر بولی۔

"کچھ نہین پھر کبھی" وہ بولا۔ وہ نا جانے کیا کہنا چاہتا تھا جو وہ ہمیشہ حور پکار کر کچھ نہیں پھر کبھی بول دیتا۔ حور ہمیشہ سوچتی وہ کیا کہے گا اسکے اس جواب پر وہ تپ سی جاتی۔

"میری بات سنیں دو تین ہفتے میں کافی مصروف رہوں گا تو کال تو نہین کر۔ پاؤں گا پر میسج ضرور کروں گا" وہ اسے بتا رہا تھا۔

"اپکو فلو ہے" وہ کب سے اسکی اواز کو نوٹ کر رہی تھی۔

"ہاں ہلکا سا سر بھی بھاری ہو رہا ہے ہلکا ہلکا بخار ہے شائد خود ہی اتر جاے گا" وہ لاپرواہی سے بولا۔

"خود کیسے اترے گا میڈیسن لیں گے تو اترے گا" وہ ڈانٹتے ہوئے بولی۔ دونوں کافی دیر تک باتین کرتے رہے۔ حوریہ نے اسے آرام کرنے کا کہ کا فون بند کیا اور کمرے مین آگئی۔ ابھی اسے اپنا آپ کافی ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اندر سے خوش بھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر میرا دوست پولیس میں ہے میں نے اسے ہی تھوڑی سی چھان بین کرنے کا کہا تھا۔ پر اسنے جب چھان بین کرنا شروع کی تو اسے ہماری سوچ سے بھی زیادہ خطرناک باتیں پتہ چلیں" ایک ہفتے کے اندر اندر ازلان نے ساری چھان بین کر لی تھی۔ ابھی وہ ایک فائل ہاتھ میں لیے ہمدان صاحب کے افس میں کھڑا تھا

Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب! کیسی بتاتیں؟" حمدان صاحب نے نا سمجھی سے کہا۔

"یہ دیکھیں سر" وہ فائل کو حمدان صاحب کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے انکے ایک طرف کھڑا ہو کر بتانے لگا۔

"سر ایم ایس کمپنی چار سال پہلے شروع کی گئی تھی، ایم ایس کمپنی کے اونر فاروق ایک جیب کترا تھا۔ اسنے چار سال پہلے یہ کمپنی شروع کی اور آہستہ آہستہ اپنے جیسے لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ اور اسد بھی انہی لوگوں میں سے تھا۔ اسد اور فاروق کی کافی جمتی ہے جس کی وجہ فاروق کی بیٹی ہے وہ اسد سے محبت کرتی ہے اور جلد دونوں شادی کرنے والے ہیں، انہوں نے کافی ویب سائیٹ پر اپنا بزنس پھیلایا ہے وہاں پر کام اچھا کرتے ہیں تاکہ کوئی انکی کمپنی کو غلط نا کہے ہی دوسری طرف ہماری جیسی کمپنیوں کے ساتھ پروجیکٹ سائن کر کے پیسے لیتے ہیں اور روپوش ہو جاتے ہیں، سال میں دو دفع یہ کمپنوں کو لوٹتے ہیں اور راتوں رات غائب ہو جاتے ہیں، اور پھر دوسرے شہر جا کر اپنا نام بدل لیتے ہیں کچھ مہینے صاف کام کر کے لوگوں کی نظر میں آتے ہیں اور پھر اپنا ٹارگٹ ڈھونڈتے ہیں، پچھلے تین سال سے اسد اور فاروق دونوں مل کر یہی کام کر رہے ہیں، ازلان کو جو کچھ پتہ تھا وہ سب بتا رہا تھا اور حمدان صاحب حیرانگی سے یہ سب سن رہے تھے۔

"شکر ہے ہمیں پہلے پتہ چل گیا اگر وہ اتنے خطرناک ہیں تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" حمدان صاحب اب پریشان ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"جس نے یہ سب پتہ کروایا ہے وہ پولیس مین ہے تو اسنے بولا تھا کہ جس دن کانٹریکٹ سائن کرو گے اس دن چھاپا مار کر انہیں گرفتار کرلیں گے" ازلان نے ساری کنور سیشن بتائی۔

"یہی سب سے بہتر رہے گا شکریہ تم اگر اس دن نا روکتے تو ہم بھی انکے سکنجے میں آ جاتے" حمدان صاحب مسکرا کر بولے۔

"سر یہ تو میرا فرض تھا مجھے جو چیز کھٹکے گی میں تو بولوں گا" وہ سر کو جمبش دیتے ہوئے بولا۔۔

"سر کافی" وہ دونوں بات کر رہے تھے جب پیون ٹرے میں دو کافی کے کپ لے کر اندر آیا اور ٹیبل پر رکھ کر چلا گیا۔

"چلو اب تم اپنا کام کرو ابھی دو دن ہیں، پھر دیکھتے ہیں" حمدان صاحب کافی پکڑتے ہوئے بولا۔ ازلان او کے کہتا کمرے سے نکل گیا۔ اور اپنی ڈکس پر بیٹھ کر کام کرنے لگا۔ آج وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔

****

"پانچ بجے کا وقت تھا، آفس سے چھٹی ملتے ہی وہ موٹر سائیکل کو چلاتے گھر کی اور روانہ ہوا۔ بلینڈنگ کے نیچے پہنچتے ہی اسنے اپنی بائیک ایک طرف پر انگنگ میں کھڑی کی، اور اپنا بیگ ہاتھ میں پکڑ سیر ھیوں کی طرف بڑھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"آہ! جب پیچھے سے کسی نے دھکہ دیا وہ لڑکھڑا کر زمین پر گِرا۔ اسکا سینہ زمین پر لگا۔ اپنے اپ کو سھنمبال کر وہ کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا جب ایک طرف کھڑے آدمی نے اسکے پیٹ پر لات ماری۔

"تم لوگ کون ہو؟ کیا چاہیے؟" وہ کھڑا ہوا تھا۔

"میرے اور کمپنی کے خلاف جو ثبوت ہیں ابھی کے ابھی واپس کرو، ورنہ" تبھی اسے اپنی دائیں طرف سے اسد کی آواز آئی۔ وہ ایک منٹ میں سارا کھیل سمجھ گیا۔ زمین پر دونوں ہاتھوں کا دباؤ دے کر وہ کھڑا ہوا۔

"اچھا اگر نا دوں تو" وہ اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولا۔

"ازلان! تو ابھی بچہ ہے میرے پنگوں میں مت پڑ ورنہ تجھے رستے سے ہٹانے کے لیے دو منٹ نہیں لگیں گے" اسد اسکے قریب آ کر سخت لہجے میں بولا۔ جیسے اسے آخری وارنگ دے رہا ہو۔

"وہ ثبوت تو اب عدالت کو ہی ملیں گے، پھر جن معصوموں کو تم نے بے وقوف بنا کر پیسے لیے ہیں، ان جرائیم کی سزا کوٹ دے گئی" ازلان چہرے پر پر اسرا مسکراہٹ سجا کر بولا جو کپ اسد کو تپانے کے لیے کافی تھی۔ اسنے غصے سے اسکا مکہ مارا۔

"سالے تجھے اتنا پیٹوں گا تو اپنی شکل تک پہچان نہیں پائے گا ثبوت دے دے ورنہ لاہور میں بیٹھی تیری ماں بہن بھائی اور ہاں تیری وہ حور بیوی ان سب کو تیرے کیے کا بگھتنا پڑے گا، تجھے مار کر تیری

Posted On Kitab Nagri

بیوی سے دوبارہ شادی کروں گا اور اسے نوکرانی بنا کر رکھوں گا کیا کہتا ہے منظور ہے یا ثبوت دے گا؟"

اسد ازلان کو پیٹتے ہوئے مسلسل بول رہا تھا۔ اور ازلان کے ضبط کی اب انتہا ہو رہی تھی۔ وہ اس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا پر اب شائد لڑنا ضروری ہو گیا تھا۔ اب وہ بھی جوابی کاروائی کرنے لگا۔ دونوں ایک دوسرے کو بری طرح سے پیٹ رہے تھے اس پاس بیلڈنگ کے کافی لوگ جمع ہو گے تھے۔ اگر کوئی چھڑوانے کے لیے آگے بڑھتا تو اسد کا ایک آدمی اسے مار کر پیچھے کر دیتا۔

"بتادے وہ سب ثبوت کہاں ہیں ورنہ یہ گولی چلا دوں گا" اسد اسے پیچھے پھینکتے کر بولا اور پسٹل نکال کر اس پر تانی۔

"بوس اسکے بیگ میں بھی سوائے لیپ ٹاپ کے کچھ نہیں ہے " ایہ ادمی پاس پڑ ازلان کا بیگ چیک کرتے ہوئے بولا

"ہاہا تو مجھے مار بھی دے تب بھی نہیں بتاؤں گا، جو حرام کام کرتا ہے اسکے ثبوت تو میرے مرنے کے بعد بھی نہیں ملیں گے اب تو اگر تو پاتال میں بھی جا کر چھپ جا پھر بھی پولیس تجھے ڈھونڈ لے گئ" ازلان اپنے ماتھے اور ہونٹ کے کنارے سے خون صاف کرتے ہوئے بولا۔

"تو لے پھر کھا گولی" اسد ٹریگر پر دباؤ برھاتے ہوئے بولا۔ ایک پل کے لیے ازلان کے چہرے کا رنگ اُڑا۔ دور سے پولیس کے سائرن کی اواز سنائی دی۔ بلڈگ کے۔ گاڈ نے فون کیا تھا۔ ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

Posted On Kitab Nagri

" نکلو جلدی سے" اسد چلایا۔ سبھی ادمی بلڈنگ کی دیوار کو پھاندنے لگے۔ ازلان نے جھک کر اپنا بیگ اُٹھانا چاہا جب ٹھاہ ٹھاہ! کی آواز گھونجی۔ سب نے حیرانگی سے پہلے ازلان اور پھر اسد کو دیکھا۔ جسنے بھاگتے ہوئے ازلان پر دو گولیاں چلائیں تھیں۔

" آہ" اسکی چیخ بلند ہوئی، دور اسد ہنستے ہوئے دیوار کو پھاند گیا

" ازلان بیٹے تم ٹھیک ہو" گارڈ بھاگ کر اسکے پاس آیا جو کہ اب زمین پر گر چکا تھا۔ سفید شرٹ خون سے بھیگ چکی تھی گولی سیدھی چسٹ پر لگی تھی، دوسری گولی ٹانگ پر لگی تھی اسکے سفید کپڑے مکمل خون میں بھیگ رہے تھے۔ پاس کھڑے ایک ادمی نے جلدی سے گاڑی نکالی اور ازلان کو اسکے اندر لٹایا اور ہسپتال کی طرف گاڑی بھگا دی۔ بلیڈگ کا گارڈ بھی اسکے ساتھ تھا۔

" آہ۔۔ درد کی وجہ سے اسکی انکھیں بند ہو رہیں تھیں۔ آج صبح ہی تو وہ کتنا خوش تھا اپنی کمپنی کو اسنے بچا لیا تھا پر اب-----

اگلے دس منٹ میں وہ لوگ ہسپتال پہنچے، اسے آئی سی یو شیفٹ کیا گیا۔

" یہ پیشنٹ کا موبایل اور وائلٹ ہے" ایک نرس نے اسکا موبائل اور وائلٹ لا کر اسی گارڈ کو پکڑا ایا۔

"اسکے گھر والوں کو فون کرنا چاہیے؟ وہ ادمی بولا۔ جو گاڑی میں ڈال کر لایا تھا۔

"ہاں کر دو" گارڈ وہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسنے ازلان کا موبائل کھولا اس پر لاک نہیں تھا کونٹکٹ میں جا کر سب سے پہلا نمبر امین صاحب کا تھا اسے پر کلک کیا۔

* *

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی پلیز چائے بنادیں" حوریہ کیچن میں رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی جب حامد آکر بولا وہ ہاں مین سر ہلا کر دوبارہ کام میں لگ گئی۔ پچھلے کافی دنوں سے اسکی ازلان کے ساتھ بات نہیں ہوئی تھی۔ اسنے میسج بھی کیے ہر جواب نہیں ایا تھا پہلے تو کافی غصہ ہوئی پر اب وہ پریشان بھی ہو رہی تھی۔۔

ماجدہ بیگم نماز پڑھ کر فارغ ہوئی اور باہر صحن میں جا کر بیٹھ گئیں۔ جب دروازہ کھول کر کوئی اندر ایا۔ آنے والی ہستی کو دیکھ کر انکا میٹر گھوم گیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی" وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر غصے سے بولیں۔

امین صاحب کے قدم وہی تھم گے۔ حوریہ اتنی اونچی اواز سن کر باہر نکلی تو صحن میں اپنے والد کو دیکھ کر وہ آگے بڑھنے لگی پر رک گئی۔ امین صاحب بہت پریشان نظر آرہے تھے۔

"چاچو آپ خیریت تو ہے؟" حامد انکے یوں اڑے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بولا۔۔

"بھابھی میں جو کہنے والا ہوں اسے حوصلے سے سننا ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ایک کال رسیو ہوئی ہے ازلان کے نمبر سے وہ بولتے بولتے رکے" حوریہ کا دل ایک دم ڈوبا۔ ایک انجانے خوف کے تحت وہ امین صاحب کی طرف آئی۔

ابو اگے بولیں" وہ ہمت جمع کرتے ہوئے بولی۔

"اسکو کسی نے دو گولیاں ماری ہیں وہ اس وقت اسلام آباد کے ہسپتال لے ائی سی یو میں ہے ہمیں فوراً وہاں جانا ہو گا امین صاحب بولے تو وہاں کھڑے ہر انسان کے قدموں تلے سے زمین کھس گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بول رہے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرا بچہ تو کچھ دن میں واپس انے والا تھا اسکی تو کسی سے دشمنی نہیں تھی کس نے گولیاں ماریں" ماجدہ بیگم صدمے سے بولیں انہیں بالکل یقین نہیں آرہا تھا۔

"ہمیں چلنا ہوگا حامد تم کرن کو لے کر چچی کے پاس پہنچو میں بھابھی اور حوریہ کو لے کر اسلام اباد جا رہا ہوں" امین صاحب نے شاک چہرا لیے کھڑے حامد کو کہا۔ جو ابھی تک انکے الفاظوں پر غور کر رہا تھا۔

"حوریہ بچے" امین صاحب نے حوریہ کی طرف دیکھ کر اسے پکارا جو بے یقنی سے امین صاحب کو دیکھ رہی تھی۔ انکو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا اپنے انکھوں کو صاف کر کے وہ حوریہ کے گرد بازو لپیٹتے ہوئے اسے لیے گھر کے دروازے سے باہر نکلے ماجدہ بیگم بھی روتے ہوئے انکے پیچھے نکلیں۔

اتنا لمبا سفر امین صاحب نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا کر چار گھنٹوں میں طے کیا۔ وہ سارے رستے خالی نظروں سے شیشے سے باہر دیکھتی رہی ماجدہ بیگم سارا رستہ روتی رہیں۔ وہ تینوں کوڑیڈو میں کھڑے ان دونوں کے پاس پہنچے۔

"ازلان کہاں ہے" ماجدہ بیگم بولیں۔

"اسکا اپریشن ہو رہا ہے" گارڈ صرف اتنا بولا اور اپنا سر ہاتھوں پر گرا دیا۔ حوریہ وہی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسکا جسم ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا۔ اسنے اپنے ہاتھوں کو جھولی میں رکھا ہوا تھا جب اسکی نظر ہاتھ کی انگلی میں پڑی انگھوٹی پر پڑی۔ بہت سی یادیں اسکی یادوں کے پردوں پر لہرائیں۔ اب تک اسنے ایک آنسوں گرنے نہیں دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انکل ازلان کو کیا ہوا مجھے ابھی پتہ چلا" ارسم بھگا تا ہوا انکے قریب پہنچ کر بولا۔ امین صاحب نے سب بتایا۔

"انٹی چپ ہو جائیں اسے کچھ نہیں ہو گا" ارسم ماجدہ بیگم کے پاس بیٹھ کر بولا۔ دو گھنٹے بعد ڈاکٹر اپریشن تھڑ سے نکلے اور اسکے خطرے سے باہر ہونے کی خوشخبری سنائی۔ جسے سن کر سبھی کے چہرے پر طمانت پھیلی۔

اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹرز کے مطابق اسے کچھ دیر میں ہوش آجائے گی۔ ماجدہ بیگم پاس پڑے سٹول پر بیٹھ کر سورتیں پڑھ کر اس پر پھونک رہیں تھی۔ امین صاحب باہر سارے بلز بھڑ رہے تھے۔ ارسم ماجدہ بیگم اور حوریہ کے لیے سینڈوچ اور چائے لے کر آیا۔ حوریہ یک ٹک اسے تک رہی تھی۔ ان چھے سات گھنٹوں میں اسکی انکھ سے ایک بھی آنسو نہیں بہا تھا۔ وہ چپ چاپ بیٹھی سامنے بیڈ پر پڑے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھے۔ نا جانے وہ کب اسکے دل کے اتنے قرہب ہو گیا تھا۔

دو گھنٹے بعد اسے ہوش آیا اپنے سامنے ماجدہ بیگم کو دیکھ کر وہ کچھ پل کے نا سمجھی سے دیکھتا رہا ایک ایک کر کے ساری باتیں اسکے ذہن میں چلنے لگیں۔ خود کو زندہ پا کر اسنے شکر ادا کیا۔

"ازلان! میرے بچے" ماجدہ بیگم روتے ہوئے اسکے ماتھے کو چوم رہی تھیں۔ ان چند گھنٹوں میں وہ کئی دفع مرئی تھی یہی سوچ کر کے اگر انکے لاڈلے کو کچھ ہو گیا تو وہ کیا کریں گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"امی میں ٹھیک۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔" وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔ تبھی امین صاحب اور ارسم بھی وہاں آگے۔ڈاکٹر نے آکر اسکا چیک اپ کیا اور سب ٹھیک ہے کا کہ کر باہر چلے گے۔

"امین صاحب کے بار بار پوچھنے پر ازلان نے اسد والی ساری بات بتائی جسے سن کر سبھی حیران ہوئے۔ پولیس اسے اس وقت کی ڈھونڈ رہی تھی ازلان نے تھوڑی دیر پہلے پولیس کو بھی بیان دیا تھا۔ وہ اب نارملی سب سے باتیں کر رہا تھا۔ حمدان صاحب بھی اسکا حال احوال پوچھ کر گے تھے۔ ازلان نے انہیں ثبوت سحنمبال کر رکھنے کا کہا تھا۔ اور جلد از جلد پولیس کو دینے کا بھی کہا۔ وہ جانتا تھا حوریہ ایک کونے میں بیٹھی ہوئی ہے وہ اسے کئی دفع دیکھ بھی چکا تھا۔ پر حوریہ نے ایک بار بھی اسکے قریب اکر اسکا حال احوال نہیں پوچھا تھا۔ اور یہی بات ازلان کو بری لگ رہی تھی۔

وہ سب رات وہی ٹھہرے تھے ازلان کو تو بار بار درد سے راحت کے لیے انجکشن لگ رہے تھے جن سے اسے نیند اجاتی تھی۔ اگلی صبح دوپہر کو اسے چھٹی ملی سبھی اکسے اپاٹمنٹ پر پہنچے اسے اسکے کمرے میں لٹایا۔ امین صاحب نے واپس جانے کا بتایا۔ ماجدہ بیگم وہی رکنا چاہتی تھیں پر ازلان نے انہیں سمجھایا کہ انکی طبعیت خراب ہو جائے گی اور اب وہ بالکل ٹھیک ہے ڈاکترز کے مطابق وہ ابھی اتنا لمبا فاصلہ طے کرنے کے قابل نہیں تھا اتنے لمبے سفر سے اسکی طبعیت خراب ہو سکتی تھی۔ اسی لیے وہ یہیں کچھ ہفتے رہ کر مکمل ٹھیک ہو کر واپس جا سکتا تھا۔۔ حوریہ اپنے سر پر ڈوپٹہ صحیح کرتی کھڑی ہو گئی۔ ازلان نے اسکی طرف دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

" چلو ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں ویسے بھی میرا بچہ بہت بہادر ہے اور انشااللہ بہت جلد اور بھلا چنگا ہو جائے گا" ماجدہ بیگم اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔

"امی! اپنا خیال رکھیے گا"

" چلیں بھابھی، حوریہ "امین صاحب بولے تو سر جھکائے کھڑی حوریہ نے ہاں میں سر ہلایا اور ازلان کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا اسکے دیکھنے سے ازلان نے ناراضگی کے اظہار کے لیے نظریں ہٹالیں۔

" حوریہ! تم یہی رو کو، ازلان اکیلا ہو جائے گا، اور اتنے زخموں کے ساتھ تو اس سے ہلا تک نہیں جا رہا تم اسکا خیال رکھو" ماجدہ بیگم نے پلٹ کر حوریہ کو کہا۔

" امی! رہنے دیں ارسم ہے آپ حوریہ کو ساتھ لے جائیں " وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا پر اسکی آواز میں چھپی ناراضگی حوریہ نے خوب اچھے سے نوٹ کی۔

" بھائی صاحب چلیں! حوریہ دھیان رکھنا ضروری ہو تو فون کر لینا" ماجدہ بیگم ازلان کی بات اگنور کرتے ہوئے بولیں۔ اور ان سے مل کر چلیں گئیں۔ حوریہ انکو بھیج کر دروازہ بند کر کے کیچن میں آئی۔ اور ہلکا پھلکا دلیہ بنایا۔ اسے ایک بول میں ڈال کر کمرے میں لائی سامنے بیڈ پر وہ اپنی انکھوں پر بازو رکھ کر لیٹا ہوا تھا حوریہ نے اکسی طرف دیکھا کالی شلوار قمیض پہنے، سر پر سفید پٹی لگائی بازو پر خراشیں

Posted On Kitab Nagri

تھیں۔ قمیض کے اوپر دو بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے سینے پر لگی پٹی صاف نظر آرہی تھی۔ اپنی انکھوں میں بھر آنے والے پانی کو اسنے بامشکل اندر بھیجا۔

"ازلان! کچھ کھالیں پھر دوا کھانی ہے" وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی پر وہ ویسا ہی لیٹا رہا۔

"ازلان!" اسنے اسکا کندھا ہلایا۔ اگلے ہی پل ازلان نے آنکھوں سے بازو ہٹایا اور بیٹھنے کی کوشش کی جس میں ناکام رہا کیونکہ زور لگانے سے اسکے سینے پر درد ہو رہا تھا۔ حوریہ نے اسکو کندھے سے سہارا دے کر اسکے پیچھے تکیہ رکھا جس سے بیٹھنے میں آسانی ہوئی۔ پاس پڑی کرسی کو گھسیٹا اور اس پر بیٹھی، بول سے چمچ بڑھ کر اسکے منہ کی طرف کیا۔

"ٹانگ پر گولی لگی ہے ہاتھ پر نہیں جو کھانا سکوں، وہ اسکے ہاتھ سے باول چھین کر خود کھانے لگا۔ حوریہ کو اسکے الفاظ نہیں بلکہ لہجہ برا لگا۔

وہ مگن سا کھانے میں مصروف تھا جب پاس سے ہچکی کی آواز سنائی دی باؤل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسے حوریہ کی طرف دیکھا جو سر جھکائے آنسو بہانے یں مصروف تھی۔

"اب کیوں رو رہی ہیں؟" وہ تھوڑے سخت لہجے میں بولا حوریہ کے رونے میں تیزی آئی۔

"حوریہ کیا ہوا کیا اب میں اتنا سا ناراض بھی نہیں ہو سکتا؟" وہ چڑتے ہوئے بولا پر وہ روئے جا رہی تھی۔

ازلان ہمت کر کے ٹھیک سے بیڈ پر بیٹھا اور حوریہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے بیڈ پر بیٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"حور" وہ بہت محبت سے بولا۔ اتنے دنوں بعد اسکے منہ سے یوں حور سن کر وہ مزید رونے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا وہ کل سے جو اپنے اندر سب لیے بیٹھی تھی اب اسکا یوں سہارا ملنے پر سب نکال رہی تھی۔ ازلان اب پریشان ہو رہا تھا ایسا کیا ہو گیا جو وہ یوں رو رہی تھی

"حور کیا واقع مجھے اتنا حق بھی نہیں جو میں تھوڑی دیر اپنی ناراضگی دیکھا سکوں" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا۔

"نہیں" حور یہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی ازلان کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا۔ کیا اسنے ابھی تک اسے اپنایا نہیں تھا؟ اور کئی سوال اسکے دماغ میں چلنے لگے۔

"بالکل حق نہیں ہے، وعدہ کریں کبھی ناراض نہیں ہوں گے، میں روٹھوں گی اور آپ منائیں گے، اپکو پتہ بھی ہے کل کا دم کیسے کٹا کتنی اذیت میں تھی، ایسا لگ رہا تھا ابھی کے ابھی سانس بند ہو جائے گی۔ بار بار اپریش ٹھیٹر کو دیکھتی تھی وہ لال بتی بجھ ہی نہیں رہی تھی، پھر سوچتی اگر بجھ گئی اور بری خبر ہوئی تو کیا کروں گی۔ دل میں اللہ سے دعائیں مانگ رہی تھی پلیز اپکو کچھ نا ہو ورنہ میں بھی مر جاؤں گی، وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بول رہی تھی۔ اسکی باتیں ازلان کے اندر تک سکون پیدا کر رہیں تھیں۔ وہ نا صرف اسے اپنا چکی تھی بلکہ اس سے محبت بھی کرنے لگ گئی تھی۔

"تو میرے ہوش میں آنے کے بعد بھی آپ نے بات کیوں نہیں کی میں انتظار کر رہا تھا؟" وہ اسکے چہرے پر پھیلے انسوں کو اپنے ہاتھ کے پوروں سے صاف کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپکو بلانا چاہیے تھا میں کیوں آتی؟ اپ نے پچھلے کتنے دنوں سے میری کالز میسجز کا جواب نہیں دیا؟ ناراض تھی میں،" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔ ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

"او تو اس میں بھی میرا قصور ہے" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔ حوریہ نے اپنی گھنی پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا، ازلان کا قہقہ بلند ہوا۔ حوریہ اسے یوں ہنسے دیکھ غصے میں آئی اور اسکے سینے پر بے اختیار مکہ مار دیا۔

"آہ" وہ چیخا۔

"ایم سوری ایم سو سوری مجھے یاد نہیں رہا ایم سوری" وہ فوراً نم لہجے میں بولی۔ ازلان نے اسکی طرف دیکھا وہ کافی پریشان ہو گئی تھی۔

"ادھر آئیں ریلکس کریں میں بالکل ٹھیک ہوں" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔ حوریہ اسکے سینے سے لگی دوبارہ رونے تیاری میں تھی۔

"اگر اب روئیں نا تو گھر سے باہر پھینک دوں گا مجھے روتلے لوگ بالکل پسند نہیں" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے غصے سے اسے گھورا۔

"حور میں ایک مریض ہوں، سینے پر گولی لگی ہے اگر اپکی آجاذت ہو تو لیٹ جاؤں" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا حوریہ پیچھے ہوئے اور اسے دوائی کھلا کر لٹایا۔ کچھ دیر بعد وہ سو گیا حوریہ نے گھر کی ساری صفائی کی۔ اور ازلان کے لیے یخنی بنانے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گھر کی سارے کام ختم کر کے بیڈروم میں آئی تو سامنے وہ بیڈ پر گہری نیند میں سو رہا تھا۔ یہاں آئے اسے تین دن ہو چکے تھے۔ ازلان کی حالت اب کافی بہتر تھی۔ ماجدہ بیگم دن میں کئی دفع فون کر کے اسکا حال پوچھتیں اور حوریہ کو اسکا خیال رکھنے کی تاکید کرتیں۔ ازلان بھی انکا صحیح برتاؤ دیکھ کر بہت خوش تھا۔ وہ چلتی ہوئی بیڈ پر آئی اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔ کروٹ بدل کر اسنے اپنی طرف منہ کیے ازلان کو دیکھا اور ہولے سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

شکریہ ازلان! وہ ہولے سے بولی۔

میں بچپن سے سوچتی تھی میں دنیا کی شائد سب سے بدنصیب لڑکی ہوں۔ بچپن سے ایک پیدائشی داغ کے پیچھے لوگوں بہت باتیں کرتے تھے اور میں سوچتی تھی کاش میرے ہاتھوں میں جادو کی چھڑی ہوتی میں ایک منٹ میں سب بدل دیتی اپنا یہ داغ والا چہرا بدل دیتی، پھر کوئی باتیں نا کرتا۔ اسد جیسے انسان کے ساتھ شادی کے بعد میرا مردوں پر سے یقین اُٹھ چکا تھا۔ میں نے خود سے وعدہ کیا تھا میں کبھی زندگی میں سہانی زندگی کے خواب نہیں دیکھوں گئی کیونکہ خواب تو خیال ہوتے ہیں اور خیال کبھی سچ نہیں ہوتے۔ میں روز اللہ سے شکوے کرتی کہ اللہ میاں تونے مجھے ہی ایسا کیوں بنایا میرا ہی نصیب کیوں اتنا برا لکھا۔ پر پتہ اب میں کیا لگتا ہے میں کتنی بری بے وقوف تھی اپنے رب کی آزمائیشوں کو سزا سمجھ کر پورا کیا پر پھر بھی اس رب نے مجھے آپ جیسے شخص کو میرا شوہر بنایا۔ جس سے اچھا اس پوری

Posted On Kitab Nagri

دنیا میں کوئی اور نہیں۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر مگر نم لہجے میں بول رہی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ازلان کے ہاتھ کو گھور رہی تھی۔

"میں شائد اپکے روبرو یہ سب نا کہ پاؤں پر اپ نیند میں ہیں اسی لیے بول رہی ہوں مجھے لگتا ہے مجھے آپ سے محب۔۔۔۔ وہ بول رہی تھی جب اس نے نظر اُٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بتائیں نا کیا کہ رہیں تھیں اور ویسے بھی اپکا شوہر ہوں حق ہے جو کہنا ہے کہیں" وہ اسکے بال چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے نظریں جھکا دیں پھر کچھ سچ کر اپنی پلکوں کو اوپر کیا اور اسکی انکھوں میں دیکھا۔

"شکریہ! میری زندگی میں آنے کے لیے، میری بدتمیزیوں کو برداشت کرنے کے لیے، مجھے اس چہرے کے ساتھ اپنانے کے لیے۔ مجھے آج یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ۔۔ مجھے حوریہ ازلان کو ازلان رشید سے بے پناہ محبت ہوگئی ہے حوریہ اب ازلان کے بنا رہنے کا بھی نہیں کرسکتی، حوریہ کو جب تک اسکا ازلان حور کہ کر نا پکارے اسے سکون نہیں ملتا، حوریہ کو ازلان کا آپ کہ کر مخاطب کرنا بہت پسند ہے، حوریہ کو اگر ازلان ایک دن فون نا کرے تو اسکی جان پر بن آتی ہے، حوریہ کو ازلان نے محبت کا صحیح مطلب سمجھایا ہے اسے یہ احساس دلایا ہے دنیا میں ہر مرد اسد جیسا نہیں ہوتا دنیا میں ازلان جیسا مرد بھی ہوتا ہے، جو اپنی بیوی کو پاؤں کی جوتی نہیں اپنے دل کی رانی بنا کر رکھتا ہے، جو اسے

Posted On Kitab Nagri

بار بار مارتا نہیں، جو اسکی سب کے سامنے تذلیل نہیں کرتا، جو اسکی عزت کو اپنی عزت سمجھتا ہے، جو اسے احساسِ کمتری سے نکالتا ہے وہ بہت ہی پیارے لفظوں میں اپنے دل کی بات کہ رہی تھی۔ اسکا ایک ایک لفظ ازلان کو راحت بخش رہا تھا۔ وہ ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے ایک لمبی مسافت کے بعد اسے راحت ملی ہو۔

"حوریہ کو یہ سب اس لیے ملا کیونکہ وہ اس لائق تھی، وہ دل کی صاف تھی، ہاں تھوڑی سی کم عقل تھی پر خیر گزارا ہو جائے گا وہ بولتے ہوئے آخر میں ہنس دیا۔ حوریہ بھی ہنس دی۔ ازلان نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"حور بس ایک بات یاد رکھیے گا آج کے بعد اپنے چہرے کے نشان کی وجہ سے شرمندہ ہونے کی ضرروت نہیں مجھے یہ بہت پسند ہے۔ اپنے اندر سے یہ سب باتیں نکال دیں وہ تھورے سے سخت لہجے میں بولا حوریہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔ دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔۔۔۔۔۔

****

"آپ یہاں کیا کرنے آئی ہیں جائیں یہاں سے "زین اپنے سامنے کھڑی مریم بیگم کو دیکھتے ہوئے بولا جو کہ اسکی یونی میں آئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے بچے اپنی ماں کو معاف کر دے اور واپس گھر چل گھر برا سونا سونا ہے" وہ زین کے ہاتھوں کو پکڑ کر نم لہجے میں بولیں۔ ان مہینوں میں انہیں احساس ہو چکا تھا انہوں نے کتنی بری بری غلطیاں کی ہیں۔ جسکی وجہ سے وہ آج ان حالات میں ہیں۔

"امی میرا وہاں دم گھٹتا ہے اور ویسے بھی جب میری پڑھائی مکمل ہو جائے گی میں اس شہر سے چلا جاؤں گا اور اپ پلیز جائیں یہاں سے وہ انکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

اپنا خیال رکھنا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا مریم بیگم نے اپنی آنکھیں پوچھتے ہوئے کہا۔ اور واپس پلٹ گئیں۔

"زین کتنے بد تمیز ہو کوئی ایسے اپنی ماں سے بات کرتا ہے" ماہم جو کچھ دوری کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی غصے سے اسکے قریب آکر بولی۔

"ماہم میرا دماغ پہلے ہی خراب ہے تو فضول باتیں مت کرو" وہ کہتا پلٹا تھا۔

"رو کو بہت ہوا تمہارا آج تو بات صاف صاف ہو گی تم چاہتے کیا ہو کیا ساری زندگی ایسے ہی گزارو گے" وہ اسکے سامنے آتے ہوئے بولی۔

"انہوں نے جو کیا اسکی یہی سزا ہے" وہ غصے سے بولا۔

"اگر انکو اپنی غلطی کا احساس ہے تو تم کون ہوتے ہو سزائیں دینے والے؟ ماہم کو اسکی باتیں سن کر غصہ ایا۔

Posted On Kitab Nagri

"محبت کرتا ہوں تم سے شادی کروگئی۔ بتاؤ وہ انگارے بھرتی انکھوں سے اسے دیکھتا دونوں بازو کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔ ماہم حیرانگی سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔ کیا بات ہو رہی تھی اور وہ کہاں پہنچ گیا

"نہیں نا کرسکتی، میرے گھر والے تمہاری آپی کے اور گھر والوں کے مجرم ہیں جہاں سے ایک بیٹی کا طلاق ہوئی وہاں دوسری بیٹی کیسے دے سکتے ہیں تو میں اپنی ماں کو کیسے معاف کرسکتا ہوں وہ اسی انداز میں بولا۔

تم کیا بکواس کر رہے ہو ماہم اسے دھکہ دیتے ہوئے بولی۔

ہنہہ جانتا تھا جس دن تمہیں یہ سب کہوں گا تمہارا یہی ری ایکشن ہو گا۔ ماہم تم اپنی بہن کے مجرم کے بھائی سے ہمدردی تو کرسکتی ہو پر محبت نہیں۔ بھول جاؤ جو میں نے کہا وہ طنزیہ انداز میں جیسے خود پر ہنس رہا تھا۔ اور ایک نظر اسے دیکھا وہاں سے نکل گیا۔ ماہم وہی کھڑی اسکی باتوں کو سوچتی رہی۔۔۔۔۔

****

رات کے تین بج رہے تھے جب اسکی آنکھ موبائل کی بیپ پر کھلی۔ گردن اُٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا وہ سو رہا تھا سائیڈ ٹیبل پر اسکا موبائل بار بار بج رہا تھا وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور موبائل پکڑ کر سائیلنٹ پر لگانے لگی جب میسج کرنے والا کا نام پڑھا اسکے ہاتھ کپکپائے۔ کیونکہ اوپر سحر لکھا آ رہا تھا موبائل پر لاک نہیں تھا حوریہ نے اوپن کیا۔ اور واٹس پر میسج پڑھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو! ازلان ت ٹھیک تو ہو نا؟

پتہ میں کتنی پریشان تھی۔ مجھے صبح ہی پتہ چلا تمہیں گولی لگی۔

میں جلد ہی تم سے ملنے آؤں گی تم اپنا خیال رکھنا۔

تمہیں پتہ تو ہے میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی۔ جب میسج دیکھو تو کال کرنا۔

یہ سارے میسج پڑھ کر حوریہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی ہزاروں سوال اسکے دماغ میں آنے لگے۔ موبائل کو وہی رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ جب اسکے موبائل پر سحر کی کال آئی۔ اسنے کال اُٹھائی۔

بولو کیا بات ہے؟ حوریہ نے لہجہ۔ سخت رکھتے ہوئے کہا۔

ازلان کیسا ہے وہ میرے میسج کا رپلائی نہیں دے رہا مجھے لگتا ہے زیادہ ناراض ہو گیا ہے کچھ دن پہلے ہماری لڑائی ہو گی اسی کو لے کر بیٹھا ہوا ہے نا میسج کرتا ہے نا کال ورنہ پہلے ہماری گھنٹوں باتیں کرتے تھے۔ وہ کال اُٹھاتے ہی بولی۔

اب تمہاری بیوی کے دماغ میں شک کا بیج ایسا بڑھوں گی اگلے دن ہی وہ تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی سحر اپنے کمرے میں بیٹھی حوریہ سے بات کرتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ اسکی باتیں سن کر حوریہ کو بہت غصہ آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تمہیں چین نہیں پہلے میری بھائی کی زندگی برباد کی اور اب میرے ازلان کے پیچھے پر گئی ہو۔ اچھی خاصی ہم لوگ شادی کرنے والے تھے تم پتہ نہیں کہاں سے درمیان میں ٹپک پڑی۔ سحر بہت صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔ اور آخر میں فون کاٹ دیا۔ حوریہ کا چہرا دھوا دھوا ہو رہا تھا۔ ابھی تو اسنے کسی پر یقین کرنا شروع کیا تھا اور اب۔۔۔ وہ ہزاروں سوچوں میں گم تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے گھومتے سر کو لے کر وہ وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔

❊❊★❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊★❊❊❊❊❊❊❊❊❊★❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

افرحہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی آج اسکا یونی نہیں گئی تھی تبھی اسکے موبائل پر رنگ ہوئی۔ اسنے موبائل کو دیکھا تو اوپر حامد لکھا آ رہا تھا۔ وہ ایک دم سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ آج کئی ہفتوں بعد اسنے فون کیا تھا۔ افرحہ نے کپکپاتے کال اُٹھائی اور فون کان سے لگالیا۔

السلام علیکم! کیسی ہو؟ حامد بولا۔

وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔ وہ نرم لہجے میں بولی۔

وہ تم یونی کیوں نہیں آئی حامد نے جس مقصد کے لیے فون کیا تھا وہ پوچھا۔

طبعیت ٹھیک نہیں تھی سر میں درد تھا اسی لیے نہیں آئی۔ وہ بولی دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو ٹھیک ہے آرام کرو۔ تھوڑی خاموشی کے بعد وہ بولا۔ اور کال بند کر دی۔ افرحہ کئی پل فون کو گھورتی رہی۔وہ کیوں اسکے فون کا انتظار کر رہی تھی؟جب اس دن وہ سب ختم کر کے آئی تھی؟تواب کیوں وہ اسکی توجہ چاہتی تھی؟اور ابھی کال پر بات کر کے وہ کیوں خوش تھی؟کئی سوالات اسکے دماغ میں چل رہے تھے جنکا جواب وہ جانتے ہوئے بھی شائد انجان بننا چاہتی تھی۔

****★**★*************★************

حوریہ رات کی کال کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔ اسکی پریشانی اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔ ازلان صبح سے اسکی غائب دماغی نوٹ کر رہا تھا۔ حالانکہ جہاں تک اسکو یاد پڑتا تھا رات تو وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے تھے اور وہ کافی خوش بھی تھی۔

"حور کیا ہوا؟ اپ پریشان کیوں لگ رہی ہیں" ازلان اسکی طرف دیکھ کر بولا۔ جو کہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔

"نہیں تو میں بالکل ٹھیک ہوں" وہ جبراً چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولی۔

"تو چہرا کیوں اترا ہوا ہے ویسے ایک خوشی کی خبر ہے دو دن بعد مجھے پرموشن ملنے والی ہے کمپنی کی طرف سے گاڑی اور ایک فلیٹ بھی ملے گا ہم وہی شفٹ ہوں گے اور یہ سرپرائیز دینے ہم لاہور جائیں گے" وہ سمجھا شائد وہ گھر والوں کو مس کر رہی ہے اسی لیے اسنے صبح حمدان صاحب سے ہونے والی بات بتائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماشااللہ مبارک ہو میں بہت خوش ہوں" وہ ایک دم چہک کر بولی۔

"وہ آج صبح ساتھ والی آنٹی نے مجھے دوپہر میں انکے گھر میلاد پر بلایا ہے۔ تو کیا میں چلی جاؤں" وہ اجازت طلب نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر بولی ازلان نے ہولے سے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ناشتہ کر چکے تھے حوریہ نے برتن سمیٹے اور کیچن میں دھونے چلی گئی۔ ازلان وہی حال میں بیٹھا نیوز دیکھنے لگا۔ اور ساتھ ہی حوریہ سے باتیں کرنے لگا جو اوپن کیچن کو صاف کر رہی تھی۔ وہ عائب دماغی سے اسے ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی ازلان کو وہ کھوئی کھوئی لگ رہی تھی۔ وہ چاہتا تھا وہ خود اسکو پرابلم بتائے۔ یونہی دوپہر میں وہ ساتھ والے گھر چلی گئی۔ اور ازلان وہ صوفے پر بیٹھا اب فلم دیکھنے لگا۔ ابھی اسے گے دو گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔

"حور اتنی جلدی واپس آ گئیں" وہ فلم کو روک کر اُٹھا جو کہ بلکل آخر پر تھی۔ اور دروازے کی اور بڑھا۔

"حور اپ اتنی جلد۔۔۔ وہ دروازہ کھولتے ہوئے بول رہا تھا جب اسکی زبان کو بریک لگی کیونکہ سامنے حور نہیں سحر تھی۔

"ازلان شکر ہے تم ٹھیک ہو میں کتنا پریشان ہو گئی تھی" سحر بنا پوچھے اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"تم یہاں بنا بتائے کیوں آئی" ازلان کو اسکا یوں آنا بالکل پسند نا آیا وہ سخت لہجے میں بولا۔

"کیا ازلان جب سے تمہاری شادی ہوئی ہے تب سے بدل گے ہو۔ جانتے ہو نا میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں تم نے مجھے چھوڑ کر اس حوریہ سے شادی کی جسکو پہلے ہی میرا بھائی چھوڑ چکا تھا بہت غلط کیا

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو میں چپ ہو گئی تھی پر اب میں تمہیں ایسی سزا دوں گی تم بھول نہیں پاؤ گے وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے بول رہی تھی ازلان کو بالکل سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرنے والی ہے۔

تم دفع ہو جاؤ یہاں سے میں تو تم سے بات کرتا تھا کیونکہ مجھے لگا تم محبت کرتی ہو اور ایک طرفہ محبت کی اذیت کا احساس ہے مجھے پر تم تو انتہا کی گھٹیا لڑکی ہو۔ ازلان غصے سے بولا۔ اسکی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔ سحر اسکے بالکل سامنے کھڑی تھی دروازہ پورا کھلا ہوا تھا۔

ایم سوری ازلان میں نے دیر کر دی انے میں تم اتنا غصہ تو مت کرو۔ آئی نو تم میرا ویٹ کر رہے تھے۔ سوری وہ ایک دم اسکے گلے لگ کر بولی۔ ازلان بھونچا کر رہ گیا وہ یوں آچانک بات کو بدل کیوں رہی تھی۔ اسنے غصے سے اسے پرے دھکیلا۔

حوریہ تم! وہ کچھ بولتا اس سے پہلے سحر بولی۔ وہ پہلے ہی گھر میں داخل ہونے سے پہلے حوریہ کو میسج کر چکی تھی کہ وہ یہاں آئی ہے اور وہ جانتی تھی حوریہ ضرور یہاں آئے گی۔ اور وہی ہوا۔ ازلان حوریہ کا نام سن کر ایک دم پلٹا سامنے نم نگاہیں لیے حوریہ کھڑی تھی۔ وہ چلتی ہوئی ان دونوں کے قریب آئی۔

یہ کیا ہو رہا تھا؟ وہ دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولی۔ ازلان کو اسکا یہی سوال مار گیا۔

پیار! سحر مسکرا کر بولی۔ حوریہ نے ایک دفع سحر کو اور دوسری دفع ازلان کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

حور ایسا بالکل نہیں۔۔۔۔۔ وہ بولنے ہی لگا تھا جب حوریہ نے اسے ہاتھ اُٹھا کر چپ رہنے کا کہا۔
ازلان کو لگا وہ ابھی مر جائے گا آج وہ اپنی محبوب بیوی کے سامنے اپنے ہی کردار کی گواہی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

ٹھاہ! اس چھوٹے سے حال میں تھپڑ کی آواز گونجی۔ ازلان نے حیرانگی سے حوریہ کو دیکھا جسنے ابھی کچھ دیر پہلے سحر کو تھپڑ مارا تھا۔ سحر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔

تم ایک آوارہ بھائی کی بہن ہو اور تمہیں لگتا ہے تمہاری اس گھٹیا حرکت سے میں اپنے شوہر پر شک کروں گی۔ جب رات کو تم نے وہ میسج والی حرکت کی اور فوراً مجھے کال کر کے وہ بکواس بولی تبھی میں سمجھ گئی تھی تم کتنی گری ہوئی لڑکی ہو۔ نکلو میرے گھر سے اور دوبارہ اگر میرے شوہر کو میسج کیا یا ملنے کی کوشش کی تمہیں وہی گھاڑ دوں گی۔ وہ غصے سے بولتی اسکا ہاتھ پکڑ کر دروازے سے باہر دھکہ دیا وہ ایک دم لڑکھڑائی۔ حوریہ نے دروازہ بند کر دیا اور پلٹ کر دیکھا۔ سامنے ازلان نم انکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ بھاگ کر اسکے سینے سے لگی اور رونے لگی۔۔۔۔

مجھے لگا آپ اسکی باتوں پر یقین کر لیں گی وہ اسے حصار میں لیے اپنا ڈر بیان کر رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے کی سچویشن سے وہ کافی گھبرا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ نے مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے۔مانا میں تھوڑی بے وقوف ہوں پر اتنی بھی نہیں جسکے ساتھ پچھلے کئی مہینوں سے رہ رہی ہوں، جو انسان میری اتنی کیر کرتا ہے جسکا پیار ہر چھوٹی چیز میں محسوس ہوتا ہے، ازلان سچی محبت آنکھوں میں دکھ جاتی ہے جسکی پہلی جھلک میں نے اس دن دیکھی جب آپ میرے گھر رشتہ لے کر آئے تھے، آپکو کیا لگتا ہے مجھے اپکی آنکھوں میں صاف دیکھتی محبت نظر نہیں آتی۔ اسکو چھوڑ کر میں اس سحر کی باتوں پر یقین کرلیتی۔ اور رات کو تو میں نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

محبت کی پہلی شرط ہی بھروسہ ہوتی ہے۔ اور مجھے خود سے زیادہ آپ پر بھروسہ ہے۔ سحر جیسی لڑکیوں کو ہینڈل کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ وہ آنکھیں صاف کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ اسکے الفاظ ازلان کو دل میں اترتے ہوئے محسوس ہوئے اسنے بے ساختہ اپنی آنکھوں میں اُمنڈ آنے والی نمی کو صاف کیا۔ آج اسکی محبت نے نا صرف حوریہ کے دل میں محبت پیدا کیا تھا بلکہ جو بھروسہ وہ اسکا جیتنا چاہتا تھا آج اسکا ثبوت اسکے سامنے تھا وہ اسکا بھروسہ جیتنے میں کامیاب ہوا تھا۔

شکریہ مجھ پر بھروسہ کرنے کے لیے وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔ حوریہ بھی ہولے سے مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا میری بات سنیں! حوریہ اسکا بازو پکڑ کر کف کے بٹن بند کرتے ہوئے بولی۔ ازلان کو اسکا یہ نیا اور بیویوں والا انداز بہت پسند آیا۔

بولیں! وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔

آج شاپنگ کرنے چلیں واپسی پر ڈنر بھی باہر ہی کریں گے۔ دو دن بعد تو واپس جانا ہے تو سب کے لیے گیفٹس لے لیتے ہیں۔ وہ چہرے اُٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ اسکا ہوں پہلی دفع فرمائش کرنے پر دل سے خوش ہوا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

چلتے ہیں آپ چادر لے لیں وہ بولا تو حوریہ اگلے ہی پل کمرے کی طرف بڑھی۔۔وہ کچھ دیر پہلے ہونے والے واقع کو بھولنے کی کوشش کررہا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حوریہ اور ازلان پہلی دفع ساتھ شاپنگ کرنے گے تھے انہوں نے ڈھیر ساری شاپنگ کی سب کے لیے گیفٹس بھی لیے رات کا ڈنر کر کے وہ دونوں واپس آئے۔ اگلے دو دن بعد۔ ازلان کو پرموشن مل گیا۔ حمدان صاحب اس سے بہت خوش تھے اسد والے واقع کے بعد وہ انکا خاص امپلائی بن گیا تھا۔ پرموشن میں اسے فلیٹ اور گاڑی ملی۔ وہ دونوں فلیٹ دیکھنے سے پہلے یہ خبر سب کو بتانا چاہتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں بنا بتائے لاہور آگے۔ گاڑی گھر کے باہر کھڑی کر کے ازلان نے دروازے پر دستک دی۔ ماجدہ بیگم نے دروازہ کھولا سامنے ازلان اور حوریہ کو دیکھ کر وہ سرپرائیز ہو گئیں۔

امی ایک اور سرپرائیز ہے۔ ازلان انکا ہاتھ پکڑ کر گلی میں لایا۔ ماجدہ بیگم کی نظر سامنے گاڑی پر پڑی۔

یہ ؟انہوں نے سوالیہ نظروں سے ازلان کی طرف دیکھا۔

ہاں امی ہماری ہے ازلان نے نم لہجے میں کہا۔ ماجدہ بیگم نے نم انکھوں سے سامنے گاڑی کا دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمہارے ابا اگر زندہ ہوتے تو تمہاری کامیابی دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ انہوں نے ازلان کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

واٹ بھائی یہ کس کی ہے؟ حامد بھی گلی میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہماری ہے ازلان نے مسکرا کر کہا۔

ارے واہ مبارک ہو بھائی جان اینڈ بھابھی وہ چہکتے ہوئے بولا اگلے ہی پل ازلان کی جیب سے چابی نکال کر گاڑی کی طرف بڑھا۔ازلان کی ہنسی بے ساختہ ابھری۔

اچھا بھائی سے زیادہ جلدی گاڑی سے ملنے کی ہے۔وہ مصنوعی غصے سے بولا۔

چیل بھائی میں فیچرز چیک کر کے بتاتا ہوں کیسی ہے وہ دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم اسکو چھوڑ اندر چلو دنوں اتنے لمبے سفر سے تھک چکے ہو گے۔ماجدہ بیگم نے دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔وہ انکے پیچھے گھر میں داخل ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے نئے فلیٹ کے بارے میں بھی بتایا۔ اور یہ بھی کہ ان سب کو ایک ہفتے میں شفٹ کرنا ہے کیونکہ اسکی چھٹی دو ہفتے کی ہے۔ ماجدہ بیگم بہت خوش تھیں۔ کرن جو کہ کالج گئی تھی وہ ابھی آئی تھی باہر حامد کے ساتھ اسنے بھی پوری گاڑی دیکھ لی تھی۔

ازلان بھائی مبارک ہو مبارک ہو وہ چلاتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی۔ وہ بہت خوش دیکھائی دے رہی تھی۔

بھائی تو آپ سب سے پہلے ہمیں کہاں لے کر جاؤ گے۔ اپنی نیو گاڑی میں وہ بیگ کو چارپائی ہر رکھتی ایکسائیٹمنٹ میں بولی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب سے پہلے کل ہم چاچو کی طرف جائیں گے انہوں نے ڈنر پر بلایا ہے۔ اسکے بعد تم جہاں گھومنا چاہو گئی وہی چلے جائیں گے۔ وہ اسکے بال بگاڑتے ہوئے بولا۔ تبھی حامد ہاتھ میں بیگز لے کر اندر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

حوریہ نے اگے بڑھ کر ایک بیگ جس میں سب کے گفٹس تھے وہ لیا اور اسے کھول کر ان سب کے گفٹس نکالنے لگی۔

کرن تمہارے لیے میں نے یہ ڈریس لیا ہے وہ ایک پیکٹ کرن کو پکڑاتے ہوئے بولی۔ کرن نے اسے جلدی سے کھولا۔

واو تو کل ڈنر پر میں یہی پہنوں گی وہ کالے رنگ کی خوبصورت سی فراق لیے گول گول گھوم کر بولی۔

تائی جی اپکے لیے میں نے یہ شال لی ہے وہ گرم شال ماجدہ بیگم کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔ ماجدہ بیگم نے وہ شال پکڑلی پر انکے چہرے پر کوئی تاثر نا تھ حوریہ کو لگا شائد انہیں پسند نہیں آئی۔

اپکو پسند نہیں آئی؟ وہ ہمت کر کے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر آؤ۔ وہ جو چارپائی پر بیٹھیں ہوئیں تھی اسے اپنے اپس آنے کا اشارہ کیا وہ ڈرتے ہوئے انکے قریب بیٹھی۔ماجدہ بیگم نے اگلے ہی پل اسے گلے سے لگالیا۔

میں بہت دنوں سے تم سے معازرت کرنا چاہتی تھی میں نے تمہارے ساتھ ان مہینوں میں جتنا برا سلوک کیا مجھے اسکے لیے معاف کر دو۔وہ نم لہجے میں بولیں۔

تائی جی ایسی باتیں مت کریں، میرے دل میں اپکے لیے کوئی بات نہیں ہے وہ انکا چہرا صاف کرتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پر میں نے ٹھیک بھی تو نہیں کیا میں جتنی بھی باتیں کرتی تھی تم نے ایک دفع بھی پلٹ کر جواب نہیں دیا۔ پر تم جانتی وہ رشید کے یوں چلے جانے کی وجہ سے میں کافی پریشان تھی اسکا قصوروار بھائی صاحب وک ماننے لگی، اور اسکا بدلہ تم سے لینے لگی۔ بہت دیر بعد احساس ہوا انکی عمر کی اتنی تھی یہ تو بس ایک بہانہ بنتا تھا۔ انکا لہجہ بھیگا یوا تھا

Posted On Kitab Nagri

میں سچ بول رہی ہوں میرے دل میں کوئی بات نہیں آپ یوں روئیں تو مت ورنہ میں بھی رونا شروع کر دوں گی وہ انکو ایک دفع پھر چپ کرواتے ہوئے بولی۔

امی پلیز چپ کر جائیں اگر اپکا بہو رونے لگیں تو انکو سب مل کر بھی چپ نہیں کروا سکتے۔ میڈیم کی آنکھوں میں ٹینکی فٹ ہے یر بات پر رو دیتی ہیں۔ ازلان ماحول کو نارمل رکھنے کے لیے دونوں کے سمانے اکر بولا۔ اسکی بات پر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔ حوریہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

************★*****

وہ سب اس وقت امین صاحب کے گھر پر موجود تھے۔ لڑکیاں کچن میں کھانا دیکھ رہیں تھیں۔ باقی سب حال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ امین صاحب اور بشرہ بیگم حوریہ کو یوں خوش دیکھ کر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے۔ وہ پہلے سے کافی بدل گئی تھی مسکراہٹ اسکے چہرے کو چھوڑنے سے انکاری تھی۔

کیا بات ہے بری خوش نظر آ رہی ہو؟ علینہ بھی آئی ہوئی تھی وہ حوریہ کو یوں خوش دیکھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ارے یہ چہرے پر چھائی خوشی تو ازلان بھائی کے پیار کی جھلک ہے۔اور جب دل خوش ہو تو مسکراہٹ تو چہرے سے ہٹتے نہیں کیوں حوریہ افرحہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی حوریہ ہلکا سا شرمائی۔وہ لال سوٹ پہلے ہوئے تھی بالوں کو اسنے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔اور ہلکی سی لال لپ سٹک لگائی تھی۔

ہنہہ ایک بات تو بتاؤ یہ آج میک اپ کیوں نہیں کیا؟ چہرے کا داغ صاف دیکھ رہا ہے۔علینہ سے اپنے اندر کا زہر اندر رکھا نہیں گیا وہ بول ہی پڑی۔(کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ کسی کو خوشی میں دیکھ نہیں سکتے چاہے وہ اپکے بہت قریبی کیوں نا ہوں نا وہ خد خودش رہتے ہیں اور نا ہی دوسروں کو رہنے دیتے ہین اور علینہ اسی لوگوں میں شامل تھی سب کچھ ہونے کے باوجود وہ نا جانے کیوں ایسی باتیں کرتی تھی۔ایسی باتین کرنا اب اسکی عادت سے فطرت چکی تھی اور عادت تو بدلی جاسکتی ہے پر فطرت نہیں)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپکو شائد یہ داغ لگتا ہو پر میرے شوہر کو یہ داغ بہت پسند ہے۔وہ اسے داغ نہیں سمجھتے وہ اسے میرے چہرے کا ایک خوبصورت حصہ سمجھتے ہیں۔انہیں بلکہ اچھا نہیں لگتا جب میں اسکو چھپانے کے لیے میک اپ کرتی ہوں۔علینہ اپی خود بھی خوش رہا کریں اور باقی سب کو بھی خوش رہنے دیا کریں یہ بلاوجہ کے طنز اور طعنوں کی ضرورت نہیں ہے۔وہ بول کر کیچن س باہر نکل گئی افرحہ ہلکے سے مسکرا کر چولہے کی

Posted On Kitab Nagri

طرف مڑ گئی آج اسے حوریہ کے لیے بولنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ حوریہ نے اج پہلی بار کسی کو جواب دیا تھا۔وہ ہر کسی کی باتیں سن لیتی تھی۔ اسنے اتنا اعتماد ہی نا تھا جو کسی کو اسکی غلط بات پر چپ کروا سکے۔ یہ اعتماد اسے ازلان کی محبت کی وجہ سے ملا تھا جو اعتماد اسے بچپن میں دیا جانا چاہیے تھا وہ اسے اب مل رہا تھا۔

وہ باہر آئی اسکی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے ازلان پر پڑی جو کہ امین صاحب سے مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔ سفید سوٹ میں وہ اسے بہت پیارا لگا۔ وہ چلتی ہوئی بشرہ بیگم کے پاس آکر بیٹھی۔ جو کہ ماجدہ بیگم سے باتیں کر رہیں تھیں۔

افرحہ چائے کی ٹرے لے کر ان سب کی طرف آئی۔ سب سب کو چائے دے کر جب وہ حامد کے پاس آئی تو وہ کسی سے میسج پر بات کر رہا تھا۔ افرحہ کو سامنے ٹرے لیے کھڑے دیکھا تو فوراً چائے کا کپ پکڑا۔ اور اسکی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟علینہ نے اونچی اواز میں کہا۔سب نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔سب کے سب شاک ہو گے کیونکہ سامنے مریم بیگم سحر کے ساتھ کھڑیں تھیں سحر کو دیکھ کر حوریہ کو ایک دفع پھر غصہ ایا۔ازلان نے اسی پل اسکی طرف دیکھا۔

مجھے سب سے بات کرنی ہے وہ سب کی طرف دیکھ کر بولیں۔

نکلو یہاں سے پہلے زندگی کم حرام کی ہے جو اب دوبارہ سے آگئی۔میری بہن یو کر جو تم نے میری بچی کے ساتھ کیا مجھے تو شرم آتی ہے تمہیں اپنی بہن کہتے ہوئے۔۔بشرہ بیگم نے غصے سے کہا۔مریم بیگم رو دینے کو تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک دفع میری بات سن لین پھر میں چلی جاؤں گی وہ ہاتھ جوڑ کر بولیں۔

اجائیں اندر امین صاحب کی آواز گونجی۔ناچاہتے ہوئے بھی بشرہ بیگم نے اسے آنے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

بولیں کیا کہنا ہے۔ امین صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

بھائی صاحب مجھے معاف کر دیں، میرے اور میرے بچوں کی وجہ سے آپ سب نے جو کچھ سہا، مجھے اسکے لیے معاف کر دیں۔ میں سب قبول کرتی ہوں۔ یہ شادی ہم لوگوں نے مل کر پلائینگ کے ساتھ کی تھی۔ تاکہ بعد میں حوریہ کو طلاق دے کر اپکی بے عزتی کر سکیں۔ اسد یہ سب اس لیے کرنا چاہتا تھا کیونکہ سالوں پہلے آپ نے اسکی بے عزتی کی تھی۔ اور میں ناجانے کس کس باتوں کو دل میں لیے نفرت کے انجانے نشے میں بہ گیی اور صحیح غلط سب بھول گئی۔ حوریہ کے ساتھ کیے جانے والے ظلم کی سب سے بری ذمہ دار مین ہوں میں نے ہی اسد کو شہ دی تھی۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔ وہاں ہر کھڑا ہوا انسان انکی باتیں حیرانگی سے سن رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

امی مانگ لی نا معافی چلیں اب واپس چلتے ہیں سحر نے انکے بازوں پکڑ کر کہا۔ مریم بیگم نے اسکا ہاتھ جھٹکا اور اسکے چہرے پر تھپڑ مارا۔ سب نے حیرانگی سے انکی حرکت کو دیکھا۔ کیونکہ سب کے مطابق سحر تو اچھی تھی اسکی اصلیت حوریہ اور ازلان ہی جانتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تم چپ کرو تمہیں بھی اپنے کیے کی معافی مانگیں چاہیے۔ تمہاری وجہ سے دو صاف کردار والوں پر گھٹیا الزام لگایا۔ وہ اسے ایک اور تھپڑ مارتے ہوئے بولیں۔ سب نے حیرانگی سے انہیں دیکھا وہ کس بارے میں بات کر رہین تھیں۔

کیا مطلب ؟ ازلان چل کر انکے قریب آیا۔ حوریہ بھی اسکے قریب کھڑی ہوئی۔ مریم بیگم نے غصے سے سحر کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی کیونکہ کچھ دیر میں اسکا پردہ فاش ہونے والا تھا۔

جو میسج ازلان کے نمبر سے سینڈ کیے گے تھے وہ سارے میسج سحر نے کیے تھے۔ جب اکیڈمی میں پڑھنے جاتی تھی تب یہ فارغ وقت میں ازلان کا موبائل لے کر میسج کرتی تھی اور بعد میں ڈلیٹ کر دیتی تھی۔ یہ اسد اور اسکی پلیننگ تھی۔ ماجدہ بیگم کے انکشاف پر سب کے سب شاک میں چلے گے

۔ حوریہ سے مزید اپنا غصہ کنٹرول نا ہو اوہ اگے بڑھی اور سحر کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔

تمہیں اتنی گھٹیا حرکت کرتے وقت شرم نہیں آئی۔ وہ ایک اور تھپڑ لگانے والی تھی جب ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

اپنی حد مین رہو۔ سحر چلائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مریم پہلے اپنے بچوں کو سنبھالیے۔ پھر کسی سے معافی مانگیے گا۔ اور جتنا غلط آپ ہمارے ساتھ کر چکیں ہیں اسے بھولنے میں وقت تو لگے گا۔ امین صاحب نے بس اتنا ہی کہا جسکا صاف مطلب تھا اب آپ جا سکتیں ہیں۔

جی ٹھیک کے پر میں دوبارہ معافی مانگیں آؤں گئی۔ وک بول کر سحر کو بازو سے پکڑتے ہوئے پلٹیں۔ سحر ازلان اور حوریہ کو غصے سے دیکھتی پلٹی۔

اللہ کرے حوریہ تم مر جاؤ تم میری خوشیوں کو کھا گئی۔ مر جاؤ تم سحر نے ماجدہ بیگم کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا اور ایک طرف رکھے ٹیبل پر پڑا پتھر کا چھوٹا شو پیس اُٹھایا اور حوریہ کی طرف پھینکا۔

حور! ازلان جو سحر کی حرکت دیکھ چکا تھا وہ ایک دم ڈھال بن کر حوریہ کے سامنے آیا۔ اور وہ شو پیس اسکے کندھے کے نیچے زور سے لگ کر زمین پر گر گیا۔ وہ شو پیس تھوڑا سا نوکیلہ تھا وہ پتھر کا ہونے کی وجہ سے کافی بھاری تھا جو اسے کافی زور سے لگا۔ اور ہلکا کندھے سے خون بہنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان! حوریہ زور سے چلائی۔ سب کے سب ازلان کی طرف بھاگے۔

مریم اپنی پاگل بیٹی کو لے کر دفع ہو جاؤ بشرہ بیگم غصے سے چلائیں۔ مریم بیگم اسے بازو سے پکڑ کر گھر سے نکل گئیں۔

ازلان! حوریہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔ ازلان کو صوفے پر بیٹھایا۔

میں ٹھیک ہوں۔ ہلکی سی چوٹ لگی ہے وہ سب کے پریشان چہرے دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

وہ پتھر کا تھا ظاہر شائد زیادہ نا ہو ہر اندرونی چوٹ ہو سکتی ہے۔ چلو اُٹھو یہی پاس ڈاکٹر ہے جلدی سے پٹی کروا آتے ہیں۔ امین صاحب نے کہا پر اسنے انکار کرنا چاہا پر باقی سب کے فورس کرنے پر وہ حامد اور امین صاحب کے ساتھ چلا گیا۔ حوریہ وہی صوفے پر بیٹھ کر رونے لگ گئی۔ سب کے لاکھ چپ کروانے پر وہ چپ نہیں ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حور یہ یار ازلان بھائی ٹھیک ہیں تم بلاوجہ اپنی طبعیت خراب کر رہی ہو افرحہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی پر وہ سن کہاں رہی تھی۔ وہ تو ابھی تک کانپ رہی تھی۔

بری آئی تھی معافی مانگیں اس سے تو اچھا اپنے گھر ہی رہتی ایک بھی بچے کو اچھی تربعیت نہیں دی۔ بشرہ بیگم دوسرے صوفے پر اپنے سر کو کپڑے سے باندھتے ہوئے بولیں۔

تربعیت کرنا تو ماں باپ کا کام ہے اسنے اپنے بچوں پر توجہ ہی نہیں دی صرف اپنے آپ کو ہر وقت سجائے رکھتی تھی۔ بچوں کو کیا خاک سنبھالنا تھا۔ ماجدہ بیگم بھی غصے میں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پاس کھڑی ماہم سوچ میں پڑ گئی اسے زین کا ایک ایک لفظ سچ لگا۔ ہر زین تو اچھا ہے وک ان دنوں بہن بھائی کی طرح نہیں ہے اسنے دل میں سوچا اس دن سے اسکے دماغ میں زین کی باتیں گھوم رہیں تھیں۔ وہ اب اس سے بالکل بھی بات نہیں کرتا تھا دور دور ہی رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے بعد وہ تینوں واپس آئے۔ ازلان کی نظر روتی ہوئی حوریہ پر پڑی۔

امی! بولا تھا نا اپکی بہو کی آنکھوں میں ٹینکی فٹ ہے دیکھ لیں اسکا ثبوت میڈیم پچھلے ایک گھنٹے سے رو رہی ہیں۔ وہ اسکے قریب آ رک ماجدہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولا۔ حوریہ نے نظریں اُٹھائیں۔ اسے صحیح سلامت دیکھ کر اسکے دل میں سکون اترا۔

اپکو کیا ضرورت تھی سامنے آنے کی؟ وہ غصے سے بولی۔

اپکو کیا لگتا ہے وہ پتھر آپکو لگنے دیتا۔ وہ اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ باقی سب نے بھی سنا سب کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

اہمم افرحہ پانی کا گلاس دینا حامد نے گلا کھنگال کر کہا۔ ازلان سیدھا کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لگنے دیتے پر اپکو تو ہر چیز خود پر لینی ہوتی ہے۔ ہٹیں وہ غصے سے کہتی صوفے سے اُٹھی اور اوپر افرحہ کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ کمرے میں بند ہو کر وہ دوبارہ سے رونے لگی۔

دس منٹ بعد ازلان سب کو مصروف دیکھ کر اُٹھا اور اوپر کمرے میں داخل ہوا سامنے بیڈ پر وہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے ابھی بھی رو رہی تھی۔ وہ جانتا تھا وہ اس چوٹ کی وجہ بھی خود کو مان رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا اسکے پاس آکر بیٹھا۔

حور! وہ محبت بھرے لہجے میں بولا حوریہ نے بازو پیچھے کر کے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا مت سوچیں۔ جو ہونا تھا ہو گیا اب رونا بند کریں وہ اسکے انسوں صاف کرتے ہوئے بولا۔

وہ کتنی بری کے انسے ایسا کیوں کیا۔ اسے زرا شرم نہیں آئی وہ سب کرتے ہوئے۔ اور آپ اپنے موبائل ہر کوڈ نہیں لگا سکتے کوئی بھی آپکا موبائل یوز کر لے اپکو پتہ نہیں چلتا وہ اب غصے سے اسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آہ۔۔۔ کتنی ظالم بیوی ہو، زخمی سوہر پر تشدد کر رہی ہیں وہ معصوم چہرا ابنا کر بولا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے بول رہی تھی اگے نہیں آنا چاہیے تھا پہلے ہی گولی کھائی کے اوپر سے یہ زخم زیادہ درد وہ رہا تھا۔ وہ اسکے کندھے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

اپکا شوہر اتنا کمزور نہیں جو یوں چھوٹی موٹی چوٹوں سے گھبر اجائے۔ جب تک ہو سکے گا میں اپ پر آنے والی ہر مشکل کو خود پر لینے کی کوشش کروں گا۔ چلین اب نیچے کیا سوچتے ہو گے۔ بہت بھوک لگی ہے وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اُٹھاتے ہوئے بولا۔

روکیں آج آپ مجھے بہت پیارے لگ رہے تھے لگتا ہے میری ہی نظر لگ گئی۔ حوریہ بولی اور آنکھیں بند کیں کچھ دعائیں پڑھ کر اسنے ازلان پر پھونک ماری۔ ازلان اسکی بات سن کر مسکرایا۔ اور اسے لیے نیچے آیا سب نے مل کر ڈنر کیا کچھ دیر پہلے والا واقع بھولنے کی کوشش کی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تین سال بعد :

ان تین سالوں میں بہت کچھ بدلا تھا۔ حوریہ اور ازلان کی زندگی میں پیاری سی بیٹی آئی تھی۔ جو کہ اب دو سال کی ہو گئی تھی۔ ازلان کمپنی کا مینیجر بن چکا تھا۔ تین سال پہلے وہ سب کو لے کر اسلام آباد آگیا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ یہاں ان سب کی ایک چھوٹی سی اور پر سکون سی زندگی بسر ہو رہی تھی۔ ماجدہ بیگم تو اپنی پوتی کے ساتھ ہی زیادہ وقت گزارتی تھیں۔ کرن اور حامد نے اسلام آباد کی یونی میں مائیگریشن کروائی تھی۔ حامد کی تو ایک سال پہلے ہی گریجویشن پوری ہو گئی۔ وہ ایم فل کے ساتھ ایک یونی میں ٹیچنگ کرتا تھا۔ ان سالوں میں اسکی شخصیت کے اندر ایک ٹھہراؤ سا آ گیا تھا۔

"زین مجھے تم سے بات کرنی ہے؟" آج انکے آخری سمسٹر کا لاسٹ ڈے تھا کچھ دنوں میں انکے پیپرز ہونے والے تھے۔ ان سالوں میں زین نے اس دن اپنی محبت کے اقرار کرنے کے بعد ماہم سے دوری بنائے رکھی وہ اس سے بہت کم بات کرتا تھا۔ اور ماہم کو اسکا یوں اگنور کرنا بہت ہرٹ کرتا تھا پر دوسری طرف وہ سوچتی تو اسے یہ سب ٹھیک بھی لگتا۔ وہ جانتی تھی زین کے ساتھ کوئی شادی نہیں کرنے دے گا۔ پر انجانے میں ہی سہی وہ بھی اس بات کا اقرار اپنے دل میں کر چکی تھی کہ وہ بھی زین جیسے صاف دل کے بندے سے محبت کر بیٹھی ہے۔

"بولو" وہ پلٹ کر بولا۔ سامنے ماہم کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم گریجویشن کے بعد کیا کرنے والے ہو؟ مطلب کہاں رہنے والے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ مڑورتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔ زین کو اسکا سوال بہت عجیب لگا۔

"ایک جگہ دیکھی ہے وہاں اپنی چھوٹی سی اکیڈمی کھولنے والا ہوں۔ اور وہی ایک کمرے میں رہوں گا"۔ زین نے اسکا جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر کہا۔

"مطلب اب یہ ہماری آخری ملاقات ہے؟" وہ سر اُٹھا کر اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔ زین کو اسکی اواز میں ایک ڈر سا محسوس ہوا۔ کہی نا کہی وہ اسکی فیلنگز کے بارے میں جان چکا تھا۔

"ہاں!" وہ بس اتنا ہی بولا۔ ماہم جو کہ کوئی اور جواب سننے کی خواہش مند تھی اسطرح کو جواب سن کر اسکی آنکھیں گھیلی ہونے لگیں۔ لیکن وہ بھلا اسے کیسے اپنی گیلی آنکھیں دیکھاتی اسنے سر جھکایا۔

"تو زین تمہارے ساتھ اس یونی کا پہلا سال بہت مزے سے گزرا مجھے ایک اچھا دوست ملا ہاں وہ دوست تین سالوں سے کھو سا گیا ہے۔ پر کوئی بات نہیں مجھے بہت خوشی ہے تم میرے دوست تھے" وہ ایک دم چہک کر بولی چہرے پر مسکراہٹ سی چھائی تھی۔ جو کہ نکلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ ماہی! تم وہ واحد انسان ہو جس نے اتنے برے انسیی ڈینٹ کے باوجود مجھ سے دوستی کی ایک دوست سے بڑھ کر تم نے میرا خیال رکھا۔ میں اس سال میں مکمل بکھر جاتا اگر تم میرے ساتھ نا ہوتی۔ اور ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں تین سالوں سے تم سے دور رہنے کی کوشش کر رہا ہوں وجہ تم اچھے سے جانتی ہو۔ چونکہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے تو میں تمہیں آخری چیز دینا چاہتا ہوں" وہ اسکی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔ تبھی اسنے اپنے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور ایک کی چین نکالی۔

"یہ میری فیورٹ کئ چین ہے جب بھی اداس ہوتا ہوں اسے دیکھتا ہوں۔ اسے دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے اب سے یہ تمہاری میرا آخری تحفہ۔ کبھی کبھی دیکھ کر یاد کر لینا ایک پاگل لڑکا ایک جھلی لڑکی سے۔۔۔"۔ وہ ایک سمائلی بنی کئ چین ماہم کی طرف بڑھاتے ہوئے آخر میں کہتے کہتے رک گیا۔

"جھلی لڑکی سے کیا؟" ماہم نے کی چین پکڑتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں ماہی میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا" وہ بیگ کو کندھے پر صحیح کرتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا۔ اور پلٹ گیا۔ وہ گیٹ کی طرف جا رہا تھا۔ ماہم اس کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اسکی آنکھوں میں نمی کی وجہ سے دھند سی چھانے لگی۔ وہ جانتی تھی آج وہ آخری بار مل رہی تھی۔ وہ گیٹ سے باہر نکل گیا۔ ماہم کی انکھوں سے آنسو نکل کر ہاتھ کی ہتھیلی پر گرے۔ اسنے ہاتھ کی طرف دیکھا۔ نظر اس کی چین کی طرف پڑی۔ آنسو لگاتار جاری تھے۔

****

"میرب میں نے بولا ہی رک جاؤ ر کو یہ دودھ تو پینا پڑے گا میرب" حور یہ دودھ کا گلاس لیے حال میں اسکے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ پر وہ میرب ہی کون جو اسکی بات سن لے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے اپنے پیچھے بھگا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرو" وہ غصے سے بولی۔ پر وہ بھاگتی ہوئی گارڈن میں آ گئی۔ جہاں ماجدہ بیگم بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ وہ بھاگ کر انکی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا؟" ماجدہ بیگم نے میرب کے سر پر پیار کرتے ہوئے سامنے کھڑی غصے سے میرب کو گھورتے حوریہ سے پوچھا۔

"تائی جی کب سے اسکے پیچھے بھاگ رہی ہوں دودھ پی لو پہلے ہی دیکھیں کتنی کمزور ہے اوپر سے کچھ کھاتی پیتی نہیں صبح بھی کچھ نہیں کھایا پر یہ سنتی کہاں ہے" حوریہ پھٹ پڑی۔

"پریشان مت ہو ادھر دو میں پیلا دیتی ہوں" ماجدہ بیگم نے گلاس اسکے ہاتھ سے لیا۔ حوریہ گلاس انہیں دے کر میرب کو گھورتی اندر کی طرف چلی گئی۔

"کیوں اپنے ماما کو تنگ کرتی ہو چلو اچھے بچوں کی طرح دودھ پی لو" ماجدہ بیگم حوریہ کے جاتے ہی میرب کو بولیں جواب دودھ کے گلاس کو دیکھ کر برے برے منہ بنا رہی تھی۔ پر اب وہ ماجدہ بیگم کے پاس تھی۔ تو دودھ پیے بغیر اسکا جانا نا ممکن تھا۔

کیچن سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ شیٹ بھیچھانے لگی کمرے میں ادھر اُدھر میرب کے کھلونے تھے اسے سمیٹا۔ اور دوبارہ نیچے آگئی۔ کرن حال میں میرب کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بابابابابابا" ازلان جیسے ہی گھر میں داخل ہوا میرب بھاگتے ہوئے اسکے گلے لگی۔ یہ روز کا معمول تھا۔ ازلان اسے گود میں اُٹھا اندر داخل ہوا۔

"میری تاکلیٹ (چاکیلٹ) وہ اپنی توتلی زبان میں بولی صبح صبح ہی اسنے فرمائیش کی تھی۔

" کوئی چاکلیٹ نہیں دانت خراب یو جائیں گے " حوریہ ڈائینگ ٹیبل پر کھانے کے برتن رکھتے ہوئے بولی۔ میرب نے رونے والا منہ بنایا۔

"میں اپنی پرنسس کے لیے بہت ساری چاکلیٹس لایا ہوں پر تھوری دیر بعد دوں گا پہلے کھانا کھاتے ہیں میں فریش ہو کر اتا ہوں۔ وہ اسے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

سب لوگوں نے ڈنر کیا۔ اور حال میں بیٹھ کر چائے پی۔ دس بجے کے قریب سب اپنے اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلے گے۔ ازلان کمرے میں داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر حوریہ سوئی ہوئی میرب پر کمبل دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیاہوا بیگم آج موڈ کیوں خراب ہے" وہ اسکے قریب آکر بولا۔ حوریہ نے اسے فل اگنور کیا۔ اور اپنا موبائل چارجنگ پر لگانے لگی۔ ازلان کو معاملا زیادہ خراب لگا۔

"حور کیاہوا؟" وہ الماری کی طرف جارہی تھی جب وہ بولا۔

"اپکو اس سے کیا شکر ہے اتنا تو یاد ہے کہ ایک عدد بیوی بھی ہے" وہ الماری میں کپڑے رکھتے ہوئے بولی آواز میں واضع غصہ تھا۔

"ہاں لوگوں کی تو دو عدد تین عدد یا چار عدد ہوتیں ہیں میری تو ایک عدد ہی ہے" ازلان اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا۔ حوریہ نے وہی سے کُشن پکڑ کر اسکو مارا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" جائیں جاکر ایک اعدد اور لے آئیں تاکہ آپکا شوق تو پورا ہو" وہ غصے سے کہتی کمرے کی کھڑکھی کھول کر باہر دیکھنے لگی۔ آنکھوں میں آنسوں آگے۔ ازلان نے سارا مزاق سائیڈ پر رکھا۔ اور اسکی پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بتائیں کیا ہوا اسطرح رو کر مجھے پریشان تو مت کریں" ازلان نے اسکا چہرا اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے سمجھ آگئی ہے اب آپ مجھ سے کوئی پیار ویار نہیں کرتے۔ اگر کرتے تو یوں دو مہینوں سے اگنور نا کر رہے ہوتے۔ آپکو کوئی خیال نہیں ہوتا ایک بیوی بھی ہے اسے بھی وقت دے دوں۔ وہ اسکے سینے پر مکہ مارتے ہوئے بولی۔ ازلان کو اب معاملا سمجھ میں آیا وہ دو مہینوں سے ایک پروجیکٹ پر بہت مصروف تھا۔ اور سچ میں اسنے حوریہ کو کافی اگنور کیا تھا اسے وقت نہیں دے پا رہا تھا۔

"ایم سو سوری حور" وہ اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ازلان میں نہیں کہتی آپ ہر وقت میرا خیال رکھیں پر ایٹ لیسٹ کبھی کبھار بیٹھ کر باتیں ہی کر لیا کریں۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ ازلان کو اپنی بے وقوفی پر غصہ آرہا تھا۔ اسنے اسے صوفے پر بیٹھایا۔ اور پانی پلایا۔ اور پاس ہی بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"حور میری جان ایم سوری مجھے پتہ ہی میں وقت نہیں دے پارہا ہر اپ بھی تو جانتی ہو آفس میں کتنا کام ہوتا ہے "وہ اسکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔

"ازلان آپ ہم سب کے لیے پیسے کمارہے ہیں پر ایسے پیسے کا کیا فائدہ جس کی وجہ سے اپنی فیملی کو وقت ہی نا دے پاؤں مجھے نہیں چاہیں ایسے پیسے وہ دوبارہ سے رونے کا پر گرام بنارہی تھی۔ ازلان اسکے یوں ری ایکٹ کرنے کی وجہ سے کافی پریشان ہو گیا تھا۔ پچھلے دو مہینوں کی وہ بھری پڑی تھی اور اب یوں خود ہی رو کر سب نکال رہی تھی۔ وہ دو تین دن سے نوٹ تو کر رہا تھا وہ کچھ چڑچڑی ہو گئی تھی۔ پر اسکی وجہ آب معلوم ہو رہی تھی۔

"ایم سوری میں وعدہ کرتا ہوں۔ افس کا کام آج سے آفس میں چھوڑ کر آؤں گا اور گھر میں سارا وقت اپ سب کو دوں گا او کے تو کیا آخری دفع معافی مل سکتی ہے وہ اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے بس آخری دفع اگر دوبارہ ایسا ہوا میں بات نہیں کروں گی۔ حور یہ اسے وارنگ دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے مجھے معلوم نہیں تھا میری اٹینشن نا ملنے کی وجہ سے میری بیگم اتنی اداس ہو جاتیں ہیں ورنہ میڈیم اپنا سارا وقت آپکو ہی دے دوں۔ وہ اسکے سلکی بالوں کو سہلاتے ہوئے بولا۔

"میرا کیا قصور ہے آپ نے ہی عادت ڈال دی ہے۔ پہلے اگر اتنی اٹینشن نا دیتے تو آج میں بھی ایسے ری ایکٹ نا کرتی۔ وہ اسکے سینے ہر تھوڑی رکھ کر اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ ہلکے سے مسکرایا۔ اور اگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ جس میں محبت بھرا احساس تھا۔ حوریہ کو اپنے اندر تک سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔

"اگے سے کبھی ایسا نہیں کروں گا" وہ مسکرا کر بولا۔ کچھ دیر وہ دونوں اپس میں باتیں کرتے رہے حوریہ کو موڈ بہتر ہو گیا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ امی کا بہت بار فون آ چکا ہے پچھلے کئی مہینوں سے وہاں نہیں گئی تو امی بول رہی ہیں کچھ دن رہنے ا جاؤ" وہ دونوں پاؤں صوفے پر رکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی کچھ دیر پہلے میری اٹنشن نا ملنے کی وجہ سے رو رہیں تھیں اور اب آپکو لاہور جانا ہے وہ بھی کچھ دنوں کے لیے، تو بیگم جی ان دنوں میں میرا کیا بنے گا، میں میرب اور اپکے بغیر کیسے رہوں گا" ازلان تو اسکے جانے کی بات سن کر بگڑ ہی گیا۔ وہ پہلے بھی انہیں کم ہی جانے دیتا جب کبھی وہ دونوں چلی جاتیں وہ دن اسکی زندگی کے سب سے لمبے دن ہوتے تھے۔

"تو اچھی بات ہے نا اپکو سزا ملے گی جیسے مجھے اگنور کیا ویسے کچھ دن رہیں میرے اور میری بیٹی ہے بغیر وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"حور اپ اب ایسا کریں گی" ازلان صدمے سے بولا۔ حوریہ کا قہقہ بلند ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے جھلے شوہر جی افرحہ کے لیے رشتے ارہے ہیں وہ شادی کے لیے مان نہیں رہی امی کافی پریشان ہیں وجہ وہ بتا نہیں رہی بس اسے سمجھانا ہے اسی لیے جانا ہے" حوریہ نے اسکے گال کھینچتے ہوئے اصل مقصد بتایا۔

"افرحہ تو نہیں مانے گی چاہے جو مرضی کر لو" ازلان وہی صوفے پر اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں" حوریہ کو اسکی بات بیت عجیب لگی۔

"کیونکہ حامد اور افرحہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ابا کی دیتھ کے بعد حامد کی بے وقوفی کی وجہ سے وہ ناراض ہے" ازلان نے گول مول سا جواب دیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ازلان مجھے سب بتائیں" حوریہ کو یہ سب معلوم نہیں تھا وہ شاک میں تھی۔ ازلان نے اسے سب بتا دیا۔

"او تو یہ وجہ ہے اب کیا کریں؟" سب سن کر حوریہ بولی۔

"کرنا کیا ہے میں صبح سب سے بات کرتا ہوں پھر آپ چچی کو فون کر کے بتانا کہ ہم حامد اور افرحہ کا رشتہ لے کر آرہے ہیں۔ جب رشتہ طے ہو جائے گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔

"افرحہ کی بچی نے یہ سب مجھ سے چھپایا اب تو چھوڑوں گی نہیں" حوریہ دانت پیس کر بولی۔

"اس پر جا کر غصہ کیجیے گا فل حال میرا سر دبا دیں بہت درد ہو رہا ہے" ازلان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ماتھے پر رکھا اور آنکھیں بند کر لیں۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے بتانا تھا نا میں دوائی لا دوں" وہ اسکا سر دباتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"نہیں رہنے دیں بس اپنے پیارے سے ہاتھوں سے دبا دیں۔ ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

حوریہ اسکا سر دبانے لگی۔ ازلان ساتھ ساتھ باتیں کرتا رہا۔

★ ***********

سب سے بات کر کے وہ سب جمعے کے دن گھر امین صاحب کے گھر پہنچے تھے سب کو آنے کا مقصد پتہ تھا۔ افرحہ نے سن کر بھی کچھ نا بولا وہ اب کچھ بولنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ خود بھی اتنی لمبی سزا سے آزادی چاہتی تھی۔ ان سالوں میں وہ خود بھی بہت ٹوٹی تھی اور حامد کو تو اسنے اپنی آنکھوں کے سامنے کئی بار ٹوٹتے دیکھا تھا۔ سبھی حال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تو چاچو بتائیں کس دن بارات لے کر آئیں؟ ازلان مٹھائی کا پیس پکڑتے ہوئے بولا

بیٹے جس دن چاہو لے آؤ۔ وہ ہنس کر بولے۔

Posted On Kitab Nagri

چاچو تو پھر اس مہینے کی بائیس کیسی رہے گی۔ دیکھیں چاچو کچھ خریدنے کی ضرورت نہیں۔ وہ ہلکے سے بولا۔ امین صاحب اسکی بات سمجھ گے۔

تو اس مہینے کی بائیس کو مہندی اور تیئس کو بارات اور چوبیس کو ولیمہ ہو گا وہ اونچی آواز میں بولے سبھی ایک دوسرے کو مبارک دینے لگے۔

افرحہ اور مایم کیچن سے کھانے کی ڈیشنز لا کر ٹیبل پر لگانے لگیں۔ سبھی نے مل کر ڈنر کیا۔ وہ سب سمیٹ کر اب گارڈن میں آئی جہاں حوریہ ازلان، میرب، حامد، کرن اور ماہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ وہ سب نیچے گھاس پر ہی بیٹھے تھے۔ وہ انکے پاس آکر بیٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کرن ماہم کو یونی کے آخری دن کی باتیں بتا رہی تھی کہ کیسے انہوں نے آخری دن منایا۔ ماہم کے کانوں میں زین کی باتیں گھونج رہیں تھیں۔ وہ ایک دم اداس ہو گئی۔

ایک طرف ازلان میرب اور حوریہ کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ وہ دونوں میرب کی انوکھی باتوں ہر ہنس رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

افرحہ وہی حامد کے پاس آکر بیٹھی تھی۔ حامد جو موبائل یوز کر رہا تھا اسے یوں پاس بیٹھا دیکھ کر موبائل کو بند کر کے اسکی طرف متوجہ ہوا۔

تم اس رشتے سے خوش تو ہو نا کہی کسی دباؤ کی وجہ سے تو شادی نہیں کر رہی حامد کے دل میں ابھی تک اسکے یوں آسانی سے مان جانا اٹکا ہوا تھا۔

حامد ایم سوری میں نے خوامخواہ اس بات کو اتنے سالوں تک دل میں رکھا۔ میں بہت پہلے ہی تم سے بات کرنا چاہتی تھی پر ہر دفع رک جاتی تھی۔ اور اب یہ شادی میری مرضی سے ہی ہو رہی ہے۔ وہ ہلکے سے مسکرا کر بولی۔ حامد کے کندھوں سے مانو ایک بوجھ سا اترا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شکریہ !وہ کھل کر مسکرایا۔

اہمم اہمم! شرم کرو ابھی شادی نہیں ہوئی اور سب کے سامنے ہی پیار بھری باتیں کر رہے ہو۔ ماہم نے دونوں کو گھور کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم شرم کرو کرنے دو انکو باتیں حوریہ نے اسے ڈانٹا۔

اچھا تو آپی کل بازار چلیں پرسوں تو آپس سب جا رہے ہو مجھے میرو کے لیے ایک گفٹ لینا ہے جو بہت پہلے دیکھا تھا ماہم میرب کو پکڑتے ہوئے بولی

لے جائیں گے۔ حوریہ نے ازلان کی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں کہا۔

میڈیم جو اپکا حکم آپکا خادم آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہے وہ سینے ہر ہاتھ رکھ کر جھک کر بولا۔ سب کا قہقہا بلند ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

میرب کیا لو گی؟ ماہم میرب کو اُٹھا کر کھلونوں والی دکان پر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حامد مجھے کچھ بکس لینی ہیں کچھ دن پہلے پتہ کیا تھا انکل نے بولا دو دن میں اجائیں گئی۔ سائد آ گئی ہوں۔ افرحہ مال میں بنی ایک کتابوں والی دکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

چلو لے لیتے ہیں ازلان بھائی ہم اتے ہیں حامد ایک طرف کھڑے ازلان اور حوریہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ ازلان نے ہاں میں سر ہلایا۔

حور اپکو کچھ نہیں لینا؟ ازلان نے اسکی طرف دیکھ کر کہا جو کہ اپنی چادر ٹھیک کر رہی تھی۔

نہیں میرے پاس سب کچھ ہے۔ وہ مسکرا کر بولی۔ اسنے کبھی کچھ زیادہ نہیں مانگا تھا۔ ازلان خود ہی لا کر دے دیتا یا خود ہی شاپنگ پر لے جاتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور کسی کے لیے نہیں لینا؟ ازلان نے اپنی کالر اوپر کرتے ہوئے خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاہاہا زیادہ تیز مت بنو اپ کی ابھی کچھ دن پہلے ہی تو میں نے شاپنگ کی تھی۔ حوریہ ہنستے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یار کیوں کنجوسی کر رہی ہیں شوہر کے پیسے ہیں جتنے مرضی اُڑاؤ۔ ازلان ہمشہ یہی کہتا تھا۔

تو شوہر محنت سے کماتا ہے اسکا مطلب یہ تو نہیں میں فضول خرچی کروں۔ اور ویسے بھی جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے میں لے تو لیتی ہوں۔ بری باتیں ہوں گئیں چلیں ماہی اور میرب کو دیکھتے ہین کیا لیا ہے آپکی صاحبزادی نے کہی خالہ کو کنگال ہی نا کر دیا ہو۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر دکان کی طرف بڑھی۔

یقیناً میری صاحبزادی میرے پر ہی گئی ہے دیکھنا ماہم تو اج کنگال ہو کر ہی رہے گئی۔ وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے ہنس کر بولا۔ دونوں دکان کے اندر داخل ہوئے سامنے میرب اور ماہم ایک رینک میں رکھے برے سے ڈول ہاؤس کو دیکھ رکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تحالہ ما یہ لینا ہے۔ وہ ڈول ہاؤس پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

اوکے مائی پرنسس چلو پے منٹ کریں ماہم اسکے گال کو چومتے ہوئے بولی۔ اور کانٹر کی طرف بڑھی۔ میرب حوریہ کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھی اور اسے ڈول ہاؤس کا بتانے لگی۔ ماہم پے منٹ کر رہی تھی حوریہ اور ازلان میرب کو لے کر ایک طرف کھڑے تھے جب پیچھے سے آواز آئی۔

Posted On Kitab Nagri

حوریہ! انہوں نے چونک کر مڑ کر دیکھا تو سامنے سحر دو سالہ بیٹی گود میں لیے کھڑی تھی۔ حوریہ نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔ یہ وہ سحر نہیں تھی۔ جو آج سے تین سال پہلے تھی۔ عام پرانا سا سوٹ پہنے، بری سی کالی چادر کو اُڑھے وہ اپنے بچے کے ساتھ کھڑی تھی چہرا میک اپ سے پاک اور کمزور تھا جیسے وہ کچھ کھاتی نا ہو۔

حور چلیں۔ ازلان نے میرب کو اپنی گود میں لیا اور حوریہ کا ہاتھ پکڑ کر دکان سے باہر لے آیا۔

حوریہ میری ایک دفع بات سن لو تمہیں خدا کا واسطہ ہے پیچھے سے سحر کی نم آواز گونجی۔ حوریہ کے قدم تھمے ماہم گفٹ پکڑ کر باہر اچکی تھی۔ وہ بھی حیرانگی سے سحر کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلو حور! ازلان دوبارہ بولا۔ پر وہ مُڑی اور سحر کو بولنے کا کہا

تمہارا دل تو برا ہے نا مجھے معاف کر دو۔ اتنے سالوں میں مجھے پتہ چل گیا ہے میں نے کتنے برے برے گناہ کیے۔ تمہارے کردار پر تہمت لگائی۔ تمہیں پتہ ہے اسد کو بھی اللہ نے سزا دے دی۔ اسکا سڑک

Posted On Kitab Nagri

پر ایکسیڈینٹ ہوا۔ وہ بالکل پیرالائیز ہو گیا ہے۔ اور میری زندگی میری زندگی اسان نہیں ہے۔ میری ایک ایسے شخص سے شادی ہوئی جسکا کردار بہت خراب ہے۔ وہ شراب پی کے گھر آتا کے مجھے روز مارتا ہے۔ کھانے کو کچھ نہیں ملتا پہنے کو کچھ نہیں ملتا بہت مشکل سے بچے کو پال رہی ہوں۔ اج اسکی برتھ ڈے تھے اس نے بولا امی کھلونا لے دو میں وہی لینے آئی۔ بہت مہینوں کے پیسے بچائے تھے۔ میرا حال بہت برا کر دیا اللہ نے میں نے ازلان کو پانے کے لیے تمہارے کردار کو خراب کرنے کی کوشش کی اللہ نے مجھے بدکردار شوہر اور اتنی بدتر زندگی دے دی میں ہاتھ جوڑ کر تم سے معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دو۔ وہ روتے روتے نا جانے کیا کیا بول رہی تھی۔ حوریہ حیرانگی سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔ اپنے اوپر بیٹے دکھ بتا رہی تھی۔ حوریہ کو اسکی حالت دیکھ کر اس پر ترس آیا۔ وہ اگے بڑھی ازلان نے اسے جانے دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم ہاتھ مت جوڑو میرے دل میں تمہارے یا کسی اور کے خلاف کچھ نہیں۔ میں بہت پہلے تمہیں معاف کر چکی ہوں۔ تم اللہ سے معافی مانگو وہ بھی تمہیں معاف کر دے گا۔ اور اپنی زندگی کو بہتر بناؤ پڑھی لکھی ہو اپنی اور اپنی بیٹی کی حالت دیکھو۔ وہ اگے بڑھ کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ سحر روتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

حور چلیں! ازلان دوبارہ بولا اسے سحر پر بالکل یقین نا تھا ہو سکتا تھا وہ دوبارہ ویسی حرکت کر دے وہ اسی لیے حوریہ کو جلد سے جلد مال سے باہر لے کر جانا چاہتا تھا

میں چلتی ہوں خوش رہو وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ سحر نے ہاں میں سر ہلایا۔ وہ چاروں مال سے باہر نکل آئے حامد اور افرحہ بھی اچکے تھے۔ سب خاموشی سے گھر اگے۔

)ہر جرم کی سزا یہی دنیا مین ہی مل جاتی ہے۔ اللہ پاک نے بس انسان کی رسی دراز کی ہوتی ہے، کہ انسان تو کر جو کرنا چاہتا ہے، وہ دیکھتا ہے میرا بندہ کتنا کچھ کرتا ہے، پر جب اللہ اس رسی کو کھینچتا ہے تو بڑے بڑے غرور، اکڑ والے لوگ منہ کے بل گرتے ہیں۔ کچھ تو تب سنبھل جاتے ہیں اور کچھ تب بھی اسی اکڑ میں رہتے ہیں(

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

***

****

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ گھر پہنچے۔ کل صبح حوریہ لوگوں کو نکلنا تھا وہ چیزیں رکھ کر باہر گارڈن میں آئی جہاں کرسی پر ازلان بیٹھا کسی سے بات کر رہا تھا۔ حوریہ گارڈن میں داخل ہوتے رکی۔ امین صاحب باہر کہی جا رہے تھے جب حوریہ کو یوں رکتے دیکھ وہ اسکے پاس آئے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حوریہ کیا ہوا؟ انہوں نے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں۔بس ایسے ہی اپکی ایک بات یاد آگئی۔وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

کون سی بات امین صاحب نا سمجھی سے بولے۔

اپکو یاد ہے، جس روز آپ مجھے ازلان سے شادی کرنے کے لیے منانے آئے تھے اپ نے ایک بات بولی تھی۔اپنے کہا تھا حور یہ دیکھنا ایک دن تم اکر بولو گی ابو اپنے ازلان سے شادی کروانے کا فیصلہ بہت اچھا کیا۔وہ انکی طرف دیکھ کر بولی۔امین صاحب کو یاد آیا۔

ہاں بولا تھا۔وہ ہاں مین سر ہلاتے ہوئے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں آج اپکا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اپ نے ازلان کو میرے لیے چن کر میری زندگی کا سب سے اچھا فیصلہ کیا۔آپ یقین نہیں کریں گے ازلان نے مجھے پلکوں پر بیٹھا کر رکھا ہے کبھی کبھی سوچتی ہوں مجھ پر بہت سارے داغ تھے چاہے وہ چہرے کا ہو یا طلاق کا پھر بھی وہ شخص مجھے اتنی عزت دیتا ہے مجھے خود پر رشک ہوتا ہے میں ازلان کی بیوی ہوں۔جہاں پہلے میں ہر بات پر اللہ سے شکوہ کرتی تھی آج

Posted On Kitab Nagri

میں ہر چیز پر اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں وہ سب نا ہوا ہوتا تو شاید آج میں یوں مظبوط نا ہوتی۔ ازلان نے مجھ میں خود اعتمادی پیدا کی ہے آج میں لوگوں کے سامنے اپنے چہرے پر میک اپ کی طے لگا کر نہین جاتی تا کہ وہ باتیں نا کر کریں۔ میں سر جھکا کر نہیں سر اُٹھا کر انکے قدم سے قدم ملاتی ہوں۔ اب میری نظروں میں خوف نہیں خوشی ہوتی یے اور یہ سب ازلان کی وجہ سے ہے اور آپ نے جو فیصلہ کیا اسکی بدولت ہے وہ نم لہنے میں بولی۔

بچے میں تو اپنی بیٹی کے اچھے کے لیے یہ فیصلہ کیا تھا اور مجھے خوشی ہے ازلان میرے امیدوں پر پورا اترا اور میری بچی کو اتنا خوش رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی نم لہجے میں بولے۔ حوریہ مسکرا دی۔ امین صاحب اسے تھوری دیر میں آنے کا کہ کر چلے گے۔ وہ چل کر ازلان کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

آپی ازلان بھائی مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے۔ ماہم ان دونوں کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا؟ حوریہ کو وہ کافی سیریس لگی۔

کیا آپ نے اسد اور سحر کو سچ میں معاف کر دیا۔ وہ اتنا ہی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیوں؟حوریہ نے نا سمجھی سے کہا۔

اب جو میں بولنے والی ہوں شائد آپ دونوں کو شاک لگے پر مجھے اب بولنا پڑے گا۔ اگر اب نا بولا تو دیر ہو جائے گی۔وہ ہاتھ مرورتے ہوئے بولی۔

ماہم کیا بات ہے؟ازلان بھی اب پریشان ہوا۔

میں زین سے محبت کرتی ہوں اور وہ بھی۔وہ اپنی امی کے ساتھ نہین رہتا وہ اکیلا رہتا یے،اسنے اکیڈی کھولنی ہے۔ اسکی امی نے کافی دفع اسے ساتھ چلنے کا کہا پر وہ نہین گیا۔وہ انکھیں بند کر کے جلدی جلدی بولتی گئی۔

کیا بول رہی ہو؟حوریہ نے غصے سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سچ بول رہی ہوں زندگی مین ایک دفو محبت ہوئی اور وہ بھی اس زین سے جس نے تین سال پہلے ہی مجھ سے بات کرنا بند کر دی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اپ سب نہیں مانے گے وہ سر جھکا کر بولی۔

امی ابو نہیں مانے گے۔ حوریہ بولی۔ ماہم کی انکھوں سے انسون نکلنے لگے۔

ماہم چاچو اتے ہیں تو میں بات کرتا ہوں وہ مان جائیں گے۔ تم مجھے زین ایڈریس دو مین کل اس سے ملتا ہوں۔ ازلان نے حل نکالا۔

سچ میں ؟ ماہم ایک دم کرسی سے اُٹھ کر بولی۔

ہاں سچ میں ازلان مسکرا کر بولا۔

شکریہ ازلان بھائی مین ابھی زین کا ایڈریس سینڈ کرتی ہوں۔ وہ بھاگ کر اپنے کمرے کی طرف گئی۔

ابو نہیں مانے گے حوریہ پریشانی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مان جائیں گے اور ویسے بھی وہ اکیلا رہتا ہے مین کل اس سے مل لوں گا۔ اور کون سا ابھی شادی کرنی ہے دو سال کا وقت دیتے ہیں۔ اسکے اندر اندر وہ پیروں پر کھڑا ہو جائے گا۔ وہ اسد سے مختلف ہے پچھلی سردیوں میں میری ملاقات ہوئی تھی۔ ازلان اسے ریلکس کر رہا تھا۔

امین صاحب کے اتے ہی ازلان نے ان سے بات کی۔ جسے سن کر پہلے تو وہ پریشان ہو گے پر ازلان کے سمجھانے پر وہ کچھ سمجھ گے۔ انہوں نے زین سے ملنے کا کہا اور اسے گھر بلانے کا کہا۔ ماہم سے نمبر لے کر ازلان نے خود زین سے بات کی اور اسے صبح کے ناشتے پر ہی گھر انے کا کہا۔ زین تو کچھ پل سمجھ ہی نا پایا۔ اسے تو یقین ہی نا ہوا۔ پر ماہم کی بہادری پر وہ حیران ضرور ہوا تھا۔۔

اگلی صبح سب ناشتے پر اسکا انتظار کر رہے تھے۔ وہ گھبرایا سا گھر میں داخل ہوا۔ سب نے اچھے سے اسکا استقبال کیا۔

ناشتہ کرنے کے بعد امین صاحب ازلان، ماجدہ بیگم اور بشرہ بیگم حال میں رکھے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو ہمیں اس سے کوئی اعتراض نہیں تم بس اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ اسکے بعد ہم شادی کی تاریخ رکھ دیں گے۔ پر تمہیں نہیں لگتا تمہیں اپنی امی کے پاس رہنا چاہیے تھا۔ امین صاحب نے بہت سوچ سمجھ کر سوال کیا۔

انکل اس گھر سے اور گھر میں رہنے والے لوگوں سے تو اسی دن تعلق توڑ دیا تھا جس دن میں نکلا تھا۔ اور دیکھیں میرا اللہ نے میرا ساتھ دیا اور آج میں پڑھا لکھا ہوں انشااللہ بہت جلد اکیڈمی کی اوپنگ ہو جائے گی۔ اور بہت جلد ایک گھر بھی لے لوں گا۔ وہ ایک عزم سے بولا۔ ازلان کو اسکے اندر اپنی جھلک دیکھائی دی۔ وہ بھی تو ایسے ہی زیرو سے شروع ہوا تھا اور آج اسکے پاس سب کچھ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انشااللہ تو حامد اور افرحہ کی مہندی پر ان دونوں کا نکاح رکھ لیتے ہیں امین صاحب بولے۔ سب نے انکے فیصلے پر سر ہلایا۔ زین کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔ سب اتنی آسانی سے ہو گیا۔ کبھی کبھی ہم کسی کام کو بہت مشکل سمجھ کر کرتے نہیں اس سے دور بھاگتے ہیں پر یون اچانک وہ کام ہو جاتا ہے اور ہم سوچتے ہیں ارے یہ تو کتنا اسان تھا۔ زین نے بھی امید چھوڑ دی تھی پر ماہم کی ہمت نے سب ٹھیک کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

*★★******

یونہی دن تیزی سے بیتتے گے۔ افرحہ اور حامد کی مہندی پر زین اور ماہم کا نکاح ہو گیا۔ اور آج انکی بارات تھی۔ ازلان لوگ اپنے پرانے گھر مین رہنے کے لیے ایک ہفتے پہلے آئے تھے وہی سے حامد کی برات نکلی۔اور میرج حال پہنچی میرج حال میں سب کا بہت اچھے سے استقبال ہوا۔حامد اس وقت سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا۔وہ بہت خوش دیکھائی دے رہا تھا۔ نکاح ہوااور افرحہ کو اسکے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا۔

دیکھیں حامد بھائی میں تو پچاس ہزار ہی لوں گی۔ ورنہ یہاں سے نہین اُٹھوں گی۔۔ کرن اپنا لہنگا سحنمبال کرو ہی سٹیج پر بیٹحتے ہوئے بولی۔

سالی صاحبہ یہ کچھ زیادہ نہیں میں غریب بندہ ہوں۔حامد نے معصومیت سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حامد بھئی اپکی غریبی تو بہت اچھے سے جانتی یوں پچاس ہزار سے ایک روپیہ کم نہیں یو گا وہ موبائل کے کیمرے سے اپنا ٹیکا صحیح کرتے ہوئے بولی۔ سب انکی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی اس دفع تو میں بھی ماہی کے ساتھ ہوں دل برا کرو اور نکالوں پیسے کرن بھی ماہم کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

یس ماہم نے چلا کر کرن کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

حامد دے دے ماجدہ بیگم نے کہا۔

لو جی سالی صاحبہ حامد نے پیسے نکال کر ماہم کی طرف بڑھائے ماہم نے خوشی سے چلاتے ہوئے پیسے تھامے۔اور سٹیج سے نیچے اتری۔وہی بشرہ بیگم نے اسے روک لیا اور اسکی کلاس لگائی۔بیس ہزار دے کر باقی کے تیس ہزار لیے اور اوپر سٹیج پر آکر واپس کیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حد ہوگئی وہاں ھمر لینے کیوں دیے جب واپس ہی کرنے تھے وہ منہ بسورتے ہوئے خالی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی۔

مجھ سے لے لو جتنے لینے ہیں اپنے قریب سے زین کی آواز آئی۔

Posted On Kitab Nagri

تم سے کیوں لوں۔ وہ منہ بسور کر بولی۔ زین نے کرسی گھسیٹی اور اسکے پاس بیٹھا۔ نکاح ہونے کے باوجود ماہم نے اسکا فون نہیں اُٹھایا تھا وہ اس دن سے ایک دفع بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔

ویسے سنا ہے کسی نے اپنی آپی اور جیجو کے سامنے کسی کے لیے محبت کا اظہار کیا تھا۔ ویسے جس کے لیے کیا تھا اس بیچارے نے تو ابھی تک سنا نہیں۔ وہ انکھوں میں شرارت لیے بولا۔ ماہم وہاں سے اُٹھی اور بنا کچھ بولے جانے لگی جب زین نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

آئی لو یو ماہم میری زندگی میں آنے کے لیے اور اسے خوبصورت بنانے کے لیے شکریہ۔ میں تو ڈرپوک بندہ تھا تم نے جو سٹیپ لیا اسکے لیے بھی شکریہ۔ وہ اسکے کان کے قریب جھک کر بولا۔ زین کا یوں اقرار کرنے سے وہ ایک پل کے لیے ٹھہر گئی۔

تو معافی مل سکتی ہے۔ وہ ہولے سے بولا۔

ایک شرط پر وہ پلٹ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بولو!زین نے کہا۔

پرسوں مجھے پارک لے کر جائیں گے اور مجھے ڈسکوری ہر بیٹھنے سے روکیں گے نہیں وہ اپنے مطلب پر آئی۔وہ جب بھی گھر والوں کے ساتھ گئی تھی کسی نے اسے بیٹھنے نہیں دیا تھا۔

وہ کافی اونچا ہوتا ہے اور گول گول گھومتا ہے تمہاری طبعیت خراب ہو جائے گی زین نے اسے منع کرنا چاہا۔

پلیز پلیز وہ منمنائی۔

اوکے لے جاؤں گا ابھی چلو تصویریں بنوائیں وہ فوٹوگرافر کو اشارہ کرتے ہوئے بولا۔اور کافی ساری تصویریں بنوائیں۔دور کھڑے امین صاحب نے اپنی بچوں کو یوں خوش دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا۔وہ ہمشہ بیٹے کی کمی کے طعنے دیتے تھے۔آج انہیں اپنے کہے الفاظوں پر شرم محسوس ہوتی تھی۔فنکشن بہت ہی خوبصورتی سے مکمل ہوا۔رخصتی کرواکر سب گھر پہنچے۔حوریہ اور کرن نے بہت اچھے سے استقبال کیا۔

❋❋❋★❋❋❋❋★❋❋★❋❋

وہ بہت تھکی ہوئی الماری سے کپڑے نکالنے ہی لگی جب کمرے کی لائیٹ بجھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا ہوا؟ حوریہ نے حیرانگی سے ادھر اُدھر دیکھا۔ جب دروازہ کھول کر ازلان اندر داخل ہوا اسکے ہاتھ میں ایک چاکلیٹ کیک تھا جس پر ہیپی برتھ ڈے حور لکھا ہوا تھا۔ اس پر تین موبتیاں لگی ہوئیں تھی۔ سامنے بیڈ پر میرب سو رہی تھی۔

ہیپی برتھ دے مائی وائف ازلان ہولے ہولے بولتا اسکے قریب آیا۔

یہ سب اپکو یاد تھا؟ وہ حیرانگی سے بولی۔ وہ خود بھولی بیٹھی تھی۔

پہلے کبھی بھولا ہوں جواب بھولتا۔ کاٹیں۔ اسنے کیک ٹیبل پر رکھا اور نائیف اسکو پکڑائی۔

حوریہ نے کیک کاٹا۔ ازلان پیچھے ہیپی برتھ دے تو یو گا رہا تھا۔ حوریہ نے کیک کا پیس پکڑا اور اسے کھیلایا۔ اور پھر خود کھایا۔

شکریہ !وہ مسکرا کر بولی۔

ابھی کہاں ابھی تو گفٹ بھی ہے ازلان نے ایک باکس اسکی طرف دیتے ہوئے کہا۔ حوریہ نے باکس پکڑا اور اسے کھولا۔ اندر سونے کی ایک خوبصورت سی چین تھی۔ جس ہر حوریہ ازلان لکھا تھا۔ ازلان نے اسے چین پہنائی۔

شکریہ بیگم میری زندگی میں آکر اسے اتنا خوبصورت بنانے کے لیے۔ آج بھی اگر زندگی کو اپکے بغیر سوچوں تو سانس نہیں لی جاتی۔ وہ اس اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔

یہ لائینز میری ہونی چاہیے تھی۔ حوریہ منہ بنا کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں بولو آپ بولیں ایک ہی بات ہے۔وہ ہنس کر بولا۔۔۔حوریہ بھی ہنس دی۔

دونوں نے اپنی زندگی میں اونچ نیچ دیکھی تھی۔ازلان نے حوریہ سے محبت کی تو اسے اپنے رب سے مانگا اسنے غلط رستے کو چننے کی بجائے صحیح راستہ چنا۔اور حوریہ اپنی زندگی میں اتنے غم دیکھنے کے بعد آج ازلان کی بے پناہ محبت کے آگے خود جھک گئی تھی۔وہ جو اللہ سے شکوے کیا کرتی تھی آج وہ اسکا شکر ادا کرتے نا تھکتی تھی۔

پتہ کیا جب ہم اپنے دل کو صاف رکھیں نا اور کسی کے لیے برا نا سوچیں تو دنیا چاہیے اپکو جتنا مرضی گرانے کی کوشش کر لے وہ ہار جاتی ہے اور آپ جیت جاتے ہو۔کیونکہ سچے اور صاف دل والے انسان کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اور جسکے ساتھ اللہ ہو اسے دنیا سے ڈرنے کی کیا ضرورت۔وہ اللہ کی دی ہوئی آزمائیشوں کو بھی خوشی خوشی سہ جاتا ہے۔کیونکہ وہ جانتا ہے آج اگر دکھ ہے تو کل کو خوشی بھی ملی گی اور اتنی ملے گی کہ آپ سے سھنبالنے نہیں سنبھلے گی۔تو زندگی میں ناامید ہونے کی بجائے رب کی ذات پر بھروسہ رکھیں،اگر کچھ چھوٹتا ہے تو جانے دیں اسکے بدلے ہزار درجہ بہتر ملے گا۔

ختم شدہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com